جانشینِ حضور مفتی اعظم، تاج الشریعہ، فقیہ اسلام حضرت علامہ
مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں لکھی ہوئی دستاویز

نوادراتِ تاج الشریعہ

آثار و تبرکات

مولانا محمد شہاب الدین رضوی

ناشر
اسلامک ریسرچ سینٹر
۵۸ کسگران، سوداگران، بریلی شریف (یوپی)

جانشین حضور مفتی اعظم تاج الشریعہ فقیہ اسلام

حضرت علامہ مفتی حافظ قاری محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ

کی علمی، دینی وفقہی خدمات اور قلمی دستاویز پر مشتمل

نوادرات تاج الشریعہ

(آثار وتبرکات)

مرتبہ

ڈاکٹر مولانا محمد شہاب الدین رضوی بریلوی

ناشر

اسلامک ریسرچ سینٹر

۵۸۔ کسگران، سوداگران بریلی شریف

سلسلۂ اشاعت نمبر ۱۰

نام کتاب: نوادرات تاج الشریعہ۔ آثار وتبرکات

نام مرتب: ڈاکٹر مولانا محمد شہاب الدین رضوی بریلوی

تصحیح کردہ: مولانا ارشد رضوی مصباحی، مولانا ریحان رضا رضوی

کمپوزنگ: مولانا محمد شفیق الحق رضوی (09997662550)

صفحات: ۲۴۰

سال اشاعت: صفر المظفر ۱۴۳۶ھ/ دسمبر ۲۰۱۴ء

باہتمام: عبدالحفیظ نوری بہرائچی، حافظ عامر رضا قادری گونڈوی

تعداد: ۲۰۰۰ (دوہزار)

ملنے کے پتے:

رضوی کتاب گھر مٹیامحل جامع مسجد دہلی

مکتبہ رحمانیہ درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف

قادری کتاب گھر نومحلّہ مسجد بریلی شریف

مکتبہ المصطفیٰ نومحلّہ مسجد بریلی شریف

اسلامک کتب خانہ بالوگنج، کرنیل گنج ضلع گونڈہ

کتب خانہ امجدیہ مٹیامحل جامع مسجد دہلی

مکتبہ فیضان رضا محلّہ سوداگران بریلی شریف

رضوی کتاب گھر جامع مسجد باسنی ضلع ناگور

رابطہ

Islamic Research Center

58.Kasgaran.Saudagran Bareilly Shareef.(U.P) India

M:9837549282,09897385339,08533059674

E-mail:mrazvi.razvi@gmail.com

web site: www.alahazratbooks.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف آغاز

ٹھیک ہونام رضا تم پر کروڑوں درود　　　　کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے

ریاست روہیل کھنڈ کی دار السلطنت بریلی شریف عہد قدیم اور دور جدید میں فضل وکمال کی برگزیدہ ہستیاں، علم و دانش کی آماجگاہیں، مجاہدات ومکاشفات کی حامل روحانی خانقاہیں، زہد وتقویٰ سے سرشار علماء وفضلاء شریعت وطریقت کا بہترین سنگم، اور مسند رشد وہدایت پر فائز المرام مہتم بالشان فرشتہ صفت شخصیات سے بھرپور رہا ہے۔ اس انقلابی شہر کی موسس ذات بابرکات حضرت شاہ دانا ولی بریلوی (۱۵۸۲ء/۹۹۰ھ) کے فیض نے مرجع خلائق بنا دیا۔ اس کی مذہبی، سیاسی، سماجی، ادبی، اور تاریخی حیثیت مسلم الثبوت کی طرح ہے۔

تاریخ روہیل کھنڈ کا مطالعہ کرنے اور اس پر گہری نظر رکھنے والے جانتے ہیں کہ ریاست کے عنوان شباب نواب محمد علی خاں افغانی کے دور ۱۷۱۵ء سے لیکر والی ریاست حافظ الملک نواب حافظ رحمت خاں علیہ الرحمۃ کی شہادت ۱۷۷۴ء تک مدارس عربیہ، مکاتب دینیہ اور خانقاہیں خوب آباد تھیں۔ ۱۸۱۶ء میں مفتی عیوض عثمانی بریلوی کے فتوی جہاد نے ایک زبردست معرکہ آرائی کر کے شہر میں انقلاب برپا کر دیا تھا۔ مغلیہ سلطنت دہلی کے آخری فرماں روا بہادر شاہ ظفر اور حضرت علامہ فضل حق خیرآبادی کے بلاوے پر جنرل محمد بخت خاں بریلوی نے دہلی کا سفر کر کے فوج کی پوری کمان سنبھال کر انگریزوں کے چھکے چھڑا دیئے تھے۔ اور ۱۰ رمئی ۱۸۵۷ء کو جنگ آزادی کی میرٹھ سے شروعات کی۔ علامہ فضل حق خیرآبادی کے ذریعہ شاہی جامع مسجد دہلی سے جاری ہونے والے فتوے جہاد کی کاپیاں روہیل کھنڈ کے اضلاع مرادآباد، سنبھل، رامپور، آنولہ، بدایوں اور بریلی میں مفتی کفایت علی کافی مرادآبادی، مولانا مفتی رضا علی خاں نقشبندی بریلوی، مولانا سرفراز علی بریلوی اور مولانا سید ہدایت علی فاروقی کے پاس پہنچیں۔ جس کے نتیجہ میں مسجد سادات نومحلہ بریلی سے مفتی رضا علی خاں بریلوی نے جمعہ کے دن پڑھکر سنایا، اور انگریزوں سے جہاد کا اعلان کیا۔ اس ولولہ انگیز انقلاب آفریں تحریک نے اسلامیان روہیل کھنڈ کے درمیان جذبات حریت بھر دیئے تھے۔ جہاد آزادی سے سرشار حریت کے متوالوں کی اس تحریک کی قیادت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی کے جد امجد مولانا مفتی رضا علی خاں بریلوی کر رہے تھے۔

بریلی کی تاریخ میں ۱۶۰۱ء سے لیکر ۱۸۹۰ء تک خدمت دین اسلام انجام دینے والوں میں حضرت شاہ نیاز احمد چشتی بریلوی، حضرت پہلوان شاہ واصل برکاتی بریلوی، حکیم سعادت علی خاں آنولوی، مولانا ابوالمعانی عثمانی، شاہ سید مجد دالدین مدن میاں، حضرت بشیر الدین مجذوب، مولانا سید اکبر حسین قبائی، شاہ آخوند زیارت خاں، مولانا عبدالعزیز آسی، قاضی عبد الجلیل جنون، شاہ سید مرتضی آنند، مفتی محمد درویش عثمانی، مفتی ابوالحسن قادری، حافظ سید فضل غوث ساقی، مولانا منور حسین

انصاری، مولانا محمد یٰسین پنجابی، شاہ سید میرن میاں احمدی، نواب نیاز احمد خاں ہوش، حافظ محمد بخش آنولوی، ملا عنایت حسین افغانی، صوفی عین الدین مشہدی، مفتی سلطان حسن خاں، مولانا شیخ برکات احمد، مفتی عنایت احمد کاکوروی، مولانا علی احمد اسیر، مولانا محمد حسن چشتی اور حضرت شاہ بشیر میاں نقشبندی وغیرہ کے نام روشن وتابناک کی طرح چمک دمک رہے ہیں۔ ان علماء وفضلاء اور اولیاء کے ادوار کے بعد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کے دور ۱۹۲۱ء تک آپ کے خاندان، خلفاء، تلامذہ اور مریدین ومتوسلین نے اسلام وسنیت کی آبیاری اور قرآن وحدیث کی خدمت میں زندگیاں صرف کیں۔ ان میں خاص طور پر حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں، حضور مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفےٰ رضا خاں نوری، مولانا حسن رضا خاں حسن بریلوی، مفتی عبد الرحمٰن عرف محمد رضا خاں، مولانا حسنین رضا خاں، مفتی نواب مرزا بریلوی، مفتی عزیز غوث ساقی، حافظ سید عبد الکریم قادری، مولانا سید ایوب علی رضوی، حکیم محمد علی خاں رضوی، نواب وزیر احمد خاں، حکیم مولانا مومن سجاد چشتی فخری، مولانا محمود حنفی، مولانا ریاض الدین صدیقی، مولانا حشمت علی بریلوی، مفتی نواب سلطان احمد رضوی، حافظ یقین الدین رضوی، مولانا شاہ شرافت میاں بشیری، حاجی کفایت اللہ، مولانا محمد شاہ تھمن میاں، حافظ علی بخش نابینا، مولانا امجد رضا خاں، مفسر اعظم مولانا ابراہیم رضا جیلانی میاں کے نام سرے فہرست ہیں۔

تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم مولانا الشاہ مصطفےٰ رضا خاں نوری بریلوی کے وصال ۱۹۸۱ء سے لیکر موجودہ عہد میں اسلام وسنیت کی خدمت کرنے والوں میں آپ کے جانشین عارف باللہ تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری کے علاوہ امین شریعت علامہ سبطین رضا خاں بریلوی۔ صدر العلماء علامہ تحسین رضا خاں محدث بریلوی، محبوب العلما علامہ مولانا حبیب رضا خاں قادری، ریحان ملت مولانا ریحان رضا خاں رحمانی میاں، مولانا قمر رضا خاں بریلوی، مجاہد سنیت مولانا منان رضا خاں منانی میاں، علامہ مفتی قاضی عبد الرحیم بستوی، مولانا عبد الوحید رضوی، مفتی محمد فاروق رضوی، حاجی محمد غوث خاں حامدی، مولانا سید سخاوت حسین، علامہ مفتی محمد اعظم نوری، مولانا مفتی محمد انور علی رضوی ناناپاروی، مولانا مفتی عبید الرحمٰن رضوی، مفتی ناظم علی قادری مولانا محمد حنیف خاں رضوی اور مفتی قاضی شہید عالم رضوی کے اسمائے گرامی جلی حروف میں لکھنے کے لائق ہیں۔

بریلی کے ماضی قریب کی علمی وتاریخی حیثیت پر نظر ڈالیں تو اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں شعروشاعری کے غیر معمولی فروغ کے ساتھ لٹریری سوسائٹی، مطابع اور اخبارات وگلدستوں کا خوب زوروشور ملے گا۔ اور مدارس اسلامیہ میں مدرسہ شریعت، مدرسہ اکبری، مدرسہ جہان خاں، مدرسہ مصباح التہذیب، مدرسہ انگلش گنج، مدرسہ آخوندزادہ وغیرہ کے نام ونشانات ملتے ہیں۔ ریاست کے وزیر اعظم خان بہادر خاں، صدر الصدور مفتی عنایت احمد، اور مولانا مرزا غلام قادر بیگ بریلوی جیسے اہل علم کی سرپرستی نے علم وادب اور تہذیب وثقافت کے بہترین اثرات چھوڑے تھے۔ انگریزوں کے مذہبی اثرات سے ماحول کو محفوظ رکھنے کے لئے رؤسائے بریلی نے اساتذہ سخن کی مہربانی اور سخن پروری کے لئے اخبارات ورسائل کا سلسلہ شروع کیا جس میں خاص طور پر کرم الٰہی کلیم کا ہفت وار روزنامہ اخبار بریلی ۱۹۱۷ء میں جاری ہوکر ۱۹۴۹ء تک شائع ہوتا رہا۔ رئیس الدین رئیس بریلوی نے ''ہفتہ وار عرش'' ۱۹۳۶ء میں جاری کیا اور ۱۹۴۳ء میں بند ہوا۔ اختر بسولوی نے ۱۹۴۳ء

میں ''ماہنامہ العرش'' جاری کیا۔ ''روہیل کھنڈ اخبار'' کے نام سے ۱۸۷۰ء میں تیج بہادر سنہا نے شروع کیا۔ ہفت وار روہیل کھنڈ'' ۱۹۶۳ء میں جاری ہوا، اور ۱۹۷۷ء میں بند ہوگیا۔ سید ابراہیم رسا بریلوی نے ''ندرت'' کے نام سے ۱۹۴۸ء میں اخبار جاری کیا۔ منشی چھمن پرساد کی ادارت میں ''عمدۃ الاخبار'' ۱۸۴۶ء سے ۱۸۶۳ء تک چلتا رہا۔ ''ماہنامہ مخزن العلوم'' کو منشی گنگا پرساد نے ۱۸۷۲ء میں شروع کیا۔ ۱۸۹۰ء سے ۱۹۳۰ء تک مرزا اثر چغتائی کی ادارت میں ''روہیل کھنڈ گزٹ'' کی گونج سنائی دیتی رہی۔

قلب شہر میں ''کتب خانہ'' کے نام سے منسوب علاقہ اپنی علمی وفکری اور ادبی ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ اس جگہ پر ایک عظیم الشان عمارت میں لائبریری تھی، جس کی بنیاد اہل بریلی نے ۱۸۵۵ء میں ڈالی تھی۔ ۱۹۴۷ء کے ہنگامہ خیز خونچکاں دور کی نذر ہوگیا۔ تقسیم ملک کے بعد جو حالات رونما ہوئے ان کے زیر اثر کافی علمی وادبی سرمایہ نذر آتش ہوا، یا ردی کے مول فروخت ہوگیا، یا پھر انتقال مکانی کی وجہ سے دسترس سے باہر ہوگیا۔ راقم نے ۲۰۰۷ء میں سفر پاکستان کے دوران اسی جستجو کے تحت مشہور مورخ سید الطاف علی بریلوی کا کراچی میں کتب خانہ دیکھا، ان کے جانشین سید مصطفٰے علی بریلوی (عمر ۹۵ سال) سے ملاقات بھی کی تھی۔ مشہور تذکرہ نویس ڈاکٹر ایوب قادری بریلوی کا کتب خانہ باوجود کوشش کے نہ دیکھ پانے کا ابھی تک احساس ہے۔ مذکورہ کتب خانوں میں تاریخ بریلی کے حوالے سے وافر مقدار میں ذخیرہ موجود ہے۔ کاش کوئی صاحب قلم اس طرف توجہ کریں تو بہت بڑا علمی سرمایہ اہل ذوق کی علمی تسکین فراہم کرسکتا ہے۔ اور بریلی کے مردان خدا و کاملان باصفا پر دبیز پڑی چادر ہٹ سکتی ہے۔

علم ودانش کا یہ ایک طویل سفر نامہ ہے، اگر تاریخ لکھی جائے تو ہزاروں صفحات پر مشتمل ہوگی مگر راقم نے چند لفظوں میں سمیٹنے کی کوشش کی ہے، راقم السطور نے اپنے زمانہ طالب علمی (۱۹۸۹ء۔۱۹۹۰ء) میں اسی بریلی شہر کی نہیں بلکہ عالم اسلامی کی عبقری شخصیت تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ سے حالات معلوم کئے تھے، اسی معلومات کو ترتیب دیکر ''مفتی اعظم اور ان کے خلفاء'' میں شائع کیا، ۲۰۰۷ء میں اسی معلومات کو مزید اضافہ کر کے ''حیات تاج الشریعہ'' کے نام سے ایک مختصر سا رسالہ طبع کرایا۔ بعدہ ۱۹۹۲ء سے حضرت تاج الشریعہ کے ساتھ سفر وحضر میں ایک طویل عرصہ تک رہنے کا خوش نصیب موقع میسر آیا، حضرت کے خادم اور رفیق سفر کی حیثیت سے راقم نے گنگ وجمن کے دوآبے سے لیکر کشمیر کی گل پوش وادیوں تک، کنیا کماری سے لیکر سوراشٹر کے ساحل تک، بنگال کی کھاڑیوں سے لیکر ہمالیہ کے دامن کوہ تک تمام صوبہ جات کے پیر ہوئے وسیع وعریض ہندوستان کے نہ جانے کتنے شہروں وقصبوں اور گاؤں کے سفر کئے ہیں۔ جو مشاہدات سامنے آئے ان کو مزید قلم بند کر کے ۲۰۱۳ء کے عرس رضوی کے موقع پر سوا دو سو صفحات پر مشتمل ''حیات تاج الشریعہ جدید اضافہ'' اردو، ہندی میں شائع کرادیا۔ بحمدہ اللہ تعالیٰ صرف ایک سال کی مختصر مدت میں کتاب کی دس ہزار کاپیاں باذوق حضرات کے ہاتھوں تک پہنچی۔ اس دوران چند سرقہ کرنے والے اہل دانش نے میری تحریرات کو من وعن اپنے علیحدہ علیحدہ ناموں سے شائع کیا، جو اہل قرطاس وقلم کے درمیان نہایت ہی ناشائشتہ ونازیبا عمل سمجھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو دیانت داری کی ہدایت عطا فرمائے (امین)

راقم السطور ۱۹۸۹ء سے حضور مفتی اعظم قدس سرہ ورضویات اور حضرت تاج الشریعہ پر مسلسل لکھ رہا ہے، اس وقت حضرت کی جملہ قلمی ومطبوعہ تصانیف کو جدید ٹائپنگ کر کے منظر عام پر لانے میں مصروف عمل ہے، اور ساتھ ہی حضرت کی علمی و دینی اور فقہی خدمات وکارناموں کو بھی مربوط انداز میں مرتب کرنے میں لگا ہوا ہوں۔ کوشش ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد یہ عظیم خدمت راقم سے لیلے تا کہ بارگاہ مرشد میں یہ حقیر سا نذرانہ عقیدت ومحبت قبولیت سے سرفراز ہوکر میرے لئے سامان آخرت بن جائے۔ (آمین)

زیر نظر کتاب ''نوادرات تاج الشریعہ۔ آثار وتبرکات'' میں وہ بیش بہا انمول جواہرات ملیں گے جس سے قلب کو سکون، اور آنکھوں کو ٹھنڈک ملے گی، حضرت مرشد برحق کے دست مقدس سے لکھے ہوئے یہ جواہر پارے راقم السطور کے پاس محفوظ ہیں۔ میں نے سوچا کہ یہ عظیم شاہ پاروں کا خزانہ صرف میری جاگیر یا وراثت نہ رہے بلکہ یہ پوری امت مسلمہ اور خاص طور پر متوسلین سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کے ہر ایک فرد کے لئے امانت ہیں، اس لئے میں نے ان خوش خط اور خوبصورت شاہ پاروں وانمول موتیوں کو ہر ایک شخص تک پہنچانے کے لئے طبع کرنے کا ارادہ ظاہر کردیا، جس کی احباب نے تائید کی تا کہ ہر مرید اپنے مرشد برحق کے آثار وتبرکات کے نقوش سینے میں موزن کرسکے۔ ساتھ ہی مزید تاریخی دستاویزات کو بھی ترتیب دیکر شامل کردیا کہ ان سے اہل علم بھر پور استفادہ کرسکیں۔

قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب ''نوادرات تاج الشریعہ'' کے تمام مشمولات کو تاریخی وسوانحی منظر نامہ میں دیکھیں، اس کے پس منظر کو راقم نے مثبت انداز میں حتی المقدور سمجھانے کی کوشش کی ہے، تاہم اس کے کسی بھی پہلو سے غلط یا منفی نتیجہ اخذ کرنے کا ارادۂ زحمت نہ کریں۔ میرا مقصد اس عظیم شاہکار دستاویز کو محفوظ و مامون کرنا ہے، اس لئے کہ قوموں کے عروج وزوال کی تاریخ انہی دستاویزات پر منحصر ہوتی ہے۔ اگر کہیں کسی عبارت سے کسی کی دل شکنی ہوئی ہے تو میں اس کے لئے پہلے سے ہی معذرت خواہ ہوں

شہاب مجھے کہتے ہیں، شہرت ہے بہت میری
اس دور کشاکش میں، خدمت ہے بہت میری

سگ در آستانہ عالیہ رضویہ
احقر محمد شہاب الدین رضوی غفرلہ
(۱۵رنومبر ۲۰۱۴ء/ ۱۴۳[illegible]ھ بروز ہفتہ)

دعائیہ کلمات

از: محقق عصر استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی سید شاہد علی حسنی حسینی رضوی محدث رامپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے مرشد برحق شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدار اہل سنت حضرت مفتی اعظم نور اللہ مرقدہ کے وارث وجانشین فقیہ اسلام تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی شاہ محمد اختر رضا خاں قادری ازہری مدظلہ النورانی کی ذات بابرکات وستودہ صفات عالم اسلام کے لئے منبع علم وعرفان اور مرجع خلائق ہے۔

حضرت تاج الشریعہ کی سیرت وسوانح اور خدمات وکارناموں پر میرے فرزند روحانی عزیزم مولانا محمد شہاب الدین رضوی سلمہ نے گزشتہ سال ''حیات تاج الشریعہ'' تصنیف کی، اور اب ''نوادرات تاج الشریعہ۔ آثار وتبرکات'' لکھ کر جملہ وابستگان سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کو بیش بہا انمول تحفہ پیش کیا ہے۔ میں نے اپنی علالت اور مصروفیات کی وجہ سے جستہ جستہ دیکھا، ایک نئی جہت کے ساتھ سوانح وسیرت پڑھنے کا لطف ملیگا۔ مولانا تاریخ وتذکرہ اور رضویات کے موضوع پر مسلسل تصنیف وتالیف میں مصروف ہیں۔

فقیر غفرلہ القدیر بارگاہ رب العزت میں مورخ بریلی مولانا محمد شہاب الدین رضوی سلمہ کے لئے دعا گو ہے کہ ان کو مزید خدمت دین اسلام واہل سنت وجماعت کی توفیق دے اور بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں قبولیت سے سرفراز کرے اور آفات دنیاوی وسماوی سے محفوظ ومامون رکھے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و بارک و سلم.

دعا گو

فقیر نوری سید شاہد علی رضوی غفرلہ

قاضی شرع ومفتی ضلع رامپور

شیخ الحدیث الجامعۃ الاسلامیہ گنج قدیم مصطفےٰ آباد عرف رام پور

(۲۸/نومبر ۲۰۱۴ء/۱۴۳۶ھ)

باب اول

نوادرات تاج الشریعہ

قصیدۃ فی الحمد ومدح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

من فضیلۃ الشیخ العلامۃ المفتی محمد اختر رضا القادری الازہری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

یَفنٰی الکُلُّ وَیَبقٰی ھُو — لَیسَ البَاقِیْ اِلَّا ھُو — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

مَن کَانَ دُعَاہُ اَنْ یَا ھُو — ذَاکَ حَمِیدٌ عُقْبَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

مَن کَانَ لِرَبِّیْ دُنیَاہُ — عَاشَ سَعِیدًا اُخرَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

مَن کُنتَ اِلٰھِی مَولَاہُ — کُلُّ النَّاسِ تَوَلَّاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

مَن مَاتَ یَقُولُ اَللّٰہ — ذَاکَ الخَالِدُ مَحیَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

رُسُلُ اللّٰہِ تَلَقَّاہُ — اَبْشِرْ عَبدٌ بِحُسنَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

اَلرِّضْوَانُ لَہٗ نُزُلٌ — جَنَّۃُ خُلدٍ مَّاْوَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

تَخشَی النَّاسَ بِلَا جَدْوٰی — ھَلَّا رَبَّکَ تَخشَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

اِبْغِ الاَمْنَ لَدٰی رَبِّیْ — اِنَّ الاَمْنَ بِتَقْوَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

تَنسٰی رَبَّکَ یَا فَانِیْ — دُمْ اِنْ شِئتَ بِذِکرَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

تَرجُو النَّاسَ لِجَدْوَاھُم — اِنَّ الجَدْوٰی جَدْوَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

ھَلْ غَیرُکَ یَخشٰی رَبِّیْ — غَیرُکَ رَبِّیْ یَخشَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

رَبِّیْ رَبٌّ اِلَّا رُبَابٌ — لَیسَ یُضَاھِیْ حَاشَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

سِوَاہُ رَبٌّ بِالاِسْمِ — وَاِلٰہُ الحَقِّ یَرْعَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

اَلوَاحِدُ لَیسَ بِذِیْ جُزْءٍ — لَا وَاحِدَ حَقًّا اِلَّا ھُو — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

اَلخَلقُ مَرَایَا مَوجُودٍ — لَا مَوجُودَ اِلَّا ھُو — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

وَالکُلُّ مَظَاھِرُ مَشھُودٍ — لَا مَشھُودَ اِلَّا ھُو — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

فَرْدٌ حَقٌّ اِلٰہَتُہٗ — لَا مَعبُودَ اِلَّا ھُو — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

وَانھَلَّ صَلَاۃُ اللّٰہِ عَلٰی — مَن لَیسَ شَفِیعًا اِلَّا ھُو — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

مَن بِالدِّینِ اَحیَانَا — حَیَّ اللّٰہُ مُحَیَّاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

عَمَّ الکَونَ بِرَحمَتِہٖ — کُلٌّ الرُّحمٰی رُحمَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

وَازدَانَ بِلَادُ اللّٰہِ بِہٖ — فَالکُلُّ (فَالکَونُ) ظَلَامٌ لَولَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

جَاءَ جَمِیلُ الرَّحمَانِ — فَاشکُرْ تَزْدَدْ نُعمَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

حَلَّ الفَرَحُ بِمَولِدِہٖ — فَافرَحْ حَتّٰی تَلقَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

قَدْ نِیطَ حَیٰوۃُ الکَونِ بِہٖ — فَالکَونُ عَدِیمٌ لَولَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

یَا مَن یَّطلُبُ رِضْوَانَا — مَا الرِّضْوَہُ اِلَّا اِیَّاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

کُنْ لِنَبِیِّ اللّٰہِ رِضٰی — تَحْظَ لَدَیہِ بِزُلفَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

اِنَّ النِّعمَۃَ اَحمَدُنَا صلی اللہ علیہ وسلم — یَا طَالِبَ نِعمَۃِ مَولَاہُ اَللّٰہُ اِلَینَا اَھدَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

بِرَسُولِ اللّٰہِ فَابتَھِجُوا — فَھُوَ الفَضلُ وَبُشرَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

بِاللّٰہِ تَاَیَّدَ نَاصِرُنَا — لَا یُخذَلُ مَن قَدْ رَجَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

اَدرِکْ عَبدَکَ جِیلَانِیْ — مَن غَیرُکَ یَدْفَعُ بَلوَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

وَیَزُورُ سَلَامُ الرَّحمٰنِ — خَیرَ نَبِیٍّ نَبَّاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

ھٰذَا اَختَرُ اَدنَاکُم — رَبِّیْ اَحسَنَ مَثوَاہُ — اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ — مَالِی رَبٌّ اِلَّا ھُو

نذر عقیدت

از: بلبل ہند حضرت علامہ مفتی رجب علی قادری رضوی خلیفہ وتلمیذ حضور مفتی اعظم، نانپارہ ضلع بہرائچ شریف

مرحبا آئی ریاض دہر میں فصل سَمَن
لہلاتے ہیں بیاباں مسکراتے ہیں چمن

گلستانِ حامدی میں کس نئے گل کی ہے دید
تہنیت خوانی میں ہر سو بلبلیں ہیں نغمہ زن

اخترِ برجِ ہدایت تیری طلعت کی قسم
کس طرح سے دلنشیں صورت کا تیرا بانکپن

تیرے سر سہرا رہا تحصیل علم دین کا
منبع صد نور ہے جس کی ہر اک نوری کرن

جامع ازہر سے فارغ ہو کے آیا ہند میں
لیکے آیا اپنے دامن میں ہزاروں علم وفن

تیرے چہرے سے عیاں ہے کیا جلال قادری
تیری آنکھوں سے ٹپکتی ہے لئے جام کہن

ہوں نہ کیوں مسرور روح پاک جیلانی میاں
تو ہے ان کے باغ کا اک گل مجسم گلبدن

شاہ رحمانی میاں کی ہے دعا تیرے لئے
فیض تیرا ہو رساں از ہند تا روم وعدن

تیرے جد محترم کے در کا سائل ہے رجب
اس پہ بھی کیجئے خدارا چشم الطاف ومَن

نذر خلوص

نتیجہ فکر: فخر العلماء حضرت علامہ سید محمد عارف رضوی نانپاروی سابق شیخ الحدیث دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف

چمن کا یہ گل رنگیں بہت مسرور وخنداں ہے
ہر اک غنچہ ادائے سرخ میں عشرت بداماں ہے

فضائے بزم جیلانی میاں کیونکر نہ ہو شاداں
کہ ان کے نور دل سے ان کی محفل میں چراغاں ہے

جناب حضرت اختر رضا خاں آ گئے واپس
گلستانِ رضا میں آج پھر نوری چراغاں ہے

گھٹا رحمت کی چھائی ہے چلو اے میکدے والو
چمن میں حجۃ الاسلام کے جشن بہاراں ہے

پھلے پھولے ہمیشہ مفتی اعظم کا یہ گلشن
خداوندا دل عارف کا بس اب یہ ہی ارماں ہے

(مطبوعہ ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی، مدیر مولانا ریحان رضا قادری بریلوی، ماہ جنوری ۱۹۶۷ء/۱۳۸۷ھ، ص ۲۳)

حضرت تاج الشریعہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک نظر میں

ولادت باسعادت	۲۵/فروری ۱۹۴۲ء/۱۳۶۱ھ
تقریب رسم بسم اللہ خوانی	۱۹۴۴ء/۱۳۶۴ھ
اسلامیہ انٹر کالج میں داخلہ	۱۹۵۲ء /۱۳۷۲ھ
داخلہ دار العلوم منظر اسلام بریلی	۱۹۵۶ء /۱۳۷۶ھ
آغاز شعر وشاعری	۱۹۶۰ء/۱۳۸۰ھ
سلاسل اربعہ کی اجازت وخلافت از حضور مفتی اعظم قطب عالم	۱۵/جنوری ۱۹۶۲ء/شعبان ۱۳۸۱ھ
والد ماجد مفسر اعظم ہند کا وصیت نامہ جانشینی وتولیت	دسمبر ۱۹۶۲ء/۱۳۸۲ھ
جامع ازہر قاہرہ مصر روانگی	۱۹۶۳ء/۱۳۸۳ھ
آل مصر امتحان میں اول پوزیشن پر ایوارڈ	۱۹۶۴ء/۱۳۸۴ھ
اول نمبر آنے پر مدیر ماہ نامہ اعلیٰ حضرت بریلی کی خوشی	۱۹۶۵ء/جمادالاولیٰ ۱۳۸۵ھ
دوران تعلیم والد ماجد کا انتقال پر ملال	۱۹۶۵ء/۱۱صفر المظفر ۱۳۸۵ھ
جامعہ الازہر مصر سے فراغت ودستار فضیلت	۱۹۶۶ء/۱۳۸۶ھ
وطن مالوف واپسی واستقبال	۱۷/نومبر ۱۹۶۶ء/۱۳۸۶ھ
سب سے پہلا فتویٰ	۱۹۶۶ء/۱۳۸۶ھ
آغاز درس وتدریس دار العلوم منظر اسلام بریلی	۱۹۶۷ء/۱۳۸۷ھ
علامہ حسنین رضا بریلوی کی صاحبزادی سے عقد مسنون	۳/نومبر ۱۹۶۸ء/شعبان ۱۳۸۸ھ
صاحبزادہ مولانا عسجد رضا قادری کی ولادت	۱۹۷۰ء/۱۴ شعبان المعظم ۱۳۹۰ھ
تحریک نسبندی کے خلاف فتویٰ	۱۹۷۵ء/۱۳۹۵ھ
دار العلوم منظر اسلام میں بحیثیت صدر مدرس تقرری	۱۹۷۸ء/۱۳۹۹ھ
آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے قومی صدر منتخب	۱۹۸۰ء/۱۴۰۱ھ
برہان ملت مفتی برہان الحق جبلپوری کی اجازت احادیث وطریقت	۱۹۸۱ء/۲۷ربیع الاول ۱۴۰۲ھ
راقم محمد شہاب الدین رضوی کی ارادت بیعت	۱۹۸۱ء/۲۵صفر المظفر ۱۴۰۲ھ
نانا حضور مفتی اعظم کا انتقال اور امامت نماز جنازہ	۱۹۸۱ء/۱۴محرم الحرام ۱۴۰۲ھ
بدست مولانا عبد الوحید بریلوی نقل فتاویٰ رجسٹر تعداد ۸۰	۱۹۸۳ء/۱۴۰۴ھ تا ۲۰۰۵ء/۱۴۲۶ھ
پہلا سفر حج وزیارت	۴ستمبر ۱۹۸۳ء/۱۴۰۳ھ
دینی تبلیغی سفر کا باضابطہ آغاز	۱۹۸۴ء /۱۴۰۴ھ

امیر شریعت گجرات کی طرف سے تاج الشریعہ کا لقب	۱۸ اگست ۱۹۸۴ء/۱۴۰۵ھ
فقیہ اسلام کا خطاب از محقق عصر مفتی سید شاہد علی حسنی حسینی محدث	۱۹۸۴ء/شعبان ۱۴۰۴ھ
حضرت احسن العلماء مارہروی کی اجازت وخلافت	۱۵/نومبر ۱۹۸۴ء/۱۴۰۵ھ
دوسرا سفر حج وزیارت	۱۹۸۵ء/۱۴۰۵ھ
مفتی برکات مولانا مظفر احمد بدایونی کی طرف سے شیخ المحدثین کا لقب	۱۹۸۵ء/۱۴/شوال ۱۴۰۵ھ
بی بی سی لندن سے حجاز کانفرنس کی تقریر نشر	۵/مئی ۱۹۸۵ء/۱۴۰۵ھ
تیسرے سفر حج میں سعودی حکومت کی گرفتاری	۳۱/اگست ۱۹۸۶ء/۱۴۰۷ھ
مکہ معظمہ سے رہائی پر بمبئی میں استقبالیہ اجلاس میں خطاب	۱۳ ستمبر ۱۹۸۶ء/۱۴۰۷ھ
ولڈ اسلامک مشن لندن کی شاہ عبد اللہ سے احتجاجی ملاقات	۱۹۸۷ء/ربیع الاول ۱۴۰۸ھ
فواد صادق مفتی سفیر سعودی برائے ہند کی معافی خواہی	۲۱ مئی ۱۹۸۷ء/۱۴۰۸ھ
گرفتاری کے بعد مکہ معظمہ ومدینہ منورہ میں گیارہ دن قیام	مئی ۱۹۸۷ء/۱۴۰۸ء
حکومت اترپردیش کی عہدہ کے لئے پیش کش	۱۹۸۹ء/۱۴۱۰ھ
تاریخی کتاب مفتی اعظم اور ان کے خلفاء پر تقریظ جلیل	۱۹۸۹ء/۱۴۱۰ھ
غیر مقلدین وہابیہ کا سدباب	مئی ۱۹۹۳ء/۱۴۱۴ھ
سکریٹری وزیر اعظم ہند کی ملاقات	جنوری ۱۹۹۵ء/۱۴۱۵ھ
وزیر اعظم حکومت ہند سے ملاقات سے انکار	۲۶/جولائی ۱۹۹۵ء/۱۴۱۶ھ
صرف شناختی کارڈ کے لئے فوٹو کھنچانے کے فیصل نامہ پر دستخط	فروری ۱۹۹۵ء/۱۴۱۵ھ
عالمی مسائل پر بموقع عرس رضوی ہنگامی میٹنگ کا انعقاد	۲۲/جولائی ۱۹۹۵ء/۱۴۱۵ھ
مخالفین کی طرف سے مرادآباد میں مقدمہ	۲۰/نومبر ۱۹۹۵ء/۱۴۱۵ھ
مقدمہ مرادآباد میں فتح وکامرانی اور جج کا تاریخی فیصلہ	۲۲/فروری ۱۹۹۹ء/۱۴۲۰ھ
جامعۃ الرضا متھراپور بریلی کے قیام کے لئے زمین کی خریداری	۱۹۹۹ء/۱۴۲۰ھ
اجمیر مقدس میں ایک ہندو کا قبول اسلام	۱۹۹۹ء/۱۴۲۰ھ
جامعۃ الرضا بریلی کا تعمیری آغاز	۲۰۰۰ء/۱۴۲۱ھ
قاضی القضاۃ فی الہند کے عہدے پر تفویض	نومبر ۲۰۰۵ء/۱۴۲۶ھ
قطب وقت علامہ تحسین رضا بریلوی کا انتقال وامامت نماز جنازہ	۸/اگست ۲۰۰۷ء/۱۴۲۸ھ
شیخ الجامعہ الازہر مصر کی جانب سے فخر ازہر ایوارڈ واستقبالیہ تقریب	۲۰۰۹ء/۱۴۳۱ھ
غسل کعبۃ اللہ شریف میں شرکت واندرون کعبہ ادائیگی نماز	۲۰۱۲ء/۱۴۳۴ھ
مفتی صوفی حبیب رضا بریلوی کا انتقال وامامت نماز جنازہ	۲۸ مارچ ۲۰۱۴ء/۱۴۳۵ھ
سفر ترکی، جرمنی، پرتگال اور مکہ معظمہ ومدینہ منورہ	۲۰۱۴ء/۱۴۳۶ھ

عالی سند سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ نوریہ

رحمۃ العالمین احمد مصطفےٰ محمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۲؍ربیع الاول شریف ۱۱ھ، مدینہ منورہ)
امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ (۲۱؍رمضان المبارک ۴۰ھ، نجف اشرف)
سید الشہدا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۰؍محرم الحرام ۶۱ھ، کربلا معلیٰ)
حضرت امام سید علی بن الحسین زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۸؍محرم الحرام ۹۴ھ مدینہ منورہ)
حضرت امام سید محمد بن علی الباقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۷؍ذی الحجہ ۱۱۴ھ، مدینہ منورہ)
حضرت امام سید جعفر بن محمد صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۵؍رجب المرجب ۱۴۸ھ، مدینہ منورہ)
حضرت امام سید موسیٰ بن جعفر کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۵ رجب المرجب ۱۸۳ھ، بغداد شریف)
حضرت امام سید علی بن موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۱؍رمضان المبارک ۲۰۳ء مشہد مقدس)
حضرت الشیخ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲ محرم الحرام ۲۰۰ھ بغداد شریف)
حضرت الشیخ سید سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۳ رمضان المبارک ۲۵۳ھ، بغداد شریف)
حضرت الشیخ جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۷؍رجب المرجب ۲۹۷ھ یا ۲۹۸ھ بغداد شریف)
حضرت شیخ ابوبکر شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۷ ذی الحجہ ۳۳۴ھ بغداد شریف)
حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۷ جمادالاخریٰ ۴۲۵ھ، بغداد شریف)
حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۳؍شعبان المعظم ۴۴۷ھ، بغداد شریف)
حضرت شیخ ابوالحسن علی القرشی ہکاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یکم محرم ۴۸۶ھ، بغداد شریف)
حضرت شیخ ابوسعید مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۷؍شوال المکرّم ۵۱۳ھ، بغداد شریف)
غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر الجیلانی حسن حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۱یا۱۷؍ربیع الاخر ۵۶۱ھ بغداد)
حضرت شیخ سید ابوبکر تاج الدین عبدالرزاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۶ شوال المکرّم ۶۲۱ھ، بغداد شریف)
حضرت شیخ سید ابوصالح نصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۷ رجب المرجب ۶۳۲ھ، بغداد شریف)
حضرت شیخ سید محی الدین ابونصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۷؍ربیع الاول ۶۵۶ھ، بغداد شریف)
حضرت شیخ سید علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۳ شوال المکرّم ۷۳۹ھ بغداد شریف)
حضرت شیخ سید موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۳ رجب المرجب ۷۶۳ھ، بغداد شریف)
حضرت شیخ سید حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۶؍صفر المظفر ۷۸۱ھ، بغداد شریف)
حضرت شیخ سید احمد الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۹؍محرم الحرام ۸۵۲ھ بغداد شریف)

حضرت شیخ بہاء الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۱رذی الحجہ ۹۲۱ھ دولت آباد ضلع اورنگ باد)
حضرت شیخ سید ابراہیم ایرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۵ ربیع الآخر ۹۵۳ھ آستانہ محبوب الٰہی دہلی)
حضرت شیخ محمد بھکاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۹رذی قعدہ ۹۸۱ھ، کاکوری ضلع لکھنؤ)
حضرت شیخ قاضی ضیاء الدین المعروف شیخ جیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۱ررجب ۹۸۹ھ نیوتنی ضلع لکھنؤ)
حضرت شیخ جمال الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ (شب عید الفطر ۱۰۴۷ھ، کوڑاجہان آباد ضلع فتحپور)
حضرت شیخ سید محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۶ رشعبان المعظم ۱۰۷۱ھ، کالپی شریف ضلع جالون)
حضرت شیخ سید احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۹رصفر المظفر ۱۰۸۴ھ، کالپی شریف ضلع جالون)
حضرت شیخ سید فضل اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۴رذی قعدہ ۱۱۱۱ھ، کالپی شریف ضلع جالون)
خاتم الاکابر حضرت شیخ سید شاہ برکت اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۰رمحرم الحرام ۱۱۴۲ھ، مارہرہ شریف)
حضرت شیخ سید شاہ آل محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۶ررمضان المبارک ۱۱۶۴ھ، مارہرہ شریف ضلع ایٹہ)
حضرت شیخ سید شاہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۴ررمضان المبارک ۱۱۹۸ھ، مارہرہ شریف ضلع ایٹہ)
حضرت شیخ سید شاہ ابوالفضل شمس الدین آل احمد اچھے میاں (۱۷ربیع الاول ۱۲۳۵ھ مارہرہ شریف)
نور العارفین حضرت شیخ سید شاہ آل رسول احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱۸رذی الحجہ ۱۲۹۶ھ، مارہرہ شریف)
شیخ المشائخ حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری (۱۱ررجب المرجب ۱۳۲۴ھ، مارہرہ شریف)
مجدد اعظم اعلیٰ حضرت شیخ امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲۵رصفر المظفر ۱۳۴۰ھ، بریلی شریف)
حجۃ الاسلام حضرت شیخ مولانا حامد رضا خاں قادری (۱۷رجمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ بریلی شریف)
مفتی اعظم مولانا الشاہ آل الرحمٰن ابوالبرکات محی الدین محمد مصطفےٰ رضا قادری (۱۴رمحرم الحرام ۱۴۰۲ھ بریلی شریف)
مفسر اعظم ہند حضرت شیخ مولانا ابراہیم رضا خاں الجیلانی القادری (۱۱رصفر المظفر ۱۳۸۵ھ، بریلی شریف)
تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی شیخ محمد اسماعیل رضا المعروف محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ
حضرت علامہ مولانا شیخ محمد منور رضا محامد عرف عسجد رضا خاں قادری مدظلہ العالی

سند حدیث مسلسل بالاولیت

حضور نبی اکرم نور مجسم شفیع اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت ابو قابوس مولیٰ عبد اللہ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سفیان بن عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سفیان بن عینیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عبد الرحمٰن بن بشیر بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو حامد احمد بن محمد بن یحییٰ بن بلال البز ار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو طاہر محمد بن محمد محمش الزیادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو صالح احمد بن عبد الملک المؤ ذن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو سعید اسمعیل بن ابو الصالح احمد بن عبد الملک نیشاپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت حافظ ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی الجوزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو الفرج عبد اللطیف بن عبد المنعم الحرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو الفتح محمد بن محمد بن ابراہیم الکبریٰ المیدومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد التدمیری

شیخ الفضل عبد الرحیم بن حسین العراقی

شیخ الشہاب ابو الفضل احمد بن علی العسقلانی (ابن حجر)

شیخ شمس الدین سخاوی القاہری

شیخ وجیہ الدین عبد الرحمٰن ابراہیم علوی

شیخ محمد افلح الیمنی

شیخ زین الدین عبد الرحیم بن الحسین العراقی

شیخ ابو الفتح محمد بن ابو بکر بن الحسین المراغی

شیخ سید ابراہیم التازی

شیخ احمد حجی الوہرانی

شیخ سعید بن محمد المقری

شیخ سعید بن ابراہیم الجزائری المعروف قدودہ

شیخ عبدالوہاب بن فتح اللہ بروجی
(یکے از فقرائے سید عبدالوہاب المتقی)
شیخ عبدالحق محدث دہلوی
شیخ ابوالرضا بن اسمعیل دہلوی (نواسہ شیخ عبدالحق)
سید مبارک فخر الدین بلگرامی
سید طفیل محمد اترولوی
سید شاہ حمزہ بن سید آل محمد بلگرامی حسنی الواسطی
سید آل احمد اچھے میاں مارہروی
سید آل رسول احمدی مارہروی
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی
حضرت مفتی اعظم مولانا مصطفےٰ رضا نوری
شیخ یحییٰ بن محمد شادی
شیخ عبداللہ بن سالم البصری۔ شیخ سید عمر
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی
حضرت سید آل رسول احمدی مارہروی
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی
برہان ملت مفتی عبدالباقی برہان الحق جبل پوری
تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری بریلوی

سند حدیث مسلسل بالاولیت

حضور اکرم نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لے کر شیخ الشہاب ابوالفضل احمد بن حجر العسقلانی تک وہی سند ہے جو گزری، اس کے بعد سند یوں ہے:

حضرت شیخ ابوالفضل احمد بن حجر العسقلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت شیخ الاسلام اشرف زکریا بن محمد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت شیخ ابوالخیر بن عموس الرشیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت شیخ محمد بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت شیخ احمد بن محمد الدمیاطی المعروف ابن عبدالغنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مولانا احمد حسن الصوفی مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد النوری مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مفتی اعظم مولانا مصطفےٰ رضا نوری قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ — حضرت عبدالباقی برہان الحق جبل پوری

تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری بریلوی مدظلہ العالی

سند فقہ حنفی

اس سند کی خوبی یہ ہے کہ اس سند کے تمام اساتذہ ومشائخ اور فقہا حنفی ہیں۔

النبی الکریم الامین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ — حضرت الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوعبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ احمد بن حفص (الشہیر ابوحفص الکبیر)

شیخ عبداللہ بن ابی حفص البخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام ابوعبداللہ السبندمونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ ابوبکر محمد بن الفضل النجاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ القاضی بوعلی النسفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام شمس الائمہ الحلوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام فخر الاسلام البزدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام برہان الدین (صاحب الہدایہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام عبدالستار بین محمد الکردری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ حلال الدین الکبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ عبدالعزیز البخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ سید جلال الدین الخبازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ علاء الدین السیرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شیخ السراج قاری الہدایہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
شیخ الکمال بن الہمام (صاحب فتح القدیر) رضی اللہ تعالیٰ عنہ
شیخ سری الدین عبدالبر بن الشحنۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
شیخ احمد بن یونس الشلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
شیخ محمد بن عبدالرحمٰن المسیری
شیخ عبداللہ النحریری
شیخ محمد بن احمد الحمودی
شیخ احمد المجتبیٰ
شیخ حسن الشرنبلالی
(صاحب نورالایضاح)
شیخ علی المقدسی
شیخ الشمس الحانوتی
شیخ عمر بن نجیم
شیخ احمد شوبری
شیخ اسمعیل بن عبدالغنی النابلسی (صاحب شرح الدرر والغرر)
شیخ عبدالغنی بن اسمعیل بن عبدالغنی النابلسی (صاحب الحدیقۃ الندیہ)
شیخ اسمعیل بن عبداللہ الشہیر علی زادہ البخاری
شیخ عبدالقادر بن خلیل
شیخ یوسف بن محمد بن علاء الدین المزجاجی
شیخ محمد عابد الانصاری المدنی
شیخ جمال بن عبداللہ بن عمر مفتی مکہ
شیخ عبدالرحمٰن السراج بن شیخ عبداللہ السراج مفتی مکہ
اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی
حضرت مفتی اعظم مولانا مصطفےٰ رضا نوری
برہان ملت عبدالباقی برہان الحق جبل پوری
تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری بریلوی دامت برکاتہم العالیہ
(زیب مسند رشد وہدایت آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف)
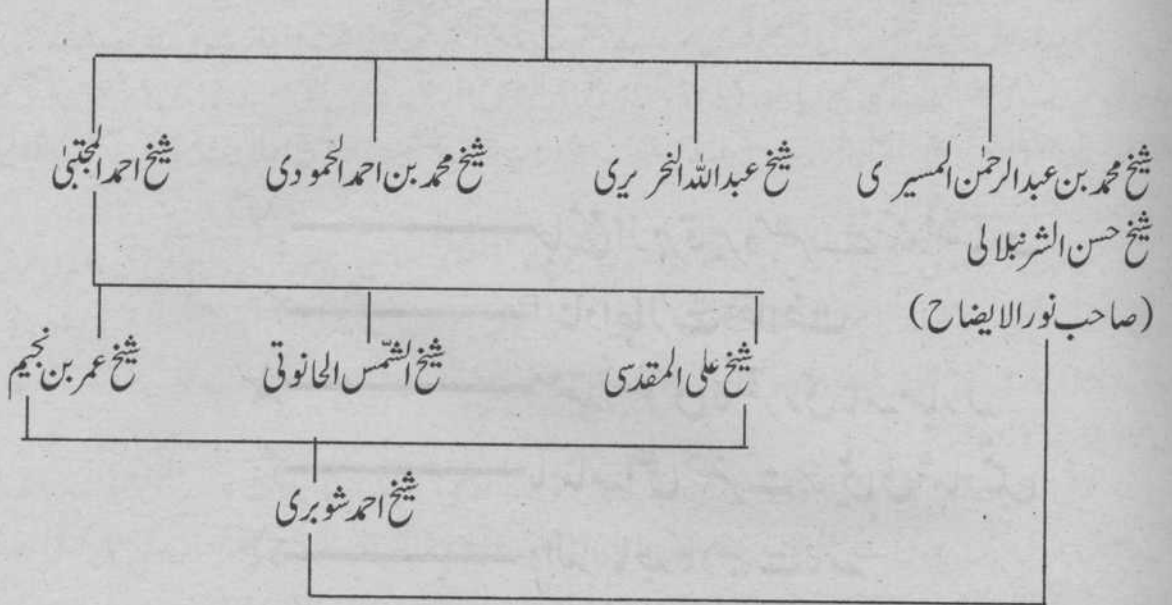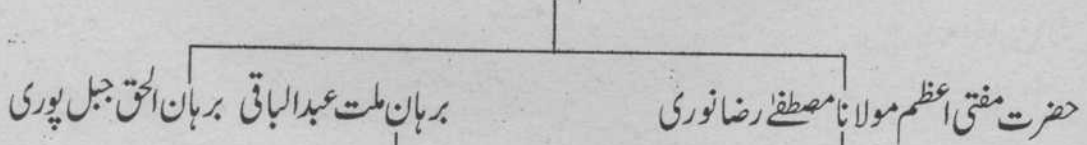
باب دوم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ —— جامع ازہر قاہرہ مصر سے سند فضیلت

☆ —— اسناد اجازت وخلافت

☆ —— معتمد خصوصی کا تقرری نامہ مبارکہ

☆ —— ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی کی شہادتیں

☆ —— والد ماجد کا وصیت نامہ

☆ —— علماء وشعرا کا اظہار تہنیت

حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری نے دار العلوم منظر اسلام میں اور اسلامیہ انٹر کالج بریلی سے تعلیم حاصل کر کے ۱۹۶۳ھ میں جامعہ ازہر یونیورسٹی قاہرہ مصر تشریف لے گئے، کامل طور پر تین سال رہ کر ۱۹۶۶ / ۱۳۸۶ھ میں جملہ علوم وفنون میں فراغت پائی، اور سند سے نوازے گئے۔ ۱۷/ نومبر ۱۹۶۶ء / ۱۳۸۶ھ کو اپنے شہر بریلی شریف میں بہار افزا گلشن ہوئے۔

تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم قدس سرہ نے حضرت تاج الشریعہ کو خلافت واجازت دینے کے لئے محفل میلاد پاک کی تقریب منعقد کرنے کا حکم دیا، اور جید علماء کرام، عوام الناس اور طلبہ مدارس کی موجودگی میں ۸/ شعبان المعظم ۱۳۸۱ھ/ ۱۵/ جنوری ۱۹۶۲ء کو جمیع سلاسل طریقت سلسلہ عالیہ قادریہ، سہروردیہ، چشتیہ، نقشبندیہ اور جمیع احادیث مبارکہ مسلسل بالاولیت کی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔

نقاہت وکمزوری کے ایام میں اپنا قائم مقام وجانشین اور ''معتمد خصوصی'' مقرر فرمایا۔ اور تقرری نامہ کی تحریر لکھ کر شائع کرائی، جس پر صدر العلماء علامہ مفتی تحسین رضا خاں محدث بریلوی، احسن العلماء حضرت سید حسن میاں برکاتی مارہروی، مجاہد ملت علامہ حبیب الرحمٰن عباسی اڑیسوی، شمس العلماء مفتی شمس الدین احمد جعفری وغیرہ کی تصدیقات موجود ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کے روحانی فرزند، اور تلمیذ وخلیفہ برہان ملت علامہ مفتی عبد الباقی محمد برہان الحق رضوی سلامی جبل پوری نے حضرت کو ۲۷/ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ/ کو تمام سلاسل طریقت وجملہ احادیث مبارکہ کی اجازت وخلافت سے نوازا۔

والد ماجد مفسر اعظم ہند مولانا ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں نے عرس جامدی وجلسہ دستار بندی دار العلوم منظر اسلام کے موقع پر حضرت کو اپنا قائم مقام اور ''جانشین اعلیٰ حضرت'' کا اعلان کیا، اور جانشینی کا عمامہ باندھا اور عبا پہنائی۔ یہ ''اعلان ماہنامہ اعلیٰ حضرت'' کے دسمبر ۱۹۶۲ء/ ۱۳۸۲ھ کے شمارہ میں چھپا ہے۔ اس کے بعد مفسر اعظم ہند نے علیحدہ ایک وصیت نامہ لکھا جس میں حضرت کو دار العلوم منظر اسلام کا سرپرست، ماہنامہ اعلیٰ حضرت کا مالک اور خانقاہ عالیہ رضویہ کا متولی وجانشین بھی مقرر کیا۔ یہ وصیت نامہ ماہنامہ اعلیٰ حضرت کے ص ۲۸ و ۲۹ بابت اکتوبر ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا ہے۔

والد ماجد کے انتقال پر حضرت کے دل کی عجیب کیفیت ہوگئی تھی جس کی عکاسی اور رنج وغم عربی وار دو نظم کے ذریعہ کیا جو ماہنامہ اعلیٰ حضرت بابت مئی ۱۹۶۳ء کے شمارہ میں طبع ہوئی تھی۔

بلبل ہند مفتی رجب علی قادری بانی مدرسہ عزیز العلوم نانپارہ ضلع بہرائچ، حضرت علامہ مفتی سید محمد عارف رضوی نانپاروی شیخ الحدیث دار العلوم منظر اسلام کے علاوہ مولانا نظام الدین زاہد القادری یار علوی، جناب ریاض الدین اشہر پیلی بھیتی، اور محمد رضا بنگش بریلوی نے حضرت کے جامعہ ازہر قاہرہ سے واپسی پر شعر وسخن کے ذریعہ استقبالیہ تہنیت پیش کی، اس کے عکوس بھی شامل اشاعت ہیں۔

(نموذج رقم ٢٠٧)

بسم الله الرحمن الرحيم

جامعة الأزهر

كلية أصول الدين. شعبة التفسير والحديث والدعوة (الثقافة)

شهادة

تشهد الكلية ان السيد / أختر رضا خان حصل على درجة

الاجازة العالية بتقدير جيد في دور مايو سنة ١٩٦٦

ومجموعه (٦٦٥) ستمائة وخمسة وستون من (٩٠٠) تسعمائة درجة

وتحررت هذه الشهادة بناء على طلبه لتقديمها الى

حررت بدون مسئولية الحكومة لدى أي انسان فيما يتعلق بما ورد بها وبحقوق الغير .

تحريرا في ١٣٨ هـ — ٤/٦/١٩٦٦ م

عميد الكلية

(١٩٦٦)

(٨٤٩١—١٩٦٣—٥٠٠٠)

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم ـ الحمد لله العلي الاعلى؛ وكفى؛ والصلوة الابهى؛ والسلام الاسنى الاوفى؛ على عباده الذين اصطفى؛ خصوصا على حبيبه سيدنا محمد ن المصطفى؛ ونبيه المجتبى؛ رسوله المرتضى؛ وعلى اله وصحبيه اولى الصدق والصفاء؛ لاسيما الاربعة الخلفاء؛ وعلى جميع التابعين وجميع ائمة الدين؛ والاولياء؛ العرفاء؛ لاسيما الامام الاعظم؛ والهمام الافخم؛ ابي حنيفة؛ كاشف الغمة؛ امام ائمة الشريعة الغراء؛ والغوث الاعظم؛ الغياث الاكرم؛ سيدنا ابي محمد محي الدين والملة البيضاء؛ سيدنا الشيخ عبد القادر الجيلاني رضوان الله تعالى عليه وعلى جميع الصلحاء؛ اهالي الوفاء؛ ثم علينا الى يوم الجزاء؛ **اما بعد** فقد التمس مني عزيزي المولوي [illegible] **اجازة** السلسلة العلية العالية القادرية البركاتية الرضوية المباركة واجازة الاوفاق والاعمال والاذكار والاشغال **فاجزته** على بركة الله تعالى ذي الجلال؛ ثم على بركة رسوله الاعلى صاحب الجمال؛ جل جلاله وعم نواله عليه الصلوة والتحية والثناء؛ كما اجازني شيخي وسندي؛ وكنزي وذخري؛ ليومي وغدي؛ حضرة نور العارفين؛ قدوة الواصلين؛ خاتم الكبراء؛ مولانا الشاه ابو الحسين احمد **نوري** ميان صاحب؛ شيخ الاسلام والمسلمين؛ راس المحققين مجدد الملة والدين؛ امام اهل السنة؛ قامع الفتنة؛ سيدي وسندي جناب الوالد الماجد الشيخ مولانا الشاه اعلحضرت احمد رضا خان رضي الله تعالى عنهما وامطر شآبيب الرحمة والرضوان عليهما؛ **واوصيته** بحماية السنن السنية؛ ونكاية الفتن الدنية؛ واكتساب الحسنات واجتناب البدعات الغير المرضية؛ بارك الله لنا وله؛ وحقق املي دائمة واصلح عملي وعمله؛ آمين آمين برحمتك يا ارحم الراحمين؛ قاله بفمه؛ وامر برقمه؛

استانه عالية رضوية
سوداگران بريلي شريف

باهتمام ساجد علی خان مہتمم دارالعلوم منظر اسلام بریلی

مطبوعہ ناظم پریس رامپور

بسم الله الرحمن الرحيم

الله رب محمد صلی علیہ وسلما

الحمد لله ربی الرحمن ؛ فی کل حین وآن ؛ خالق الانس والجان ؛ وسائر العالم ؛ علم ما العلم ؛ علم ؛ والصلاۃ والسلام ؛ علی سیدنا محمد ؛ النبی الامی ؛ محبوب الرب ذی الجلال والاکرام ؛ اما بعد فیسالنی الشیخ العالم العامل ؛ ذو الفضائل والفواضل ؛ العزیز المفتی ؛ محمد اختر رضا خان ؛ ابن مفتی اعظم ؛ علامہ ابراہیم رضا خان ؛ المعروف بجیلانی میاں علیہ الرحمۃ والرضوان ؛ زینہ الله تعالی بعلمہ وفضلہ المعنوی والصوری ؛ اجازۃ ما وصل الی روایتہ عن مشایخی الکرام ؛ وجدتہ علی برکۃ الله تعالی ؛ ثم علی برکۃ رسولہ الاعلی ؛ جل جلالہ ؛ وصلی الله تعالی علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین وبارک وسلم ؛ بکل ما اجازنی بہ سیدی وسندی ؛ شیخی وکنزی وذخری ؛ لیومی وغدی ؛ حضرۃ مجدد المائۃ الحاضرۃ ؛ مؤید الملۃ الطاہرۃ ؛ صاحب حجۃ القاہرۃ ؛ والحجۃ الزاہرۃ ؛ شیخ الاسلام والمسلمین ؛ مولنا المولوی الشاہ محمد احمد رضا خان رضی الله تعالی عنہ وارضاہ عنا من العلوم والکتب الدینیۃ ؛ والاحادیث النبویۃ ؛ والفقہیۃ ؛ واصول الشرعیۃ ؛ واکرم الله علی بنیابۃ العلوم ؛ عن المحترم المقام ؛ حضرۃ والدی الماجد ؛ ذی الفضل والاکرام ؛ مولنا المفتی عین الاسلام ؛ الشاہ محمد عبد السلام ؛ القادری البرکاتی الرضوی الجبلفوری علیہ الرحمۃ والرضوان والسلاسل العلیۃ ؛ والاذکار ؛ والاشغال ؛ والاوفاق والاعمال ؛ واوصیتہ بحمایۃ السنن السنیۃ ونکایۃ الفتن الدنیۃ ؛ واکتساب الحسنات ؛ واجتناب البدعات الغیر المرضیۃ ؛ بارک الله تعالی لی ولہ ؛ وحقق املی واملہ ؛ واصلح عملی وعملہ ؛ بجاہ حبیبہ المصطفی المجتبی المرتضی المرتجی ؛ صلی الله تعالی علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم.

الفقیر [illegible] الحق
کتبہ
[illegible]
۲۷ ربیع [illegible]

برادران اہلسنت وجماعت سلام مسنون

الحمد للہ الحمید جان کر انتہائی خوشی ہوئی کہ اختر رضا سلمہٗ اور تحسین رضا سلمہٗ اس کام کے لیے اپنی تمام تر خدمات انجام دینے کو تیار ہیں واقعی مکان اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے تخلیہ کے لیے ایسے ہی ذی علم معاملہ فہم حضرات کی ضرورت تھی وہ بفضلہ تعالیٰ پوری ہو گئی۔ امید واثق ہے کہ آپ حضرات کے تعاون سے یہ کام ان شاء اللہ تعالیٰ عرس اعلیحضرت علیہ الرحمۃ سے قبل ہو جائے گا تاکہ مہمانانِ عرس رضا کو آرام و راحت ملے گی۔ اللہ تعالیٰ اہل تعاون کو جزائے خیر دے۔ مجھے بہت مسرت ہوئی مولیٰ تعالیٰ ان سب اپنے دینی بھائیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور کامیاب فرمائے۔ آمین۔ میں اجازت دیتا ہوں۔ باقی عبارت سمجھ میں نہیں آتی۔

دستخط حضرت قبلہ مصطفیٰ رضا قادری غفرلہٗ

ترسیل زر و خط و کتابت کا پتہ

اختر رضا خاں ازہری غفرلہٗ

کاشانۂ رضا محلہ خواجہ قطب بریلی

فقیر اسکی تکمیل کے لیے چند احباب کی ایک کمیٹی مقرر کرتا ہے حضرت مولانا حسن میاں مارہرہ مقدسہ صدر مولانا برہان الحق خلیفہ اعلیحضرت جبلپور صدر، محمد ریحان رضا سلمہٗ نائب صدر، حضرت مجاہد ملت نائب صدر، تحسین رضا سلمہٗ نائب صدر اختر رضا ازہری سلمہٗ ناظم اعلیٰ، محمد منان رضا سلمہٗ نائب ناظم اعلیٰ حبیب رضا سلمہٗ خازن، انو بھائی منا بوٹ والے محاسب، مولانا سید محمد عارف نانپاروی نگراں صوفی محمد اقبال نوری۔ ناظم نشر و اشاعت، محمد انور سلمہٗ نائب ناظم نشر و اشاعت، ممبر معاون انجم رضا سلمہٗ نعیم عزیزی عبد الہادی، عبد الحمید، حافظ احمد خلیل، مولانا احمد مقدم، رئیس میاں مٹھائی والے، ماسٹر شفیق احمد خاں معتمد حضرت مفتی اعظم مدظلہٗ العالی

میری اہلیہ و عزیز و اقربا نے مجھ سے کہا آپ کی علالت و کمزوری کے باعث لوگ اپنے مقصد بر آوری و مطالب کے پیش نظر کیا کیا لکھواتے ہیں اور دستخط کراتے ہیں۔ اسلیے آپ دو معتمد مقرر فرما دیں۔ لہٰذا فقیر بمشورہ اہلیہ و عزیز و اقربا اپنا معتمد نواسہ حقیقی اختر رضا سلمہٗ ساکن خواجہ قطب بریلی و تحسین رضا سلمہٗ کو نامزد کرتا ہے اور فقیر اپنے جملہ امور ان دونوں کے سپرد کرتا ہے۔ مجھے [illegible] دونوں بابرکت کہ یہ دونوں عالم دین و [illegible]

رجسٹرڈ نمبر اے ۱۶۴۷- ہر انگریزی ماہ کی ۱۸ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔ تمام سنی جرائد سے زیادہ مقبول وکثیر الاشاعت

مولوی محمد ابراہیم رضا خاں پرنٹر وپبلشر ... رضا خاں ... پریس ... میں چھپوا کر دفتر اعلیٰحضرت محلہ سوداگران بریلی سے شائع کیا۔

کارجبتر ڈی عالم ہے۔ اور بھی ہیں جن کا ذکر موقعہ موقعہ سے آئے گا۔ غلام محمد سفیر مدرسہ ساتھ میں آئے تھے۔

عرس پوکھریرا میں شاندار مجمع ہوا تھا۔ مدرسہ رحمانیہ میں ۱۰۰ لڑکے ہیں جس میں ۳۵ کھانا کھاتے ہیں۔ خانقاہ رحمانیہ مدرسہ رحمانیہ شروع ہی سے خانقاہ رضوی اعلیٰحضرت سے وابستہ ہیں۔ اس عرس کی برکت سے اس علاقہ میں شیخ نجدی کی کالی دال گلنے والی نہیں۔ یہاں پر حضرت حجۃ الاسلام سے لیکر محدث اعظم، شیر بیشہ سنت حضرت صدر الافاضل۔ بڑے بڑے علمائے اہل سنت آچکے ہیں۔ بڑی خوشی یہ دیکھکر ہوئی چمپارن میں اللہ رب محمد صلی علیہ وسلما نحن عباد محمد صلی علیہ وسلما پہنچ گیا۔ چمپارن والے آئے تھے وہ خانقاہ رحمانیہ کے عقیدتمند ہیں وہ یہ درود اسم اعظم بڑی خوش الحانی سے پڑھ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اہل سنت کا بول بالا کرے۔

نبیرۂ اعلیٰحضرت کی علالت کی وجہ سے تبلیغ تقریر و جلسہ بند ہے۔ جس سے بہت دینی نقصان ہو رہا ہے۔ اہل سنت کو مژدہ ہو کہ جامعہ اعلیٰحضرت سے دو مبلغوں کی خدمات پیش کیجا رہی ہیں یہ ہندوستان میں ہر جگہ دورہ کرینگے اور تقریریں کرینگے۔ غرباء اہل سنت مقرروں کے گرانقدر نذرانوں کی وجہ سے جلسہ کرانے سے معذور ہیں۔ اب نذرانہ کی کچھ ضرورت نہیں یہ مبلغ حاضر ہے دار العلوم کے خرچہ سے جائیگا مگر دعوت کی ضرورت ہے اور اس بات کی ضرورت ہے آپ دار العلوم کو اس قابل بنا دیں کہ مبلغوں کا خرچہ تنخواہ الاؤنس کا بار اٹھا سکے اور ایسے سو مبلغوں کو ہر طرف تبلیغ کرنے کیلئے روانہ کرسے۔ خصوصاً مدراس آسام، کشمیر، بنگلور، تو دین کا بڑا فائدہ ہو۔ اللہ رب محمد خوب راضی ہو۔ شیخ نجدی بہت روئے۔ پوکھریرا کے بعد باتھ میں بھی جلسہ ہوا۔ وہی تحریر لکھی گئی اور پڑھکر سنائی گئی۔ اور ملاقات کرنیوالوں کو اکثر وقت اسی تحریری تقریر تبلیغ سے واسطہ پڑتا تھا۔ الحمد للہ بہت اچھا اثر پڑا۔

اس نواح میں اور جلسے بھی ہوئے۔ یہاں بھی نبیرۂ اعلیٰحضرت پہنچا جلسہ ہوا تحریری تقریر بھی ہوئی۔ مولوی عبد الواجد صاحب منظری پڑے خوش آواز مقرر ہیں۔ انکی تقریر بہت پسند آئی۔ اہل سنت اپنے عالموں مقرروں کو خوب پہچان لیں۔ ادارہ کیطرف سے اپیل کیجاتی ہے کہ اہلسنت اپنے جلسوں میں مولوی عبد الواجد کو دعوت دیں اور انکی تقریر سنیں۔ اُن کا پتہ یہ ہے۔ مولوی عبد الواجد صاحب موضع ابہاری، مدرسہ علیم آباد پوسٹ اسٹیشن مکتول ضلع دربھنگہ۔

مولوی عبد الواجد بنارس میں دیوبندیوں کے مدرسہ میں پڑھتے تھے۔ بنارس میں مدرسہ حمیدیہ رضویہ کی طرف سے جلسہ ہوا تھا۔ اُس جلسہ میں نبیرۂ اعلیٰحضرت سُنکر یہ اثر ہوا کہ بریلی آکر نبیرۂ اعلیٰحضرت سے حدیث پڑھی۔ دیوبندیت پر تین حرف بھیجکر سنیت کا مبلغ بنگیا۔ بنارس کے اُس جلسہ میں جو وہابیوں کے مدرسہ کے نہایت متصل تھا حدیث کی کتابیں کھولکر حدیثیں پڑھکر سنائی گئیں۔ اس کا اثر ہوا جنتی پر۔ کہ راہ جنت پر جنتیوں کے ہمراہ ہو گیا وہ بھی اپنے مدرسہ میں بیٹھے ہوئے تھے سُن سُنکر مبہوت ہو رہے تھے کسی سُنّی نے ان سے پوچھا۔ اب کہو کیا کہتے ہو؟ تو مرکز وہابیت کے مولویوں نے یہ جواب دیا۔ اب کچھ گنجائش نہیں۔

باتھ میں بھی جلسہ ہوا۔ کرڈہر میں بھی دو جلسے ہوئے یہاں سے کنگٹی دس میل جانا ہوا۔ وہاں پر بعد جلسہ ذکر بعد مغرب ہوا۔ اس جلسہ میں وہ تقریر مولوی عبد الواجد نے پڑھکر سنائی جو اس رسالہ میں شائع بھی ہو رہی ہے جس کا عنوان ہے "ذکر اللہ" مولوی عبد الواجد نے تقریر سنا کر موقعہ موقعہ سے ذکر کرایا۔ ذکر کا ذکر تقریر کی تقریر۔ نہایت لطف آیا۔ آپ بھی اس تقریر کو سنا کر ذکر کرائیں۔ بعد عشاء پھر جلسہ ہوا جسمیں مولوی برکت اللہ نے تقریر کی۔ ۹۔ اکتوبر کو بھی جلسہ ہونیوالا ہے۔ یہاں سے کھلہ ڈیہہ دیہ سبیتا مرھی جانا ہوا وہاں بھی جلسہ ہوا۔ واپسی پر مظفرپور طبیعت خراب ہو گئی۔ قلب فترہ کرنے لگا۔ مظفرپور میں آتے جاتے ڈاکٹری معائنہ ہوا۔ بریلی پہنچنے پر وہی طبیعت خراب رہی خطرہ بہت زیادہ تھا علاج سے تدارک ہو گیا۔

عرس حامدی رضوی اپنی تاریخ مقررہ پر ہوا نہایت کامیاب۔ اشتہار عرس غلطی سے چھپ گیا تھا ہم طلباء درجہ

حدیث کی دستار بندی ۔ ۲۸ طلباء کی دستار بندی ہوئی۔ دو حفاظ کی بھی۔ یہ نام شائع ہو رہے ہیں۔

بوجہ علالت یہ توقع نہیں کہ اب زیادہ زندگی ہو۔ بنا بریں ضرورت تھی کہ دوسرا قائم مقام ہو۔ لہٰذا اختر رضا سلمہ کو قائم مقام و جانشین اعلیٰ حضرت بنا دیا گیا۔ جانشینی کا عمامہ باندھا گیا اور عبا پہنائی گئی۔ یہ دستار اور عبا اور طلباء کی دستار و عبا اہل بنارس کیطرف سے ہوئی جس کیلئے ہم بھائی نذیر الدین صاحب حامدی کے ممنون ہیں۔ عرس اور جلسہ دستار فضیلت بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ کلکتہ۔ بنارس۔ کانپور۔ ہردوئی۔ بھیلواڑہ وغیرہ کے مقامات سے مخلصین نے شرکت کی۔ بہت بڑا اجتماع ہوا۔ اختر رضا سلمہ کی دستار بندی پر عوام نے مخلصانہ خیر مقدم کیا اور نعرے لگائے۔ اس موقعہ پر نبیرۂ اعلیٰ حضرت کی تحریری تقریر مولوی رجب علی صاحب نانپاروی نے سنائی۔ یہ شائع بھی ہو رہی ہے۔ مولوی سلیمان صاحب صدر مدرس مدرسہ حمیدیہ رضویہ نے امتحان لیا اور مختصر وقت میں تقریر بھی کی۔ مفتی محمد حسین صاحب سنبھلی بھی شریک ہوئے۔ اس عرس کی خصوصیت یہ تھی کہ جنس کم تھی مگر برکت زیادہ تھی اعلیٰ حضرت کا لنگر دو دن لگا رہا مگر کمی نہیں ہوئی۔ مخلصین و محبین نے زیادہ تعاون کیا۔ اگر اسی طرح سے تعاون کریں تو سب کام ہوتے چلے جائیں گے۔ اب تعاون کرنا ہے مدرسہ کے ایک نئے سرپرست سے۔ رسالہ کے نئے نگراں سے۔ خانقاہ کے ایک نئے متولی سے۔ میں نے سید اعجاز حسین صاحب اور سید حمایت رسول صاحب کو اس کا مشیر مقرر کر دیا ہے۔ یہ کام یوں ہوا کہ اگر رب تعالیٰ کی مشیت میرے متعلق کچھ اور ہے تو کاموں میں کوئی ابتری نہ ہو۔ کام یوں ہی جاری رہے۔ دیو کو اور دیو کے بندوں کو کوئی خوشی نہ ہو۔ جیسا کہ حضرت حشمت علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو اُن کے جانشین نے اُن کی جگہ پوری کر دی۔ اور دیوبندیوں کا زخم ہرا رہا۔ بھرنے نہ پایا۔ اسی طرح سے نبیرۂ اعلیٰ حضرت نے اُس غار کو جو اُن کے دلوں میں تھا جسے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں کہ

دو دھاری کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے

کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار آر سے پار ہے

اور بھی چوڑا کر دیا بھرنے نہیں دیا اسی طرح سے اختر رضا اسکو خوب چوڑا کرے۔ نمک پاشی کرتا رہے اور نبیرۂ اعلیٰ حضرت قبر میں بھی اس پر مسکراتا رہے۔

اس موقعہ پر معاونین و مخلصین کا شکریہ مکرر ادا کیا جاتا ہے۔ خصوصاً ایک صاحب خیر کا۔ یہ ترقی غیر متوقع ہے جبکہ علالت کی وجہ سے توقع تھی کام کے برہم ہونے کی۔ تو رب تعالیٰ یہ دکھاتا ہے کہ گاڑی کتے کے بل پر نہیں چلتی تھی۔ اس ادارہ کا رسالہ کا خانقاہ رضویہ کا مربی رب محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی کو یہ خیال نہ ہو کہ یہ کام درہم برہم ہو جائے گا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ مرنے والا آدام سے مرے کوئی فکر نہ کرے۔

رسالہ کی سرپرستی اور زیادہ کرنی چاہیئے۔ اس کے مضامین طلبہ سنا رہے ہیں۔ طلباء مدارس عربی سنائیں۔ ناظرین ذرا جوش سے توسیع اشاعت میں کوشش فرمائیں۔ اپنی برادری اور تعلق کی جگہوں پر جاری کرائیں جیسا مولوی حمید الرحمٰن صاحب نے پوکھرائیں کیا۔ ۳۰ اڈریس دئے۔ ایجنٹ حضرات اور زیادہ منگائیں۔ ۲۵ رسالہ کے ایجنٹ کو محصول ڈاک معاف۔ اور طلباء مدارس عربی کو نصف قیمت پر چاہے وہ دیوبند کے ہوں۔ اور طلباء جو مساجد میں رسالہ سنائیں اُن کو وظیفہ دیا جائے گا۔ پانچ روپے ماہانہ تک۔ طلباء مدرسہ بریلی درخواست کریں۔ فارغ طلباء کو رسالہ مفت سال بھر کیلئے جاری کیا جاتا ہے۔

دعاء رجب ستائیسویں شب میں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمُشَاهَدَةِ اَسْرَارِ الْمُحِبِّیْنَ وَبِالْخَلْوَةِ الَّتِیْ حَقَّقْتَ بِهَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ حِیْنَ اَسْرَیْتَ بِهٖ لَیْلَةَ السَّابِعِ وَعِشْرِیْنَ اَنْ تَرْحَمَ قَلْبِیَ الْحَزِیْنَ وَتُجِیْبَ دَعْوَتِیْ یَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِیْنَ۔ بعد دو رکعت نماز بعد فاتحہ قل ہو اللہ۔ گیارہ بار۔ بعد نماز گیارہ مرتبہ درود شریف اسکے بعد گیارہ مرتبہ دعاء مذکورہ بالا۔ بعدہ دعا مراد۔ یا یہ دعا:۔

یَا رَبِّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَكِفَایَةً

وصیت

حضرت مولانا مفسر اعظم ہند علیہ الرحمۃ

اَللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا　نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَا

بعد حمد الٰہی اور صلوٰۃ وسلام رسول کے گزارش ہے کہ میں علیل ہوں بہت زیادہ۔ اور باوجود علالت مسلسل کے میرا کام جاری ہے۔ زبان سے اب نہیں تو قلم سے ـ ـ ـ میری علالت روز افزوں ہے زندگی کا کوئی سہارا نہیں۔ کوئی حسرت دنیوی دل میں نہیں ہے۔ صرف یہی حسرت اگر جیتا رہتا تو نعت نبی کریم کرتا۔ اسرار نعت کے پردے اور اُٹھاتا۔ بھیڑیوں کو اور لتاڑتا۔ یہانتک کہ یہ بلوں میں جا گھستے۔ تو اے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑو! بھیڑئے تمہاری تاک میں ہیں۔ راعی کی آواز پر کان دھرو۔ راعی سے اُنس پکڑو جماعت میں رہو۔ جو جماعت کا عقیدہ وعمل ہے وہی تمہارا بھی ہو۔ الگ تھلگ نہ رہو ورنہ شیطان شیخ نجدی۔ دیو اُسے پکڑ لیگا جو جماعت بلکہ عقیدہ وعمل میں نہ رہا دور کو بھا حدیث کے الفاظ ہیں ایاکم ــــــــ بچو بہت سی راہوں سے ایک راہ پر۔ صراط مستقیم پر جماعت کی راہ پر رہو۔ اسکا ترجمہ شیخ عبدالحق دہلوی نے لکھا ہے۔ راہ سلوک۔ راستہ چلا ہوا۔ راستہ چلا ہوا وہ ہوتا ہے جس پر چلا جا رہا ہے جس پر چلتے آتے ہیں۔ تو مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ راہ سلوک سے باہر نہ جاؤ۔ بس اسی کو سمجھ لیجئے کہ راہ سلوک کیا ہے۔ کون ہے جو سالک راہ سلوک ہے کون ہے غیر سالک راہ سلوک۔

اللہ بھی قرآن میں فرماتا ہے مَنْ يَّتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى۔ جو اپنا اتباع کرے مسلمانوں کے راستے سے الگ راستہ کا ہم پھیر دینگے اُسی طرف جدھر وہ پھر گیا۔ یعنی توفیق توبہ نہیں دینگے۔ سبیل مومنین مسلمانوں کا راستہ جسپر وہ چل رہے ہیں چلتے آتے ہیں۔ وہ عقیدہ وعمل جسپر اجماع امت ہو چکا ہے دین حق ہے اور اُسکے حق ہونیکی یہی دلیل ہے یہ آیت ہے حدیث وہ راہ سلوک ہے سبیل مومنین ہے وہ صراط مستقیم ہے وہی سنت ہے۔ سنت معنی طریقہ۔ راہ راستہ۔ تو اہل جماعت جماعت جس سنت پر قائم ہے تو ہوتی ہے سنت جماعت جماعت کی سنت مثلاً تراویح کی بیس رکعت کو صحابہ سے لیکر آجتک سنت مومنین ہے اس کا مخالف، اس سنت سے اس راہ سے گم راہ ہے۔ تو فاتحہ عرس زیارت قبور، ندائے یا رسول اللہ، میلاد شریف، تعظیم کے لئے قیام، اولیاء اللہ سے مدد مانگنا راہ سلوک سلف ہے سبیل مومنین ہے، سنت جماعت ہے۔ جو اس راہ سے گم ہے وہ گمراہ۔

تو زندگی کا کوئی اعتبار نہیں، خصوصًا علیل کی، خصوصًا میری، روزانہ ایسی صورت پیدا ہو جاتی ہے کہ اب نہیں۔ میں مناسب خیال کرتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت کی وراثت کا وہ عصا اور کسی کے سپرد کر دوں جو اس کا اہل ہو من حیث العلم والعمل۔ اور خود کو دیدار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں مہمات سے فارغ کر دوں۔ تو میں نے اس کیلئے اختر رضا کا انتخاب کر لیا ہے اور جو والا ہے کا صافہ اور عصا اُنکے حوالے کر دیا ہے ویسے مجھے مرنے کی آرزو نہیں ہے۔ آرزو ہے کہ اور رد وہابیت اور دیوبندیت کروں اور نعت نبی کریم کے جام و جرعہ پلاؤں اور خود پیوں۔ مگر مرنا برحق ہے۔ مجھے مرنے کا کوئی غم بھی نہیں کیونکہ مجھے امید واثق ہے کہ جب فرشتے قبر میں سوال کرینگے ما کنت تقول فی ھذا الرجل۔ تو کیا کہتا تھا اس مرد کے بارے میں (نبی کریم کے بارے میں) تو میری عید ہوگی۔ میری کیا ہر مومن کی عید ع کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے نظارا تیرا۔ تو میں کھڑا ہو کر حسب عادت تعظیم کرونگا اور کہونگا۔ ہ

یانبی سلام علیک - یا رسول سلام علیک
یاحبیب سلام علیک　　صلواۃ اللہ علیک

مؤمن کا مرنے میں آرام ہے جینے میں تکلیف ہے۔ میرا کوئی حال نہ زندگی اور موت۔ مدرسہ، رسالہ، خدمت دین میں وکاوش نہ پہلے اور نہ اب سے غیر معمولی سمجھا جاتا ہے۔ آنا جانا، مرنا جینا لگا رہتا ہے یہ معمولی بات ہے۔ آج سے سمجھنا چاہئے وہ علیل گوشہ نشین ہو گیا کام وہی جوش و خروش سے جاری رہنا چاہئے۔ مدرسہ کی قربانگاہ پر میں ذبح ہوا۔ اب اپنی اولاد میں سے اہل دوسرا قربانی کیلئے حاضر ہے۔ اللہ اسے قبول فرمائے۔ مدرسہ کا سرپرست اور اس..

ساتھ نکاح صحیح ہے اور کتابیہ کے علاوہ کسی اور کافرہ سے نکاح صحیح نہیں۔ بلکہ کافر مرتد کا نکاح کسی کافرہ کے ساتھ بھی صحیح نہیں۔ مسلمان کے جنازے کی نماز فرض ہے اور کافر کے جنازہ کی نماز حرام۔ مسلمان کے قبرستان میں مسلمان کو دفن کیا جائیگا مسلمانوں کے قبرستان میں کافر کو دفن کرنا حرام ہے مسلمان کا وارث مسلمان ہی ہوگا مسلمان کا وارث ہرگز کوئی کافر نہیں ہوگا مسلمان کی بنائی ہوئی مسجد مسجد ہے اور کافر کی بنائی مسجد ہرگز مسجد نہیں۔ مسلمانوں کے قبرستان کھود کر مسجد بنانی حرام ہے اور کافروں کی قبریں کھود کر مسجد بنانا جائز ہے۔ مسلم اموات کیلئے دعائے مغفرت جائز اور کافر مردے کیلئے حرام بلکہ کفر ہے۔ مسلمان کو زکوٰۃ و فطرہ وغیرہ صدقات واجبہ دینا جائز اور صحیح۔ اور کافر کو دینا نہ جائز نہ صحیح مسلمان سے خراج لینا ناجائز اور کافر سے خراج لینا جائز۔ مسلمان کو قاضی شرع بنانا جائز ہے اور کافر کو قاضی شرع بنانا ناجائز مسلمان کو سلام کرنا اور اسکے سلام کا جواب دینا جائز اور کافر کو سلام کرنا اور اسکے سلام کا جواب دینا بھی گناہ ہے لہذا کافر کو کافر ہی کہا جائیگا۔ قرآن کریم کا ارشاد (قل یاایہا الکفرون) (کافروں سے) تم کہو اے کافرو۔ اگر کوئی شخص کافر کو کافر نہ کہے تو لوگوں کو یہ کیسے معلوم ہوگا کہ اسکے احکام مسلمانوں کے احکام سے جدا ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) حسام الحرمین بیشک مستند اور قابل عمل ہے حرمین طیبین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کے اجلہ علماء کی تصدیقات سے مزین ہے۔ ہندوستان کے علمائے اہل سنت نے اس کی تصدیقات فرمائیں جو الصوارم الہندیہ میں شائع ہوئیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible] اشرفعلی تھانوی، قاسم نانوتوی، خلیل احمد انبیٹھی کے کفریہ عقائد میں شک کرنے والا خود کافر و مرتد ہے اسمٰعیل دہلوی کے کفریات لزومیہ ہیں۔ اور اس قسم کے کفر میں علمائے اہلسنت کا اختلاف ہے بعض نے مآل مقال و مآل سخن کی طرف نظر کی اور حکم کفر فرمایا لیکن تحقیق یہ ہے کہ کفر نہیں، بلکہ بدعت و بدمذہبی و ضلالت و گمراہی ہے۔۔

والعیاذ باللہ رب العلمین۔ علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شفا شریف میں فرماتے ہیں۔ من قال بالمآل لما یؤدیہ الیہ قولہ ویسوقہ الیہ مذھبہ کفرہ کانھم صرحوا عندہ بما ادی الیہ قولہ ومن لم یر اخذھم بمآل قولھم ولا الزمھم مذھبھم لم یر اکفارھم قال لانھم اذا وقفوا علی ھذا قالوا لا نقول بالمآل الذی الزمتموہ لنا ونعتقد نحن وانتم انہ کفر بل نقول ان قولنا لا یؤل الیہ علی ما اصلنا فعلی ھذین المأخذین اختلف الناس فی اکفار اھل التاویل والصواب ترک اکفارھم (انتھی ملخص) واللہ تعالیٰ اعلم۔

(مفتی سید محمد افضل حسین دارالافتاء منظر اسلام بریلی)

بقیہ مضمون صد ۳۰

خانقاہ کا متولی اور جانشین اور رسالہ کا مالک ہیں اپنے بجائے اختر رضا کو مقرر کرتا ہوں۔ اللہ بطفیل مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرمائے اور اُسے اعلیٰ حضرت کی حقیقی وراثت نصیب کرے۔ ایمان الیقان اور ولایت اور اجابت اور خدمت دین اور تاثیر قبول اور کفایت مہمات اور برکت مال عطا کرے۔ آمین۔

میں نے اُسے سپرد خدا کیا اور سید اعجاز حسین صاحب اور حمایت رسول صاحب کو اسوقت اُس کا مشیر مقرر کیا میں اُن لوگوں کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں جنہوں نے اس عرس میں شرکت کی۔ اور خصوصاً اُن لوگوں کا جنہوں نے عرس کے لئے طویل سفر گوارا کیا۔

یہ دستار بندی اور عبا پوشی تکمیل تعلیم کی نہیں ہے۔ یہ تو جانشینی اعلیٰ حضرت کی ہے:۔

حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی آخری وصیت دوبارہ اُنکی رحلت کے بعد پھر قارئین کیجارہی ہے کہ برادران اہلسنت اُنکی اس وصیت آخری کو یاد رکھیں کہ دنیا و آخرت کی بھلائی اور اللہ جل وعلا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ اُن کے دشمنوں سے نفرت اور اُن سے دور رہنے ہی میں ہے۔۔ اعلیٰحضرت قدس سرہ العزیز کے زمانہ حیات سے لیکر ابتک مسلمانان اہلسنت کو یہی تعلیم دیجاتی رہی ہے۔ اور انشاء المولیٰ یہی تعلیم دیجاتی رہے گی:۔

ضیائے اختر

مولٰنا اختر رضا خان صاحب ازہری

اور کچھ زیادہ اُمنڈ آتا ہے دل
کس کے غم میں ہائے تڑپاتا ہے دل

دل ترا ہرگز بہلنے کا نہیں
تو عبث بیمار بہلاتا ہے دل

ہائے دل کا آسرا ہی چل بسا
ٹکڑے ٹکڑے اب ہوا جاتا ہے دل

کون جانے راز محبوب و محب
کیوں لیا جاتا دیا جاتا ہے دل

اے تعالی اللہ شانِ اولیا
اُن کے استغنا پہ بل کھاتا ہے دل

جاں بحق تسلیم ہو جانا ترا
یاد کر کے میرا بھر آتا ہے دل

کھا چکا ہے بارہا کتنے فریب
پھر بھی دنیا پر مٹا جاتا ہے دل

تیرے پیچھے ہو گیا برباد میں
ہائے اب کیوں مجھکو بہکاتا ہے دل

چھوڑ دے للہ غفلت چھوڑ دے
کیوں سوئے دوزخ لئے جاتا ہے دل

اپنے مولےٰ کو منالے بدنصیب
ٹھوکریں در در کی کیوں کھاتا ہے دل

اپنے اختر پر عنایت کیجئے
میرے مولےٰ اُس کو بہکاتا ہے دل

تلوموني على ذنب عظيم
بڑے گناہ پر تم مجھ کو ملامت کرتے تھے

ومن يأت الذنوب فقد ألاما
اور جو گناہ کرے گا مستحق ملامت ہوگا

ولطف الله أوسع ان يضيقا
اور اللہ کی مہربانی وسیع تر ہے اس سے کہ تنگ ہو

بمثلي فاسمعوا ودعوا الملاما
میرے مثل پر تو یہ سنو اور ملامت چھوڑ دو

دعوني اسأل الرحمٰن سؤلي
مجھے رحمت والے خدا سے بھیک مانگنے دو

واني واثق ان لا أضاما
اور میں بھروسہ رکھتا ہوں کہ وہ مہر نہ کریگا

فلي ميثاق ربي ان يتوبا
کیونکہ میرے لئے میرے رب کا وعدہ ہے کہ وہ میری توبہ

على وهو عن خلف تساما
قبول فرمائیگا اور وہ وعدہ خلافی سے پاک ہے

الهي فاغتفر لي ما مضى من
میرے معبود جو کچھ میرے سے

ذنوبي قبل ان القى حماما
گناہ ہو چکے مجھے موت سے ملنے کے پہلے معاف فرما دے

وللاخوان والأصحاب أما
اور میرے اور ساتھیوں کو (معاف فرما)

دعونا كافادخلنا السلاما
ہم نے تجھ سے دعا کی تو ہم کو جنت میں داخل فرما

وجنبنا عذاب النار ربي
اور ہم کو جہنم کے عذاب سے دور کر دے اے میرے رب

فان عذابها كان غراما
اس لئے کہ دوزخ کا عذاب سخت ہے

وابق المفتي الشيخ الجليلا
اور مفتی شیخ جلیل کو

على اعدائه دوما حساما
ان کے دشمنوں پر ہمیشہ تلوار بنائے رکھ

ومتعنا به دهرا طويلا
اور ان سے ہم کو طویل زمانہ تک فائدہ عطا فرما

وبارك فيه وادفعه مقاما
اور ان کی ذات میں برکت دے اور ان کا مقام بلند فرما

بجاه المصطفى من جاء فينا
مصطفیٰ کی عزت کا صدقہ جو ہم میں تشریف لائے

رسولا هاديا يجلو الظلاما
ایسے رسول ہادی ہو کر کہ اندھیری کو روشن فرماتے ہیں

ہدیات تبریک و تہنیت

جناب مولانا محمد اختر رضا خاں صاحب رضوی ازہری ابن حضرت مفسر اعظم ہند علیہ الرحمۃ کی جامعہ ازہر مصر سے کامیاب واپسی پر

(حضرت مولانا محمد رجب علی صاحب رضوی)

مرحبا آئی ریاضِ دہر میں فصلِ سمن — لہلہاتے ہیں بیاباں مسکراتے ہیں چمن
گلستانِ حامدی ہیں کس نئے گل کی ہے دید — تہنیت خوانی میں ہر سو بلبلیں ہیں نغمہ زن
آج کس مہوش نے چہرہ سے ہٹائی ہے نقاب — بزم کا ہر ایک گوشہ ہو رہا ہے ضو فگن
اخترِ برجِ ہدایت تیری طلعت کی قسم — کس طرح ہے دلنشیں صورت کا تیری بانکپن
تیرے سر سہرا رہا تحصیلِ علمِ دین کا — منبعِ صد نور ہے جس کی ہر اک نوری کرن
جامع ازہر سے فارغ ہو کے آیا ہند میں — لیکے آیا اپنے دامن میں ہزاروں علم و فن
تیرے چہرے سے عیاں ہے کیا جلالِ قادری — تیری آنکھوں سے ٹپکتی ہے مئے جامِ کہن
تیرے سر پہ سایۂ غوث الوریٰ دائم رہے — مفتیٔ اعظم کا دامن تجھ پہ ہو سایہ فگن
حضرت حامد رضا کی ہو دعا تیرے لئے — اعلیٰ حضرت کا ہو فیضِ خاص تجھ میں جلوہ زن
ہو نہ کیوں مسرور روحِ پاک جیلانی میاں — تو ہے ان کے باغ کا اک گلِ مجسم گلبدن
شاہ رحمانی میاں کی ہے دعا تیرے لئے — فیض تیرا ہو رساں از ہند تا روم و عدن
رنگِ خاص اعلیٰ حضرت سے بفضلِ کبریا! — نکھرے ہر ہر لحہ تیری سنیت کا پیرہن

تیرے جدِ محترم کے در کا سائل ہے رجب
اس پہ بھی کیجیے خدارا چشمِ الطاف و منن!

جناب مولانا سید محمد عارف صاحب رضوی نانپاروی مدرس دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف

چمن کا ہر گلِ رنگیں بہت مسرور و خنداں ہے — ہر اک غنچہ ردائے سرخ میں عشرت بداماں ہے
فضائے بزمِ جیلانی میاں کیونکر نہ ہو شاداں — کہ ان کے نورِ دل سے ان کی محفل میں چراغاں ہے
کھلا ہے کیوں درِ میخانہ ساقی بنا میکش — لبوں پر کس لئے تیرے مسرت آج رقصاں ہے
پلائی ہے مئے حبِ نبی جس نے زمانے کو — اسی کے لختِ دل کی دید کا منظر درخشاں ہے
جنابِ حضرتِ اختر رضا خاں آ گئے واپس — گلستانِ رضا میں آج پھر نوری چراغاں ہے
گھٹا رحمت کی چھائی ہے چلو اے میکدے والو! — چمن میں حجۃ الاسلام کے جشنِ بہاراں ہے
مبارک حضرتِ اختر رضا کو علم کی دولت — گھرانے رضا آج مملو جن کا داماں ہے

پھلے پھولے ہمیشہ مفتیٔ اعظم کا یہ گلشن
خداوندا! دلِ عارف کا بس اب یہ ہی ارماں

جناب نظام الدین خان صاحب زاہد القادری (یار علوی)

سیرِ بہارِ گلشنِ باغِ رضا اختر رضا
تاجدارِ اہلِ ایماں باصفا اختر رضا

تیرے ماتھے پر ہے روشن جلوۂ علم و عمل
بزمِ جیلانی کی شمعِ پرضیا اختر رضا

تجھ پہ باغِ رضا اور شیخ جیلانی میاں (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)
کس بلندی پر ہے تیرا مرتبہ اختر رضا

دیو کے بندو! تمہیں تو ناز ہے ابلیس پر
اور ہمارا آگیا ہے اچھا پیشوا اختر رضا

میرے عالی زاد پر چشمِ کرم فرمایئے
چشمِ الطاف و کرم برائیں گا اختر رضا

میرے دل سے اب نکلتی ہے صدا اذاں یہی
نائبِ خیر الوریٰ ہیں برملا اختر رضا

جناب اشہر صاحب پیلی بھیتی

اسی مژدہ نے گلشن کی فضا میں لہر دوڑائی
کہ جیلانی میاں کے باغ میں تازہ بہار آئی

نسیمِ صبح کی صورت میاں اختر رضا آئے
تعالی اللہ گلشن کی یہ زیبائی و رعنائی

فراغت کی سند لے کر وہ آئے مصر سے دیکھو
یہ ایسی تھی خبر کہ سنیت میں جس سے جان آئی

مبارک ہو تمہیں باعافیت آنا وطن اختر!
بجی گاتی ہے اب پیہم ہمارے دل کی شہنائی

وفورِ شادمانی نے بڑھایا اس قدر دامن
سماتی ہی نہیں دل میں شگفتہ دل کی پہنائی

ق

کوئی کہہ دے یہ جیلانی میاں سے لو مبارک ہو
تمہارے بعد اختر نے نئی تابندگی پائی

وطن سے دور بھیجا تھا خدا حافظ جسے کہہ کر
اسی نورِ نظر کی شکلِ نورانی نظر آئی

وہ دولہا ہے براتی آج سارے اہلِ سنت ہیں
مگر کیوں آپ کی ہوتی نہیں ہے جلوہ فرمائی

خدا کے واسطے آجایئے مرقد سے اب باہر
نہ ممکن ضبطِ گریہ ہے نہ ہے تابِ شکیبائی

اِدھر تابندہ اختر ہیں اُدھر روپوش جیلانی
نظر آتی ہے یوں اشہر خوشی و غم کی یکجائی

ق

ترانہ کاروانِ اہلِ سنت کی زباں پر ہے
مبارک رہنما کی ذات بھی تشریف لے آئی

بنایا جن کو سجادہ نشیں خلد آشیاں نے خود
انہیں کی آج آمد پر نہ کیوں گائے یہ شہنائی

گلستانِ رضا میں یہ گلِ خنداں جو مہکا ہے
چمن کا رنگ نکھرا ہے فضا لیتی ہے انگڑائی

زمیں پر چاندنی محفل میں رونق نور کی بارش
شبِ ماہِ مسرت میں فلک پر انجم آرائی

ریاض الدین احمد بھی تمنا گیر ہے اختر!
دماغ و قلب اشہر بھی نظر آتا ہے سودائی

کہ یہ سب پڑھ کر یہی ہے جانتے ہیں سارے پروانے
چراغِ قلب
یا اختر میں انہیں تابش نظر آئی

بنگش بریلوی

سب رضویوں کے حامی و غمخوار آگئے
اور سارے سنیوں کے مددگار آگئے

سارے علوم جامعہ ازہر سمیٹ کر
بنگش بھرے پُرے مرے سرکار آگئے

باب سوم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ ———— تحریک نسبندی کے خلاف فتویٰ

☆ ———— ظالم و جابر حکمراں کے سامنے اعلاء کلمۃ الحق

☆ ———— جراتمندانہ اقدام دین مصطفیٰ کی حفاظت

☆ ———— پہلی بار فتویٰ کی اصل کاپی کی اشاعت

۱۳۹۷ھ تا۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۷ھ تا۱۹۷۹ء کا دور اسلامیان ہند کے لئے ایک بھیانک طوفانی دور تھا، ۱۹۷۵ء میں سابق وزیراعظم اندرا گاندھی نے ہنگامی حالات کا اعلان کردیا تھا، تمام شہریوں کے بنیادی حقوق سلب کر لئے تھے، رقیبوں و سیاسی مخالفین کوایک ایک کر کے قید و بند میں ڈالا جارہا تھا۔ ''میسا'' جیسے جابر قانون کو نافذ العمل کردیا گیا تھا، جیسا کہ آج کل ''ٹاڈا'' ''این، ایس، اے'' قانون کی شکل ہے۔ ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی پر کنٹرول حاصل کرنے کی غرض سے اندرا گاندھی اور اس کے بیٹے مسٹر سنجے گاندھی نے اعلان کردیا کہ جس کے دو بچے ہیں اس کونسبندی کرانا ضروری ہے، ورنہ جرمانہ یا سزائے قید دی جائیگی اور اگر ملازمت میں ہے تو برخواست کردیا جائے گا۔ پولس و حکام جبرا نسبندی کرارہے تھے، اسی اثنا میں نسبندی کے جواز وعدم جواز پر ملک میں بحث چھڑ گئی کہ یہ حکومت کا عمل شریعت اسلامیہ میں مداخلت رکھتا ہے کہ نہیں؟ ایک طرف دارالعلوم دیوبند کے مہتمم قاری محمد طیب نے حکومت کے ڈر وخوف سے فتویٰ دے دیا کہ نسبندی کرانا جائز ہے۔ تو دوسری طرف عوام نے رضوی دارالافتاء بریلی سے رجوع کیا، ملک میں بھیانک کیفیت اور امت مسلمہ پر غیر اسلامی عمل کے دباؤ کو دیکھتے ہوئے جابر وظالم حکمراں کے خلاف حضور مفتی اعظم قدس سرہ کے حکم پر حضرت تاج الشریعہ نے نسبندی کے حرام وناجائز ہونے کا قرآن وحدیث کی روشنی میں فتویٰ صادر کیا۔ فتوی پر حضور مفتی اعظم نے تصدیق فرمائی اور ''رضوی دار الافتاء بریلی شریف'' کے دوسرے مفتیان عظام نے بھی تصدیقات کیں۔ فتویٰ کی نقلیں حکومت اور عوام تک پہنچا دی گئیں۔ فتویٰ کی اشاعت کے بعد مرکزی و ریاستی حکومتوں نے فتویٰ کی واپسی کے لئے بہت زور دباؤ ڈالا، ڈرایا و دھمکایا گیا۔ تعزیرات ہند کی آئی پی سی دھارا بتائی گئی۔ مگر حضرت نے اپنے موقف سے رجوع کرنے سے انکار کردیا، اور نمائندگان حکومت سے صاف صاف لفظوں میں واضح کردیا کہ یہ شرعی حکم قرآن وحدیث کی روشنی مین دیا گیا ہے، اس لئے کسی بھی صورت میں واپس نہیں لیا جائیگا چاہے، جو بھی نتائج سامنے آئیں۔ حضرت نے اندیشہ سود وزیاں سے بے پرواہ، و بے نیاز ہوکر جراتمندانہ اقدام سے دین مصطفیٰ کی حفاظت کا ذریعہ بن گئے، اس فتویٰ کیا اصل کاپی پیش کی جارہی ہے۔

فتویٰ کا عوام نے زبردست استقبال کیا، اور عمل آوری کے لئے ہر ممکن جدوجہد کی۔ اس کے نتیجہ میں حکومت کا ایمرجنسی دور زوال پزیر ہوگیا، حضرت مفتی اعظم نے مریدین وعقیدت مندوں سے فرمایا کہ اس حکومت کا تخت پلٹ جائیگا۔ بالکل ایسا ہی ہوا، آئندہ ہونے والے عام پارلیمانی الیکشن میں اندرا گاندھی کی کانگریس پارٹی ہار گئی اور جنتا پارٹی نے حکومت سازی کی۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کے ولیوں کی شان جن کے نقوش پا سرمائیہ حیات ہیں۔

کیا اسلام کے نزدیک نسبندی جائز ہے

نوٹ۔ یہ فتوی امیر جنسی کے عہد میں ماہ رمضان المبارک میں لکھا گیا تھا۔ بعض وجوہ کی بنا پر یہ فتوی نہ چھاپا جا سکا۔ جسکا فقیر کو افسوس ہے۔ حالانکہ فقیر بعض احباب کو بغرض اشاعت دے چکا تھا۔ نفع عوام کی خاطر اسکی اشاعت کی جا رہی ہے۔ فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ

الجواب۔

بعون الملک الوہاب۔ نسبندی شرعاً حرام ہے۔ اور یہ ایسی حرام بین ہے کہ جس کی حرمت میں عالم تو عالم کسی جاہل غبی کو بھی ادنیٰ شک نہیں۔ اولاً کون نہیں جانتا کہ بلا ضرورت شرعیہ ننگا ہونا حرام ہے اور بے حیائی کا کام ہے۔ اور اس امر کی قباحت نہ صرف اسلام میں بلکہ دیگر مذاہب میں بھی ثابت و مقرر ہے۔ پھر اس پر آدمی کا دوسرے کے عضو غلیظ کو چھونا قباحت بالائے قباحت ہے۔ ثانیاً یہ تغییر خلق اللہ ہے اور تغییر خلق اللہ شرعاً حرام اور شیطانی کام ہے اور شیطان نے تحدی سے یہی کہا تھا کہ ولاٰمرنہم فلیبتکن اٰذان الانعام ولاٰمرنہم فلیغیرن خلق اللہ الآیۃ۔ یعنی میں لوگوں سے کہوں گا تو وہ چوپایوں کے کان کاٹیں گے۔ اور خدا کی بنائی ہوئی چیز کو بدل ڈالیں گے۔ اس آیہ کریمہ سے تغییر خلق اللہ کا ہر فرد ناجائز و ممنوع ہو گیا۔ مگر وہ جس پر شرعاً دلیل قائم ہو وہ اس دلیل شرعی سے جائز ہو گا۔ مثلاً ختنہ کرنا شرعاً مطلوب ہے لہٰذا نسبندی کو ختنہ پر قیاس کرنا جائز نہیں بایں وجہ کہ وہ دلیل شرعی سے جائز ہوا۔ ایسی ہی دلیل اسکے لئے مطلوب جو اس کو تغییر خلق اللہ کے عموم سے خاص کر کے نکال دے اور وہ یہاں مفقود ہے پھر یہ کہ ختنہ اصلاً تغییر خلق اللہ ہے ہی نہیں کہ جب وہ شرعاً مطلوب ہے تو معلوم ہوا کہ اس کھال کو رب العزۃ نے کٹنے ہی کے لئے پیدا فرمایا اور پھر اس کے کاٹنے میں فائدہ نظافت عضو ہے اور نظافت شرعاً و عرفاً محمود و مقصود ہے تو معلوم ہوا کہ تغییر خلق اللہ ایسے جزو بدن کو کاٹنا ہے جسکا شرع مطہر نے حکم نہ فرمایا ہو نہ اس کے کاٹنے میں فائدہ ہو نہ ضرورت کاٹنے کی شرعیہ ہو اور نسبندی کا یہی حال ہے کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ قطع رگ ہے ضرر ہے جو معلوم و محسوس ہے نہ شرع مطہر نے اس کا حکم دیا ہے نہ ضرورت شرعیہ ہے بالجملہ اسے ختنہ پر قیاس کرنا باطل یونہی یہ بھی اس کی دلیل جواز نہیں بن سکتا کہ فقہا نے عورت کو بضرورت شرعیہ اپنے رحم کا منہ بند کرنے کی اجازت دے دی ہے اور وہ بھی بطور بحث فرمایا ہے جس سے ظاہر کہ مذہب حنفی کی اس باب میں کوئی روایت نہیں۔ بس بعض فقہا کی ایک بحث ہے تو اگر اسے اجازت مان لیں تو وہ بربنائے ضرورت ہے اور یہاں ضرورت نہیں۔ اور فقر و فاقہ کا خوف موہوم ہرگز ضرورت شرعیہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق الآیۃ۔ فاقہ کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو بلکہ فقر حاضر بھی ضرورت شرعیہ اور وجہ جواز اس فعل کی نہیں بن سکتا۔ قال تعالیٰ لا تقتلوا اولادکم من املاق الآیۃ۔ فقر کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی کرنے کا حکم فرمایا حدیث میں ہے تزوجوا الودود الولود۔ فانی مکاثر بکم الامم یوم القیامۃ۔ شوہر سے محبت کرنے والی زیادہ بچے جننے .... والی سے نکاح کرو کہ میں کل تمہاری کثرت سے اگلی امتوں پر غالب آؤں۔ یہاں سے ظاہر ہوا کہ یہ مقصد شرع کے مخالف ہے پھر سد فم رحم بغیر دوسرے مرد کے سامنے ننگے ہوئے خود یا شوہر کے ذریعہ بھی ممکن۔ اور نسبندی بغیر ننگے ہوئے ناممکن ظاہر کہ اس پر بھی قیاس کرنا باطل ہے۔ و لاسیما اور ازانجا کہ ضرورت شرعیہ وہ جسکے بغیر چارہ نہ ہو اور جو بضرورت مباح ہو گا اسی ضرورت کے مقدار مباح ہو گا اس سے آگے نہیں اشباہ و نظائر میں فرمایا وما ابیح للضرورۃ یتقدر بقدرہا اس کا مقتضی ہے کہ سد فم رحم اسی صورت میں جائز ہو کہ عزل وغیرہ ادویہ فرزجہ کی تدبیر نہ بنے اور نیز یہ کہ اتنی ہی دیر تک اس کی اجازت ہو۔ جب تک ضرورت قائم ہو یہاں سے ظاہر ہوا کہ سد فم رحم وغیرہ تدابیر عارضی ہیں نہ کہ دوامی۔ اور نسبندی منع حمل کی دائمی تدبیر ہے اور ہماری شرع مطہر میں ایسی تدبیر کی ہرگز اجازت نہیں جسکا انجام تعقیم اور ہمیشہ کے لئے پیدائش نسل کا رک جانا ہو اسی لئے حدیث میں حضور انور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا لا خصاء فی الاسلام۔ اسلام میں خصی ہونا جائز نہیں۔ اس سے یہ سمجھنا کہ حدیث میں صرف خصیتوں کو نکالنے سے ممانعت فرمائی گئی ہے قصور فہم ہو گا ہرگز ایسا نہیں بلکہ وہی ہے جو ہم نے کہا کہ تعقیم ہماری شریعت مطہرہ میں ممنوع و مذموم ہے۔ اور یہ قباحت جس طرح خصی ہونے میں ہے اسی طرح نسبندی میں بھی موجود ہے تو نسبندی حرمت میں خصاء کی بلاشبہ نظیر ہے۔ اس پر یہ معارضہ کرنا کہ نسبندی خصاء نہیں کہ اس میں خصیے کاٹ دیئے جاتے ہیں اور اس میں ایسا نہیں ہوتا جہالت بے مزہ ہے کہ اس کا مدعی ہی کون ہے کہ یہ بعینہ خصا ہے۔ مزید براں بعض ڈاکٹروں کے بیان سے معلوم ہوا کہ اس میں خصیے کے اندر کی رگوں کو کاٹ کر باندھ دیا جاتا ہے۔ تو یہ اس بنا پر خصا ہے اس لئے کہ یہ باعتبار ما یقع کے کل خصیے کو یا اس کے کسی جزو

کو کاٹنے میں تفاوت نہیں ہے خصۂ بریدن دونوں صورتوں پر صادق ہے یہ اور بات ہے کہ اس کا نام نسبندی خواہ کچھ اور رکھا جائے
اس فعل کو عزل پر قیاس کرنا محض باطل ہے۔ اولاً عزل اپنی منکوحہ سے جائز ہے اس میں شرعاً و عقلاً کوئی بے حیائی نہیں اور نسبندی
بے حیائیوں کا ارتکاب واللہ لایأمر بالفحشاء ثانیاً عزل بے ضرر ہے اور اس میں ضرر ہے تو اگر ضرورت بھی ہو تو جائز و بے ضرر طریقہ
موجود ہوتے ہوئے ایک حرام و مضر طریقے کی شرعاً اجازت نہیں ہو سکتی ثالثاً عزل عارضی تدبیر ہے اور یہ تعقیم ہے جو دائمی ہے اور یہ
حرام ہے۔ رابعاً عزل کو بھی حدیث میں ناپسند فرمایا گیا ہے۔ اور اس کے متعلق ارشاد ہوا ذلک الوأد الخفی یہ خفیہ طور پر اولاد
کشی ہے۔ گو اس میں ناپسندیدگی اس طریقہ مروجہ سے کم ہے تو جب عزل ہی کو شرع مطہر نے ناپسند فرمایا اور اسے ذلک الوأد
کہہ کر مقصد شرع جو نکاح کے ذریعہ افزائش نسل ہے اور اسی لئے شرع مطہر نے نکاح کی ترغیب فرمائی۔ اور اس سے بیزاری پر
سنائی کہ النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی کہ نکاح میری سنت ہے تو جو میری سنت سے
اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں۔ اور اسی لئے عیسائیوں کی رہبانیت کو جو تجرد کی زندگی سے عبارت تھی لا رھبانیۃ فی الاسلام
کہہ کر باطل فرمایا تو یہ عمل عزل کی اگر نظیر ہے تو ناپسندیدگی اور منافات مقصد شرع میں ہے بلکہ اس سے کئی گنا زائد ہے۔

یہاں ہم یہ بھی بتاتے چلیں کہ بعض کتابوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ فقہا نے بضرورت ۱۲۰ دن کا حمل گرانے کی اجازت دی ہے تو یہ
بہتان ہے۔ فقہا نے بضرورت حمل گرانے کی اجازت دی ہے جب کہ وہ ۱۲۰ دن کا نہ ہوا ہو اور بلا ضرورت شرعیہ یہ بھی ناجائز
فرمایا اور ۱۲۰ دن کی مدت کا حمل گرانے کو مطلقاً حرام فرمایا۔ اور یہ تصریح فرمائی کہ اس صورت میں عورت پر قتل ولد کا گناہ ہوگا
اور عورت پر دیت لازم آئے گی۔ درمختار میں منظومہ وھبانیہ سے ہے۔ ویکرہ ان تسقی لاسقاط حملھا وجاز لعذر
حیث لا یتصور ان اسقطت میتا ففی السقط غرۃ لوالدہ من عاقل الام تحضر۔ رد المحتار میں ہے۔ وفی الذخیرۃ
لو ارادت القاء الماء بعد وصوله الی الرحم قالوا ان مضت مدۃ ینفخ فیه الروح لا یباح
لها وقبله اختلف المشائخ فیه والنفخ مقدر بمائۃ وعشرین یوما بالحدیث اھ قال فی الخانیۃ ولا
بالشمات ... الصید ... [illegible]
... اھ۔

بالجملہ نسبندی کی مذہب اسلام میں کوئی وجہ جواز نہیں دیگر طریقے شخصی طور پر بضرورت و بقدر ضرورت جائز
ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے رب کریم پر توکل کریں۔ کہ اس نے اپنے ذمہ کرم پر ہم جانداروں کا رزق لیا ہے
اس فعل سے بچیں ہم حکومت ہند سے بھی کہیں گے۔ کہ وہ مسلمانوں کے مسئلہ شرعیہ کا احترام کرے اور انہیں مجبور نہ کرے
واللہ تعالیٰ اعلم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وبارک وسلم۔

۶/۹/۷۶

فقیر محمد اختر رضا خاں
قادری غفرلہٗ

نسبندی کے جواز پر جو کچھ اساسی دلائل ہیں اس مختصر فتویٰ میں حضرت علامہ ازہری صاحب
نے ان سب کا بہت ہی منقح جواب مرحمت فرمادیا۔ اور نسبندی کے عدم جواز پر جو کچھ ٹھوس دلیلیں تھیں
قائم کردی ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک ونفع اللہ به المؤمنین۔

واللہ تعالیٰ اعلم
کتبہ

الجواب صحیح وصواب والمجیب مصیب مثاب
قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفرلہٗ القوی۔
دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی

الجواب الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
محمد مصطفیٰ رضا خاں غفرلہٗ

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم
ریاض احمد سیوانی غفرلہٗ
دار الافتاء منظر اسلام

باب چہارم

نوادرات تاج الشریعہ

☆——— عربی اخبار الاتحاد والہدی کی بکواس

☆——— البریلویہ کی زہر افشانی کا جواب

☆——— مخالفین اعلیٰ حضرت کا تعاقب

☆——— اہل سنت و جماعت کی ترجمانی و دفاع

☆——— دانشوران اہل عرب کے نظریہ کی تطہیر

حضرت تاج الشریعہ جس طرح سلیس اردو زبان میں مضامین ومقالات اور فتاویٰ تحریر فرماتے ہیں اس سے بھی کہیں زیادہ فصاحت و بلاغت اور شائستگی کے ساتھ عربی زبان وادب میں لکھنے کا ملکہ رکھتے ہیں۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کی دو درجن سے زائد اردو تصانیف کی آپ نے عربی میں ترجمہ کیا، جو لبنان اور دبئی سے شائع ہو چکی ہیں۔شیخ المحدثین حضرت علامہ امام محمد اسماعیل بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحیح بخاری شریف پر عربی میں حاشیہ لکھا، جس کو الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور کی ''مجلس برکات'' نے شائع کیا ہے، عاشق رسول حضرت امام شرف الدین محمد بوصیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ''قصیدہ بردہ شریف'' کی عربی میں تشریح ۵۶۸ صفحات پر مشتمل تشریح وتفسیر لکھی، جس کو دمشق کے اشاعتی ادارہ دار النعمان نے ۲۰۱۳ء میں طبع کرایا، اس طرح عربی کے مذہبی ادب میں حضرت کے ہاتھوں لکھا ہوا ایک بڑا علمی وادبی ذخیرہ موجود ہے جس سے اہل عرب، علماء وفضلاء فیضیاب ہو رہے ہیں۔

پاکستان کے مشہور زمانہ سلفی مبلغ مولوی احسان الٰہی ظہیر نے عرب دنیا بالخصوص سعودی عرب میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کے خلاف خوب تشہیر کی کہ اعلیٰ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے شاگرد تھے۔اسلام میں ''بریلوی'' کے نام سے ایک نئے فرقہ کو جنم دیا، اور سامراجی طاقتور کے آلہ کار تھے وغیرہ وغیرہ۔۔ مولوی احسان الٰہی ظہیر کی ''البریلویہ'' نے عرب دنیا میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے تعلق سے شکوک وشبہات پیدا کر دیتے تھے، عربوں میں شبیہ کو بگاڑنے ومسخ کرنے میں کلیدی کردار ادا کر رہی تھی۔اس ہیجانی کیفیت کو دیکھتے ہوئے حضرت تاج الشریعہ نے ''البریلویہ'' کا عربی میں ''مرآۃ النجدیہ'' کے نام سے مبسوط انداز میں فوراً جواب لکھ کر تعاقب کیا۔اور تمام الزامات واتہامات کے دندان شکن جوابات دیئے۔یہ یاد رہے کہ حیدر آباد سے شائع شدہ ''مرآۃ النجدیہ'' پر حضرت کا پیدائشی نام ''محمد اسماعیل'' لکھا ہے۔کتاب پر علامہ مولانا محمد احمد مصباحی صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ مبارکپور نے تقدیم لکھی تھی، جو طبع نہیں ہو سکی ہے۔

متحدہ عرب امارات کا حکومتی ترجمان ''روزنامہ الاتحاد دبئی'' مشہور اخبار ہے، یہ اخبار جمعہ کو ''الھدیٰ'' کے عنوان سے خصوصی ضمیمہ شائع کرتا ہے، رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ کی اشاعت میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی اوران کے عقیدت مندوں کے خلاف زہر آلود مضمون شائع کیا، جس کی اطلاع ملتے ومضمون کا مطالعہ کرتے ہی حضرت تاج الشریعہ بے چین و بیقرار ہو گئے کہ کس طرح سے بدنام کرنے کی سازشی تحریک چل رہی ہے، حضرت نے فوراً جواب تحریر کیا اور ''روزنامہ الاتحاد'' کے ایڈیٹر ومالکان کو بھیجا۔ساتھ ہی حکومتی سطح پر مضبوط ومربوط کاروائی کے لئے دستخطی ومراسلاتی مہم کی تحریک شروع کی، برصغیر کے علماء مشائخ اور مدارس کے ذمہ داران کو مراسلہ لکھ کر باخبر و بیدار کیا کہ عرب دنیا میں اہل سنت وجماعت کے خلاف کس طرح سے مکروہ پروپیگندہ کیا جا رہا ہے۔قارئین آگے حضرت کے ہاتھوں لکھی تحریرات سے بخوبی اندازہ لگالیں گے کہ حضرت تاج الشریعہ کی سوچ وفکر میں کتنی بلندی پائی جاتی ہے اور بین الاقوامی سطح پر کیا ہو رہا ہے، اس پر بھی کس طرح گہری نظر رکھتے ہیں۔

حضرت نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی عربی تصنیف الزلال الانقی (قلمی) عربی سے اردو ترجمہ کیا جس کو راقم السطور نے ادارہ سنی دنیا بریلی کے زیر اہتمام شائع کیا تھا، اس کے مسودہ کا ایک صفحہ اور المعتقد المنتقد پر حاشیہ وتشریح کا مسودہ بھی دیکھیں گے۔

مرآة النجدية

لشیخ الدن و السنة

العلامه اسماعيل الأزهری

دار الافتاء المركزية

محله سودا گران بریلی شریف (یو - پی)

الطبعة الاولی

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الكريم و آله و صحبه الكرام أجمعين .

اللهم أرنا الحق حقا و ارزقنا اتباعه ، و ارنا الباطل باطلا و أرزقنا اجتنابه ــ

آمين بحرمة حبيك الأكرم عليه و على آله و أصحابه أفضل الصلوات و التسليمات .

الامام أحمد رضا القادری البریلوی
و دسائس الوهابية فی الهنــد و العرب

و بعد فقد كانت فيما مضى عن قريب آلمت قلوبنــا نحن معشر أهل السنة و الجماعة فی الهند و باكستان كلمة نشرتها بجلة « الهــدی » الصادرة من « أبو ظبی » ملآی بأكاذيب و افتراءات علينا و على عالمنا القذ إمام أهل السنة و الشيخ المشهود له بالامامة و البراعة على ألسنة الأئمــة الأعلام و القدوة الجهابذة الكرام ساداتنا فی الدارين علمـاء الحرمين الشريفين ، أعنی به الشيخ الأجل و العلامة الأهل سيدی و سندی جدی الامام أحمد رضا خان الفاضل البريلوی ـ نور الله تعالى مرقده ، و سبق أن رددنا عليها .

و ما أن عثرنا على جواب ما كتبناه حتى فاجأتنا كلمة أخرى مثلها مشحونة بالزور و البهتان، نشرت فى مجلة تصدرها « رابطة العالم الاسلامى » عنوانها « البريلوية بعد القاديانية » و إنا لنبرأ إلى الله تعالى بما جاء فى هذه الكلمة المؤلفة من الأكاذيب، والله على ما نقول وكيل، و هو حسبنا و نعم الوكيل، زعمت الكلمة ما يلى :

« منذ سنوات صدر قرار الحكومة الباكستانية باعتبار القاديانية طائفة خارجة عن الاسلام، و هى الملة التى كفرت بفريضة الجهاد، فاعتبرت مرزا غلام أحمد خاتم الأنبياء و الرسل زورا و بهتانا باطلا، و نحن اليوم فى حاجة إلى قرار آخر فى مستوى قرار القاديانية الكافرة قرار يدين البريلوية و يعتبرها ملة خارجة على الدين الاسلامى ».

و رداً على هذا ينبغى إعادة بعض ما قلنا فى كلمتنا[١] السالفة التى رددنا بها على ما ورد فى مجلة « الهدى » المذكورة آنفا قلنا فيها ما نصه :

و لا شك أن كل هذه الأكاذيب إنما تلقته المجلة من أناس من الهند (كذلك تلقت الرابطة المذكورة أكاذيب من رجل باكستانى - يسمى ظهير) تهمتهم الافتراء على أهل السنة و الجماعة و علمائها، لا سيما إمام أهل الاسلام مولانا العلام الشيخ أحمد رضا خان - أكرم الله تعالى مثواه الجنان .

و قد زعم قائل هذه الكلمة ما نصه « ظهرت فى البلاد بدعة جديدة من بدع الطوائف الخارجة عن الاسلام و المسلمين - و هى البريلوية ».

---

(١) يعنى به تاليفه « الحق المبين ».

۷۸۶
۹۲

مکرمی و محترمی - سلام مسنون - گذارش ہے کہ ابو ظبی سے الشروق نامی اخبار میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں کہا گیا ہے کہ بریلوی بدعتی ہیں اور بریلوی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپکی خدمت میں اسکی فوٹو کاپی ارسال ہے۔ براہ کرم اس کا جواب لکھ کر دبئی بھیجیں اور ذیل میں جو گیارہ پتے درج ہیں ان پتوں پر خطوط لکھیں کہ اعلیحضرت علیہ الرحمہ سنی صحیح العقیدہ و بزرگ عالم تھے اور ان کے معتقدین ہی صحیح العقیدہ مسلمان ہیں اور ہندو پاک اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں ان کی اکثریت ہے اور ہمیں مطالبہ کریں کہ مضمون کی اشاعت پر پابندی لگائی جائے اور اخبارات میں معذرت چھاپی جائے۔ براہ کرم آپ حضرات اپنی خط و کتابت کی ایک کاپی مجھے بھی بھیجیں۔ والسلام

نوٹ: الشروق عربی اخبار الاتحاد کا ضمیمہ ہے جو ہر جمعہ کو ابو ظبی سے شائع ہوتا ہے

قادری غفرلہ
الازہری
محمد اختر رضا خان
[illegible]

1- EDITOR OF DAILY AL_ITTEHAD NEWS PAPERS ESSA MOHD.
ABU DHABI U. A. E.

2- DAIRECTOR OF AUQAF DUBAI
SHAKHA ABDUL JABBAR MOHD. AL MAJID. P.O.B. 3135 DUBAI U.A.E

3- MUFTI SHAKHA AL JEELT AHAMAD AL MAKKI ASSAINT DIRECTOR OF AUQAF DUBAI P.O. B. 3135 DUBAI U. A.E.

4- SHAKHA EESA MANEY ASSAINT DIRECTOR OF AUQAF DUBAI
P.O.B 3135 DUBAI U. A.E.

5- ASISTENT DIRECTOR OF LAND DEPOTENT DUBAI SHAKHA UMAR UBAID AL MAJID DUBAI U. A. E.

6- MINUSTRY OF AUQAF
HIS EXCELLENCY MOHD HASSAN KHIZER JI
P.O.B : 2272 ABU DHABI U. A. E.

7- CHEIF MEJESTOR OF U. A.E.
HIS EXCELLENCY SHEKHA AHMAD ABDUL AZIZ MUBARAK
P.O.B. 295 295 ABU DHABI U.A.E.

8- DAIRECTOR GENARAL OF DAILY AL ITTEHAD NEWS PAPERS
Mr. AHEMAD MANNAN ABU DHABI U. A.E.

9- HIS EXCELLENCY AMMESSEDOR OF UA.E
NEW DELHI

10- HIS EXCELLENCY COUNSALLET GENERAL OF U.A.E
COLABA BOMBAY .

---

11. SHAKHA AL EDRISI
ASSISTT. DIRECTOR OF AUQAF DUBAI
P.O.B. NO. 3135 DUBAI U.A.E.

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي ونسلم على رسوله الكريم وآله وصحبه الكرام أئمة الهدى وقدوة الدين القويم ومن تبعهم باحسان إلى يوم الدين صلاة وسلاما دائمين متلازمين بالوف التبجيل والتكريم وبعد فقد مر بنظري كلمة مؤلمة في مجلة الهدى الصادرة من أبو ظبي ملأى بأكاذيب وافتراءات على أهل السنة وامام أهل السنة مولانا أحمد رضا خان قدس سره ولا شك أن كل هذه الأكاذيب انما تلقته المجلة من اناس من الهند همتهم الافتراء على أهل السنة والجماعة وعلمائها لا سيما امام أهل الاسلام شيخ المسلمين العلامة أحمد رضا خان أكرم الله مثواه في دار المقامة وقد زعم قائل هذه الكلمة ما نصه . ظهرت في البلاد بدعة جديدة من بدع الطوائف الخارجة عن الاسلام والمسلمين وهي البريلوية ورداً عليه اقول لنسبتنا أهل السنة والجماعة إلى البريلوية ديدن الديوبندية من أهل الهند والذي اتهمونا به من الخروج عن الاسلام والمسلمين هم أحق به وأجدر وأهله وهذه التهمة بهم ألصق ونحن بحمد الله عن هذه التهمة برءاء ولان البريلوية والاحمد رضوية غيرها انما نحن الملة السمحاء البيضاء التي ليلها كنهارها فلم نزل من أهل السنة وفي أهل السنة ومع أهل السنة عن بكرة أبينا والله على ما نقول وكيل غير أن الامام العلامة الحبر الفهامة الشيخ أحمد رضا خان البريلوي قام بنصر السنة ورد البدعة ونكد بأهل الأهواء لا سيما الديوبندية و القاديانية وله في الرد على القاديانية رسائل قيمة وهي السوء والعقاب على المسيح الكذاب وقهر الديان على مرتد بقاديان والجراز الدياني والصارم الرباني على اسراف القادياني وجزاء الله عدوه باباء ختم النبوة فرماه أولئك الذين رد عليهم من أهل البدع خصوصاً الديوبندية بانتحال الملة الجديدة ولنسبوا من يعتقده إلى بلدة بريلي فقالوا البريلوية فصار البريلوية علما ولقبا على أهل السنة والجماعة وقبل أن أرد على قائل هذه الكلمة المؤسفة يهمني أن آتي بدلائل ما ادعيت على من اتهمنا أهل السنة والجماعة بالخروج عن الاسلام أنهم هم الخارجون عن الدين والناكبون عن سبيل المسلمين لا تخف وانا به زعيم فها انا اسرد لك عبارات علماء الديوبندية التي تصرح بمعتقداتهم الزائغة قال قاسم النانوتوي مؤسس مدرسة ديوبند قائلا في تحذير الناس بالأردوية ما نصه "عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم و تأخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں وهو القائل في نفس الكتاب

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے"
وهو الذي زعم في الكتاب المذكور ما نصه "بالفرض آپ کے زمانے میں کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے" يعني
إنما يتخيل العوام أن كونه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين بمعنى أن زمنه صلى الله تعالى عليه وسلم بعد زمن الأنبياء السابقين
وأنه صلى الله تعالى عليه وسلم آخر النبيين لكنه خيال عند أهل الفهم أنه لا فضل في تقدم وتأخر الزمن أصلا ثم زعم ما ترجمته
بالعربية لو حدث بعده صلى الله تعالى عليه وسلم نبي جديد لم يخل ذلك بخاتميته فضلا أن يفرض نبي آخر معاصر له في أرض غير أرضه
صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم أو في نفس أرضه صلى الله تعالى عليه وسلم وادعى أيضا ما معناه بالعربية لو حدث في زمنه صلى الله تعالى
عليه وسلم نبي غيره في مكان ما تبقى خاتميته بحالها وهذا الخليل أحمد الأنبيتهي تلميذ المولوي رشيد أحمد الگنگوهي في
البراهين القاطعة زاعما ما نصه "شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو
رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے" وکتب قبلہ ما نصہ "شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے" يعني أن هذه السعة في العلم ثبتت للشيطان
وملك الموت بالنص وأي نص قطعي في سعة علم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم حتى ترد به النصوص جميعا وزعم قبل هذه العبارة
أن إثبات السعة في العلم لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم إن لم يكن شركا فأي نصيب فيه من الإيمان وهذا المولوي اشرف علي
التهانوي تبجح في حفظ الإيمان بما نصه "آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض
غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے"
يعني إن صح الحكم على ذات النبي المقدسة بعلم المغيبات كما يقول به زيد فالمسئول عنه أنه ماذا أراد بهذا أبعض الغيوب أم
كلها فإن أراد البعض فأي خصوصية فيه لحضرة الرسالة فإن مثل هذا العلم بالغيب حاصل لزيد وعمرو بل لكل صبي ومجنون
بل لجميع الحيوانات والبهائم والآن استمع إلى ما سجل في مجلة الإمداد الصادرة من تهانه بهون بلد اشرف علي المذكور وهو
أن أحد المريدين لأشرف علي المذكور كتب إليه ما نصه "خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی
جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں لیکن
زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس
خیال کو دل سے دور کیا جائے با ایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر
بھی یہ کہتا ہوں اللہم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں" اهـ ما نصه ملتقطا فكتب
إليه اشرف علي ما نصه "اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے" يقول حاكيا عن نفسه ما ترجمته بالعربية إلى آخر ما في [illegible]

(٤) العلم للشيطان وعدم ثبوته للنبي صلى الله عليه وسلم ومنهم اشرفعلى التانوي القائل ان صح الحكم على
ذات النبي صلى الله عليه وسلم بعلم المغيبات كما يقول به زيد فالمسئول عنه أنه
ماذا أراد بهذا البعض الغيوب أم كلها فإن أراد البعض فأي خصوصية فيه لحضرة الرسالة
فان مثل هذا العلم بالغيب حاصل لزيد وعمرو بل لكل صبي ومجنون بل لجميع الحيوانات والبهائم
وأنه ألف رسالة في الرد عليهم وابطال اقوالهم سماها المعتمد المستند ثم أطلعني على خلاصة
من تلك الرسالة فيها بيان أقاويلهم المذكورة فقط والرد عليهم على سبيل الاختصار وطلب التقريظ
والتصديق على ذلك فكتبنا له التقريظ والتصديق المطلوب وحاصل ما كتبنا أنه ان ثبت عن هؤلاء
تلك المقالات الشنيعة فهم أهل كفر وضلال لأن جميع ذلك خارق لاجماع الأمة وأشرنا في ضمن ذلك
إلى بعض الأدلة في ابطال اقاويلهم "اهـ الغرض من غاية المأمول ومن المستطرف أن هذا الكتاب الناطق بكفر
اولئك الطائفة المذكورة قد قام بطبعه هؤلاء الذين حكم بكفرهم هذا الكتاب المستطاب

(٥)

وها نحن اولاء نشرع فی الرد علی المقال الذی ورد فی جريدة الهدی فنقول اما ما يرمی اليه من أنا نعتقد أن
النبی صلی الله تعالی عليه وسلم ليس بشراً والعياذ بالله تعالی وسبحنه فنقول عنا انهم يعتقدون بأن الرسول ليس بشرا فنقول
ما يكون لنا أن نتكلم بهذا سبحنك هذا بهتان عظيم. الشيخ الامام احمد رضا خان وجميع علماء أهل السنة لاينكرون أن النبی
صلی الله تعالی عليه وآله وسلم بشر ونحن علی آثارهم مقتدون فندين كما دانوا أنه صلی الله تعالی عليه وآله وصحبه وسلم بشر لكن ليس
بشرا مثلنا بل هو صلی الله تعالی عليه وسلم خير البشر بل خير البرية ونكفر من أنكر أنه صلی الله تعالی عليه وسلم بشر وهذا امامنا
أهل السنة الشيخ العلامة أحمد رضا خان أعزه الله تعالی فی دار المقامة مصرحا فی فتاواه بما ترجمته كما يلی فقال ان: رسول
الله صلی الله تعالی عليه وسلم ليس عبد الله فهو كافر مطلقا ومن نفی عنه البشرية فهو كافر مطلقا ايضا قال تعالی قل سبحن ربی
هل كنت الا بشرا رسولا صدق الله العلی العظيم ومن قال ان الرسول صلی الله عليه وسلم صورته الظاهرية بشرية و
حقيقته الباطنية أفضل من البشرية الظاهرية فهو صادق فی قوله ومن قال انه صلی الله تعالی عليه وسلم بشر وليس كالآخرين فهو
صادق لكونه صلی الله تعالی عليه وسلم صفوة الله وخيرة خلقه من الناحية الروحانية ومن نفی عنه البشرية فهو كافر
(الفتاوی الرضوية ج٦ ص٦٧) فبحمد الله سبحنه تعالی انجلی من بحثنا نحن وامامنا الشيخ العلامة أحمد رضا خان
اسكنه الله فسيح الجنان انكارنا لبشرية سيد البشر والجان صلی الله تعالی عليه وآله وسلم ما اختلف الجديدان أفضل صلاة و
أحسن سلام دائمين متلازمين إلی آخر الزمان ولا يسوغ هذا البهتان ما قاله الامام أحمد رضا خان
فی كنز الايمان أن قل انما انا بشر مثلكم فی الصورة الظاهرية لأن الشيخ لم ينف البشرية عنه صلی الله تعالی عليه وسلم
انما نفی المثلية الموهمة لمساواة غير النبی مع النبی صلی الله تعالی عليه وآله وصحبه وسلم فأفاد أن المثلية فی الآية راجعة
إلی ظاهر البشرية فهو صلی الله تعالی عليه وسلم مثلنا فی الظاهر وليس كمثلنا فی الحقيقة اذ قد اعطی خصائص ومميزات بها
امتاز عن جنس البشر والأنبياء كلهم مع البشر لظواهرهم وليسوا كالبشر فی الحقيقة ولئن كان هذا القول كفرا
فهل تجترئ اولئك الطائفة أن يكفروا القاضی العلامة الامام عياضا المالكی القائل فی الشفا عن الأنبياء

عليهم الصلاة والسلام "فظواهرهم وأجسادهم وبنيتهم متصفة بأوصاف البشر طارئ عليها ما يطرأ على البشر
من الأعراض والأسقام والموت والفناء وأرواحهم وبواطنهم متصفة بأعلى من أوصاف البشر متعلقة
بالملأ الأعلى متشبهة بصفات الملائكة سليمة من التغير والآفات لا يلحقها غالباً عجز البشرية ولا ضعف الإنسانية
إلى أن قال فجعلوا من جهة الأجسام والظواهر مع البشر ومن جهة البواطن والأرواح مع الملائكة كما قال صلى
الله تعالى عليه وسلم ولكن أخوة الإسلام لكن صاحبكم خليل الرحمن وكما قال تنام عيناي ولا ينام قلبي أم يتجاسرون
على أن يرموا بالكفر الإمام العلامة مولانا الشهاب أحمد الخفاجي المصري القائل في نسيم الرياض شرح شفاء
القاضي عياض والحاصل أن بواطنهم وقواهم الروحانية ملكية ولذا ترى مشارق الأرض ومغاربها
وتسمع أطيط السماء وتشم رائحة جبريل عليه الصلاة والسلام إذا أراد النزول إليهم كما شم يعقوب عليه الصلاة
والسلام رائحة يوسف صلى الله تعالى عليه وسلم ولذا عرج به صلى الله تعالى عليه وسلم إلى السماء والذي قال في نفس
الكتاب تحت قول الشفاء حكاية عن النبي عليه السلام (لكن صاحبكم خليل الرحمن) وقال صاحبكم ولم يقل ولكني
وهو أخصر وأظهر إشارة إلى أن مناسبته لهم بحسب الظاهر وأنه بين أظهرهم لا بحسب الحقيقة وهو القائل تحت قول
الشفاء عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم تنام عيني ولا ينام قلبي وهذا دليل على أن ظاهره صلى الله تعالى عليه وسلم
بشري وباطنه ملكي ولذا قالوا إن نومه عليه الصلاة والسلام لا ينقض وضوءه كما صح جوابه ولا يقاس عليه
غيره من الأمة كما توهم وتوضيه صلى الله تعالى عليه وسلم بعد نومه استحباباً أو تعليماً لغيره أو لعروض ما
يقتضيه أم يتجرؤون بتكفير المسلمين أجمعين لأن المسلمين مجمعون على أن الأنبياء عليهم الصلاة و
السلام كائنون مع البشر بحسب الظاهر خارجون عن جنس البشر بالسرائر وهذا الإمام الهمام القاضي
عياض والشهاب الخفاجي قد صرحا في الشفاء وشرحه بما نصه والنبي صلى الله عليه وسلم أي جنس النبي أو كل نبي (وإن كان
من جنس البشر وتجوز على جبلته ما يجوز على البشر فقد قامت البراهين القاطعة وتمت كلمة الإجماع أي انعقد إجماع

لعتد به واتفقوا عليه حتى كأن كلامهم كلمة واحدة على خروجه عنهم أي خروج النبي عن جنس البشر غيره و
وتنزيهه عن كثير من الآفات - بهذا القدر، بأن ما نمى إليّ علمنا بجهتان وأن ما قاله الشيخ الإمام
أحمد رضا خان في كنز الإيمان ترجمة القرآن وما أثر عن نور العرفان (وهو للمفتي أحمد يار خان لو لنسبته إلى الشيخ
أحمد رضا خان خطأ) بمعزل عن الكفر ولا مساس له بالكفار لبشرية النبي صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلّم وأنه
صلى الله تعالى عليه وسلم مماثل للبشر بحسب جسده وبنيته ومفارق عن البشر لبشريته وهذا أجمعوا عليه
فالمكفرون لهم الجديرون بالكفر حيث خالفوا اجماع المسلمين فوقعوا فيما رموا به من الكفر المبين وكانوا
أحق به وأهله وقديماً قال امام أولئك الطائفة اسمعيل الدهلوي في تقوية الإيمان من غير
تبجيل واعظام للأنبياء عليهم الصلاة والسلام انما هم بشر وعباد عاجزون فرسخ في قلوبهم أن المماثلة في الآية
حقيقية لا بحسب الظاهر ولا بدر وأن قول امامهم هذا وقيعة في الأنبياء عليهم الصلاة وتنقص لهم
واتباع الكافرين الأولين الذين حكى عنهم القرآن المبين فقال عز من قائل وقال الذين كفروا إن
أنتم إلا بشر مثلنا ثم انظر أيها القارئ أين هذا القول الذي صدر من امام هذه الطائفة من
الأدب الذي التزمه ساداتنا العلماء الأعلام في جانب النبي صلى الله تعالى عليه وسلّم من حذف نحو راع وغيره
من الأخبار مما يوهم نقصاً قال في نسيم الرياض سئل الحافظ ابن حجر عما يقع في الموالد من الوعاظ بين العوام من
ذكر الأنبياء عليهم الصلاة والسلام مما يخل بالتعظيم حتى يحصل لسامعه رقة وحزن كقولهم ان
المراضع لم تأخذه صلى الله عليه وسلم حتى أخذته حليمة شفقة عليه ويقولون انه كان يرعى غنما وينشدون في ذلك
باغنامه سار الحبيب الى يرعى ÷ فيا حبذا راع فؤادي له يرعى - فأجاب بأنه ينبغي أن يحذف
من الخبر ما يوهم نقصاً وان لم يضره بل يجب ذلك انتهى - اما قول نور العرفان وهكذا كان النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم في الصورة الظاهرية بشر وفي الحقيقة نور فليس من الكفر في شيء بل نطق به القرآن فقال قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين

صرّح المفسرون بأن المراد بقوله نور محمد صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلّم وليت شعري ما يقول هؤلاء فيما ورد عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلّم أنه قال كنت نبيا وان آدم لمنجدل في طينته رواه الترمذي دل الحديث على أن الحقيقة المحمدية على صاحبها ألف ألف تحية وجدت قبل آدم أبي البشر أكان سيدنا محمد صلى الله عليه وسلّم اذ ذاك بشراً أم شيئاً آخر غير البشر فان قالوا انه كان بشراً فهل سمعتم بابن وجد قبل ابيه والبشر كلهم بنو آدم على نبينا وعليه الصلاة والسلام وان قالوا انه لم يكن بشراً اذ ذاك فكيف يجوز لهم التكفير على من يقول انه صلى الله تعالى عليه وسلّم مماثل البشر بحسب الصورة الظاهرية خارج عنهم بحقيقته القدسية وأي بدع في القول بأن تلك الحقيقة المحمدية نور وقد نطق به القرآن فتكفيرنا على هذا تكفير على غير شئ وايمان ببعض الكتاب وكفر ببعضه كما هو جلي لا خفاء به. اما ما قيل علينا في هذه المقالة وهو كما يلي

ومن معتقدانهم أنه يجوز اطلاق كلمة الرب على الرسول صلى الله تعالى عليه وسلّم فهو بهتان ودعوى من غير برهان ومن ادعى فعليه البيان والتعليل لها لتقول علينا من تجويز اطلاق كلمة الرب على الرسول صلى الله تعالى عليه وسلّم بقوله فهم يعتقدون أنه متصرف في الكون تعليل من غير دليل اذ ليس بلازم من اعتقادنا أن النبي صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم متصرف في الكون أن نقول انه يجوز اطلاق كلمة الرب على الرسول صلى الله تعالى عليه وسلّم فكيف يستدل عليه بمعتقدنا وكان عليه أن يثبت ما قاله بتوقيف على وقوع كلمة الرب في كتبنا ولن يفعل ولو حرص وبذل جهده الى يوم القيامة قل هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين. اما ما حكوا من معتقدنا أنه صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم متصرف في الكون فقد صدقوا فيه وليس في معتقدنا هذا ما يخرج عن الدين فتكفيرنا في هذا مجازفة قبيحة وجرأة شديدة وافتراء على الشرع المبين كيف وقد أعطى الله تعالى وسبحنه احاد الناس ما يشاء من التصرف وجعل من الملئكة المدبرات امراً فقال سبحنه وتعالى والنازعات غرقا الى قوله فالمدبرات امرا قال الراغب الأصفهاني في المفردات في غريب القرآن تحت قوله تعالى والنازعات غرقا قيل هي الملئكة "تنزع الأرواح من الأشباح"

(٣)

(٣) اذكر لا إله الا الله محمد رسول الله لكني اتلفظ باسمك مكان محمد رسول الله برؤيته يقول (أشرف علي رسول الله) اثناء ذلك
وقع في قلبي انك فرطت منك خطأ في ورد الكلمة ينبغي وردها على الوجه الصحيح بهذا القصد اذكر الكلمة ثانيا ولكن يجري على لساني
بلا صنع مني مكان اسم رسول الله صلى الله عليه وسلم اشرف علي (اسم شيخه المذكور) وفي اليقظة لما انتبهت على الخطأ في الكلمة
أردت أن أدفع هذا الخيال حتى لا يقع خطأ مثل هذا (الذي مر) لبعد على هذا القصد جلس العبد ثم أصلي على
رسول الله صلى الله عليه وسلم مضطجعا على جنب آخر ومع ذلك أقول اللهم صل على سيدنا ونبينا ومولانا اشرف علي وانا
الآن يقظان ولا احلم لكني مضطر مجبور لا أملك لساني هذا ملخص ما كتبه مريد أشرف علي إليك ما رد اشرف علي على مريده
مسترحما قال ما توسعة الجواب كان في هذه الواقعة سلوة بأن الذي ترجع اليه متبع السنة بعونه تعالى. أيها القارئ الاثري
كيف غض الطرف اشرف علي من هذه العظائم التي مرت في كتاب مريده بل كيف سلاه ولم يطلب منه التوبة وتجديد
الايمان والتبري من هذا الكفر الصريح الذي تفوه به غير مرة وهو يقظان أفتمترى لعد هذا كله في أن اشرف علي
على مريده بكفره وغير خاف عليك ما أذنا لك قبيل هذا من اشرف علي لنفسه وغيره من العظائم ومما لا يقضي منه العجب أن هذه
الطائفة بنفسها عن الدين صدفت لكنها رمت وعلينا افترت ما نحن عنه بفضل الله
تعالى بريئون واذ قد فرغنا عن بيان معتقداتهم فلا يفوتنا أن علماء الحرمين الشريفين زادهما الله تعالى شرفا وتعظيما
الذين كانوا في عصر الامام أحمد رضا خان قدس سره وقفوا على تلك المعتقدات السيئة فافتوا لما سألهم الامام
أحمد رضا خان بكفرهم بل وبكفر من شك في كفرهم وعذابهم وكل فتاوى هؤلاء الأجلة العلماء جمعت في مجموعة سميت
بحسام الحرمين ومن هؤلاء العلماء الأجلة الاعلام حضرة مولانا السيد احمد آفندي البرزنجي مفتي المدينة المنورة مصنف غاية
المامول فقد قال في الكتاب المذكور ما نصه ثم بعد ذلك ورد إلى المدينة المنورة رجل من علماء الهند يدعى احمد رضا
فلما اجتمع بي أخبرني أولا بأن في الهند اناسا من أهل الكفر والضلال منهم غلام أحمد القادياني فانه يدعي مماثلة
المسيح والوحي اليه والنبوة ومنهم الفرقة المسماة بالأميرية والفرقة المسماة بالنذيرية والفرقة المسماة بالقاسمية يدعون
أنه لو فرض في زمنه صلى الله عليه وسلم بل لو حدث بعده نبي جديد لم يخل ذلك بخاتميته ومنهم الفرقة الوهابية الكذابية
اتباع رشيد أحمد الكنكوهي القائل بعدم تكفير من يقول بوقوع الكذب من الله تعالى بالفعل ومنهم رشيد أحمد الذي يدعي نبوة

وقال تحت قوله تعالى فالمدبرات أمراً يعني "ملائكة موكلة بتدبير امور" وقال العلامة الإمام القاضي البيضاوي تحت الآية المذكورة ما لفظه "هذه صفات ملائكة الموت إلى أن قال أو صفات النفوس الفاضلة حال المفارقة فانها تنزع عن الأبدان غرقاً أي نزعاً شديداً من اغراق النازع في القوس وتنشط إلى عالم الملكوت وتسبح فيها وتسبق إلى حظائر القدس فتصير لشرفها وقوتها من المدبرات" وعلى ما قال البيضاوي تكون الآية دلت على أن الله تعالى جعل اولياءه من المدبرات أمراً وقال عز من قائل قل يتوفاكم ملك الموت الذي وكل بكم وحكى عن آصف بن برخيا صاحب سليمان فقال عز وجل قال الذي عنده علم من الكتاب انا آتيك به قبل أن يرتد اليك طرفك" واذا كان الله تعالى وسبحانه شرف من شرف من اولياءه بالاستخلاف فقال سبحانه وتعالى "هو الذي جعلكم خلائف في الأرض فصار اولياءه" سبحانه وتعالى خلفاء لله تعالى قائمين بأمره عنه سبحانه وتعالى تشريفاً من الله سبحانه وتعالى لأولياءه الذين استخلفهم وذلك الخلافة هي النيابة عن الغير والقيام بأمره نيابة عنه قال الإمام الراغب الأصفهاني في المفردات يقال "خلف فلان فلانا قام عنه اما معه واما بعده قال تعالى (ولو نشاء لجعلنا منكم ملائكة في الأرض يخلفون) والخلافة النيابة عن الغير اما لغيبة المنوب عنه واما لموته واما لعجزه واما لتشريف المستخلف وعلى هذا الوجه الأخير استخلف الله أولياءه في الأرض قال تعالى هو الذي جعلكم خلائف في الأرض وهو الذي جعلكم خلائف الأرض الخ واذا كان سبحانه وتعالى قد أعطى الشيطان قدرة على اضلال الانسان في كل مكان وهذا النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يقول إن الشيطان يجري من الانسان مجرى الدم فما ظنك بسيد المرسلين وامام الأنبياء الذي هو رحمة للعالمين فالعوالم به وجدت وله خلقت أفيعجز عن التصرف في الكون ومن دونه من الأولياء والملائكة نطق القرآن بتصرفهم في الكون بل لا يشك أحد في تصرفات الشيطان في جميع العالم بالاضلال والاغواء مع أنهم شر البرية وأبغض الخليقة إلى الله سبحانه وتعالى أفيعطي الله سبحانه وتعالى هؤلاء الملاعين ما يعطي من المقدرة ويمنع خيرة خلقه وصفوته من رسله عليه وعليهم الصلاة والسلام ما لكم كيف تحكمون ام لكم كتاب فيه تدرسون ان لكم فيه لما تخيرون لعمري ان كان اثبات التصرف لأحد بعطاء الله سبحانه وتعالى كفراً مخرجاً عن الملة فهذا شيء لم يخل عنه القرآن بل القرآن به مشحون وها نتلوا عليكم ما تعلمون

(١٠) فبأي حديث بعده يؤمنون ولئن كفرنا كما يزعمون أفهم المؤمنون كلا بل هم الكافرون حيث كفروا بنصوص القرآن وكفروا المسلمين بغير سلطان بمحض الظنون ولكن الوهابية قوم يجهلون هذا وقد صرح ابن القيم إمام هؤلاء المبالغين لتصرف النبي المتهمين لمن قال به للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم وغيره من الأولياء بالكفر صرح بما يلي "وتاثيرات النفوس بعضها في بعض أمر لا ينكره ذو حس سليم ولا عقل مستقيم ولا سيما عند تجردها نوع تجرد عن العلائق والعوائق البدنية فإن قواها تتضاعف وتتزايد بحسب ذلك ولا سيما عند مخالفة هواها وحملها على الأخلاق العالية من العفة والشجاعة والعدل والسخاء وتجنبها سفساف الأخلاق ورذائلها وسافلها فإن تاثيرها في العالم يقوى جدا تأثيرا يعجز عنه البدن وأعراضه أن تنظر إلى حجر عظيم فتشقه أو حيوان كبير فتتلفه أو إلى نعمة فتزيلها وهذا أمر قد شاهدته الأمم على اختلاف اجناسها واديانها ولم تزل الأمم تشهد تأثير الهمم الفعالة وتستعيذ وتحذر اثرها وقد جرب الناس من تاثير الأرواح بعضها في بعض عند تجردها في المنام بجانب لغوشا لحصب وقد نبهنا على بعضها فيما مضى فعالم الأرواح عالم آخر أعظم من عالم الأبدان وأحكامه وآثاره أعجب من آثار الأبدان بل كل ما في من الآثار الانسانية فإنما هي من تأثير النفوس بواسطة البدن" كتاب الروح لابن القيم ص٢٤٠ - أنظر كيف أثبت ابن القيم إمام هؤلاء الذين يستبعدون أن يكون سيد البشر سيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم متصرفا في الكون بل يعدونه شركا مخرجا عن الدين ولذا كفرونا نحن المسلمين كيف أثبت تصرفا في الكون لأرواح آحاد البشر من غير تفريق بين مؤمن وكافر وصالح وفاجر فكان بمجرد هذا النص من ابن القيم برهانا لنا على ما ادعيناه من قبل أن الله تعالى أعطى آحاد الناس ما يشاء من التصرف فليكفروا ابن القيم ليكفروا أنفسهم لأن الوهابية كلهم أجمعوا على إمامة ابن القيم وقد صرح هو بهذا الشرك الجلي عند الوهابية فصار مشركا صرح به واتخذته الوهابية إماما فهم أيضا على أثره مشركون كذلك العذاب ولعذاب الآخرة أكبر لو كانوا يعلمون وأفاد ابن القيم هذا أن نبينا صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه وسلم متصرف بإيصال الخير إلى الأمة جميعا قال ابن القيم الخاصة الثانية انه كثرة الصلاة فيه (أي الجمعة) على النبي صلى الله عليه وسلم وفي ليلته لقوله صلى الله عليه وسلم أكثروا من الصلاة علي يوم الجمعة وليلة الجمعة

(1) سيد الأنام ويوم الجمعة سيد الأيام فللصلاة عليه في هذا اليوم مزية ليست لغيره مع حكمة أخرى وهي أن كل خير نالته الأمة في الدنيا والآخرة فانها نالته على يده فجمع الله لأمته بين خيري الدنيا والآخرة فأعظم كرامة تحصل لهم فانما تحصل يوم الجمعة فان فيه بعثهم إلى منازلهم وقصورهم في الجنة وهو يوم المزيد لهم إذا دخلوا الجنة وهو عيد لهم ويوم فيه يسعفهم الله بطلباتهم وحوائجهم ولا يرد سائلهم وهذا كله انما عرفوه وحصل لهم بسببه وعلى يده فمن شكره وحمده واداء القليل من حقه صلى الله عليه وسلم أن يكثر من الصلاة عليه في هذا اليوم وليلته زاد المعاد ج ١ ص ١٧٣ واذ قد صرح ابن القيم بما صرح فكيف يستحل الوهابية تكفيرنا أهل السنة والجماعة فيما وافقنا فيه امامهم ابن القيم ويتركون امامهم فلا يكفرونه - أي شرع هذا أم أي دين هذا - أفيما ينطق به ابن القيم دين وما القول به أهل السنة مثله كفر عند هؤلاء الوهابية ان هذا الا اختلاق وسيعلم الذين ظلموا أي منقلب ينقلبون وهذا الامام الأكبر عند الوهابية ابن تيمية شيخ ابن القيم مصرحا في الصارم المسلول والفرقان بين أولياء الرحمن وأولياء الشيطان بما يلي وهذا لفظ الفرقان ومن الايمان به الايمان بأنه الواسطة بين الله وبين خلقه في تبليغ أمره ونهيه ووعده ووعيده وحلاله وحرامه فالحلال ما أحله الله ورسوله والحرام ما حرمه الله ورسوله والدين ما شرعه الله ورسوله صلى الله عليه وسلم فمن اعتقد أن لأحد من الأولياء طريقا إلى الله من غير متابعة محمد صلى الله عليه وسلم فهو كافر من أولياء الشيطان - افاد ابن تيمية أن نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم متصرف في الكون بالنيابة عن الله تعالى وسبحانه أمرا ونهيا ووعدا أو ايعادا وتحليلا لشيء وتحريما لآخر وتشريعا وايصالا للخلق إلى المولى سبحانه وتعالى - فهلا يكفر هؤلاء الذين أكفرونا لاعتقادنا أن نبينا صلى الله عليه وسلم متصرف في الكون باعطاء الله سبحانه وتعالى فهلا يكفرون ابن تيمية الذي صرح بمثل ما قلنا وانه اشرك بزعمهم مبين وحيث صرح ابن تيمية هذا بما مضى لزمه أن يقر أن سيدنا محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم واسطة في النفع لمن اطاعه والنصرة لهم والضرر لمن عصاه وخذلانهم والهداية لمن اتبعه وأن كل خير ونعمة فمنه وعلى يده صلى الله عليه وسلم لكنه خبط خبطا وناقض نفسه فيما اسلف فقال وأما خلق الله تعالى الخلق ورزقه اياهم واجابته لدعائهم وه

(١٢) لقلوبهم ولنصرتهم على أعدائهم وغير ذلك من جلب المنافع ودفع المضار فهذا الله وحده يفعله بما يشاء من الاسباب لا يدخل في مثل هذا وساطة الرسل" وهذا القول من ابن تيمية وان نفى به ابن تيمية ما أثبته الله تعالى لآحاد الناس فضلا عن الرسل عليهم الصلاة والسلام قال تعالى ولولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لهدمت صوامع وبيع الآية فهو حجة على هؤلاء الوهابية المكفرين لنا على غير شيء سوى اعتقادنا أن نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم متصرف في الكون حيث اثبت ابن تيمية تصرفات شتى للاسباب شتى منها الخلق اذ هو القائل فيما اسلفنا يفعله بما يشاء من الاسباب ونحن لم نثبت الخلق للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم ولا لغيره من الخلق كيف والخلق صفة ازلية تفرد بها الخالق سبحنه وتعالى القائل "هل من خالق غير الله" الآية فليتفكر وا ابن تيمية ان كانوا موحدين حقا ولله الحجة البالغة وله الحمد وصرح ايضا ابن تيمية بما نصه "ومن الكرامات التي يكرم الله بها اولياءه المتقين وخيار أولياء الله كراماتهم لحجة في الدين أو لحاجة بالمسلمين كما كانت معجزات نبيهم كذلك وكرامات اولياء الله انما حصلت ببركة اتباع رسوله صلى الله عليه وسلم فهي في الحقيقة تدخل في معجزات الرسول صلى الله عليه وسلم مثل انشقاق القمر وتسبيح الحصا في كفه واتيان الشجر اليه وحنين الجذع اليه واخباره ليلة المعراج بصفة بيت المقدس واخباره بما كان وما يكون واتيانه بالكتاب العزيز وتكثير الطعام والشراب مرات كثيرة كما أشبع في الخندق العسكر من قدر طعام وهو لم ينقص وروى العسكر في غزوة خيبر من مزادة ماء ولم تنقص وملأ أوعية العسكر عام تبوك من طعام قليل ولم ينقص وهم نحو ثلثين الفا ونبع الماء من بين أصابعه مرات متعددة حتى كفى الناس الذين كانوا معه كما كانوا في غزوة الحديبية نحو الف وأربعمائة أو خمسمائة ورده لعين قتادة حين سالت على خده فرجعت أحسن عينيه ولما أرسل محمد بن مسلمة لقتل كعب بن الأشرف فوقع وانكسرت رجله فمسحها فبرئت وأطعم من شواء مائة وثلثين رجلا كلا منهم حز له قطعة وجعل منها قطعتين فأكلوا منها جميعهم ثم فضل فضلة ودين عبد الله ابي جابر لليهودي وهو ثلثون وسقا قال جابر فأمر صاحب الدين أن يأخذ التمر جميعه بالذي

(١٣) كان له فلم يقبل فمشى فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال لجابر جد له فوفاه الثلثين وسقا

فضل سبعة عشر وسقا ومثل هذا الكثير قد جمعت نحو ألف معجزة" الفرقان ص٦٥ و ص٦٦ انظروا أيها

الوهابية كيف سرد امام سلفهم ابن تيمية من تصرفات سيدنا محمد المتصرف في الكون باذن بارئ

الكون الشيء الكثير وجاء بالعجب العجاب وكيف ملك الحق لُبّه وبهر فؤاده حتى اثبت لسيدنا محمد صلى الله

تعالى عليه وآله وسلم ما نفاه عنه بقوله فيما مضى لا يدخل في مثل هذا وساطة الرسل وكذلك الحق يعلو

ولا يعلى ثم سرد ابن تيمية كرامات كثيرة لأولياء الله تعالى في نحو ثلاث صفحات تتعلق بجلب المنفعة ودفع المضرة

وابراء المرضى واحياء الميت واستجابة الدعاء والنصرة على الأعداء ومعلوم أن الكرامة من جنس المعجزة كما

صرح به العلماء وقد أقر ابن تيمية نفسه هنا بهذا حيث قال فيما مضى وكرامات الأولياء انما

حصلت لهم ببركة اتباع رسوله صلى الله عليه وسلم فهي في الحقيقة تدخل في معجزات الرسول صلى الله عليه وسلم و

اذ قد أقر ابن تيمية أن كرامات الأولياء معجزات الرسول عليه الصلاة والسلام فقد افاد ابن تيمية

لا محالة أنه صلى الله عليه وسلم لا يزال متصرفا فالآن الأولياء موجودون وكراماتهم جارية

فكيف يدعي أنه لا يدخل في مثل هذا وساطة الرسل وهل هذا الا نفي لمعجزات الأنبياء التي جاءت

في القرآن والسنة كما ثبت لسيدنا عيسى عليه الصلاة والسلام أنه يخلق من الطين كهيئة الطير فينفخ فيه

فيكون طيرا باذن الله ويبرئ الأكمه والأبرص ويحيي الموتى باذن الله وكما وقع لسيدنا موسى عليه الصلاة

والسلام من فلق البحر وانه ضرب الحجر بعصاه فانبجست منه اثنتا عشرة عينا وأنه دعا الله تعالى بكشف

الرجز عن فرعون ومن تبعه فانكشف وانزال المن والسلوى بدعاء موسى وانزال مائدة من السماء بدعاء

عيسى على نبينا وعليهما الصلاة والسلام الى غير ذلك مما لا يحصى كثرة وكيف نفى عن الرسل صلى الله تعالى على

سيدنا محمد وعليهم وسلم الوساطة في الهداية وهذا القرآن يقول لسيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم

١٤) وانك لتهدى إلى صراط مستقيم" وقال عن الأنبياء عليهم الصلاة والسلام أئمة يهدون بأمرنا

وهكذا يريد ابن تيمية يثبت وينفي ويهدم ويبني تراه هنا أثبت لسيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم ما

من المعجزات لعدما قال ما أسلفنا عنه من المقال الذى يؤدى إلى نفي المعجزات وتراه أقر للأولياء بما تواتر

انه من كراماتهم ما أثر وهو لنفسه راح فى صدر الكتاب ينفي حديث السبعة الذى رواه أبو نعيم

فى الحلية ويدعى أنه كذب باتفاق أهل العلم ويرمى كل حديث يروى فى عدة الأولياء والأبدال والنقباء

والنجباء والأوتاد والأقطاب ثم بنفسه يقر أنه لم ينطق السلف بشيء من هذه الألفاظ سوى الأبدال و

روى فيهم حديث أنهم أربعون رجلا وأنهم بالشام وهو فى المسند من حديث على كرم الله وجهه ثم قال

فيه بما لا يصح أن يكون منقطعا وهذا النص فى الفرقان ص٩ وقد روى أنه كان بها غلام للمغيرة بن شعبة

أن النبى صلى الله عليه وسلم قال هذا واحد من السبعة وهذا الحديث كذب باتفاق أهل العلم

ان كان قد رواه أبو نعيم فى الحلية وكذا كل حديث يروى فى عدة الأولياء والأبدال والنقباء

والنجباء والأوتاد والأقطاب مثل اربعة أو سبعة أو اثنا عشر أو اربعين أو سبعين أو ثلثمائة أو

ثلاثمائة وثلث عشر أو القطب الواحد فليس فى ذلك شيء صحيح عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ولم ينطق السلف

لبشيء من هذه الألفاظ إلا بلفظ الأبدال وروى فيهم حديث أنهم أربعون رجلا وأنهم بالشام وهو فى

المسند من حديث على كرم الله وجهه وهو حديث منقطع ليس بثابت ومعلوم أن عليا ومن معه من الصحابة

كانوا أفضل من معاوية ومن معه بالشام فلا يكون أفضل الناس فى عسكر معاوية دون عسكر على أقول اما

فى الحديث الذى رواه أبو نعيم فى الحلية هذا الحديث كذب باتفاق اهل العلم فليس بصحيح وليس الأمر

قال بل تلقاه العلماء بالقبول فهذا الامام أحمد ابن حنبل يستشهد لبشر بن الحارث أنه رابع سبعة من

الأبدال قال الزرقانى فى شرحه على المواهب اللدنية عن ابن عساكر أن ابن المثنى يسأل أحمد بن حنبل ما تقول فى بشر بن الحارث

قال رابع سبعة من الأبدال وقال الرجبي جلت في الملكوت فرأيت ابا مدين معلقا بساق العرش رجل اشقر ازرق العين
فقلت له ما علومك وما مقامك قال علومي أحد وسبعون علما ومقامي رابع الخلفاء ورأس الأبدال السبعة قلت فالشاذلي
قال ذاك بحر لا يحاط به وجاء في المواهب اللدنية والزرقاني ما نصه وفي تاريخ بغداد للخطيب وتاريخ الشام لابن عساكر
كلاهما عن الكتاني بالفتح والفوقية نسبة إلى الكتان وعمله الامام المحدث المتقن أبي محمد عبد العزيز بن أحمد بن محمد بن علي التميمي
الصوفي محدث دمشق ومفيدها سمع الكثير وألف وجمع قال الذهبي ويحتمل أن يوصف بالحفظ في زمنه ولو وجد في زماننا
لعد في الحفاظ وقال ابن الأثير حافظ كبير متقن روى عن تمام بن محمد وغيره وعنه الخطيب وابن ماكولا وغيرهما مات سنة تسع
وثمانين وثلثمائة الزرقاني على المواهب صـ ج ٥) قال النقباء ثلثمائة والنجباء سبعون والبدلاء أربعون والأخيار سبعة والعمد أربعة
وهم الأوتاد والغوث واحد اما قوله وكذا كل حديث يروى في عدة الأولياء الخ فأقول ظاهر كلامه يعطي أن كل حديث يروى
في عدة الأولياء والأبدال والنجباء والأوتاد وغيرهم كذب باتفاق أهل العلم حيث شبهه بحديث أبي الخير فقال وكذا الخ و
ليس الأمر كما ادعى فان الأمة تلقت هذا كله بالقبول وقد مر اثر الكتاني الذي ورد فيه النقباء والنجباء والبدلاء والعمد الذي
فسر بالأوتاد والغوث وهو القطب الفرد الجامع كذا فسره الزرقاني وخبر الأبدال روي بطرق عديدة عن صحابة عدة
أجلة سردها في المواهب وشرحه الزرقاني واليك بعضها قال في المواهب وشرحه عن أنس رفعه الأبدال أربعون رجلا
وأربعون امرأة كلما مات رجل ابدل الله رجلا مكانه واذا ماتت امرأة ابدل الله مكانها امرأة فاذا كان عند قيام
الساعة ماتوا جميعا رواه أبو محمد الحسن بن أبي طالب بن محمد بن الحسن بن علي بن الخلال الحافظ البغدادي ولد سنة اثنتين
وخمسين وثلثمائة وسمع ابن شاذان وغيره وعنه الخطيب وعدة قال الخطيب كان ثقة خرج المسند على الصحيحين
مات سنة تسع وثلثين وأربعمائة في كتابه المؤلف في كرامات الأولياء ورواه أي حديث أنس الطبراني في الأوسط قال
الحافظ نور الدين الهيثمي باسناد حسن بلفظ لن تخلو الأرض من أربعين رجلا مثل خليل الرحمن عليه الصلاة والسلام فبهم يسقون وبهم ينصرون
ما مات منهم أحد إلا ابدل الله مكانه آخر ورواه ابن عدي في كامله بلفظ البدلاء اربعون اثنان وعشرون بالشام وثمانية عشر بالعراق كلما

(١٦) مات منهم أحد ابدل الله مكانه آخر فاذا جاء الأمر قبضوا كلهم فعند ذلك تقوم الساعة وكذا يروى كما عند أحمد

من حديث عبادة بن الصامت مرفوعا باسناد حسن لايزال في هذه الأمة ثلثون مثل ابراهيم وفي لفظ لأحمد من حديث

عبادة الأبدال في هذه الأمة ثلثون رجلا قلوبهم على قلب ابراهيم خليل الرحمن كلما مات واحد ابدل الله تعالى

مكانه رجلا وفي لفظ الطبراني في الكبير باسناد صحيح من حديث عبادة الأبدال في أمتي ثلثون بهم تقوم

الأرض وبهم يمطرون وبهم ينصرون ثم قال النبهاني وقد زعم ابن الجوزي أن أحاديث الأبدال كلها موضوعة

ونازعه السيوطي وقال خبر الأبدال صحيح وان شئت قلت متواتر يعني تواترا معنويا كما اشار اليه بعد وقال السخاوي

وله طرق عن أنس بألفاظ مختلفة كلها ضعيفة ثم ساق ما ذكره المصنف وزيادة ثم قال وأحسن مما تقدم ما رواه

أحمد من حديث شريح يعني ابن عبيد قال ذكر أهل الشام عند علي وهو بالعراق قالوا العنهم يا أمير المؤمنين قال

لا اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول البدلاء يكونون بالشام وهم اربعون رجلا كلما مات رجل

ابدل الله مكانه رجلا يستسقى بهم الغيث وينتصر بهم على الأعداء ويصرف عن أهل الشام بهم العذاب رجاله رجال

الصحيح الا شريحا وهو ثقة وقال السيوطي حديث علي أخرجه أحمد والطبراني والحاكم من طرق أكثر من عشرة وقال

السخاوي ومما يقوي الحديث ويدل لانتشاره بين الأئمة قول الشافعي في بعضهم كنا نعده من الأبدال وقول البخاري في

كانوا لا يشكون أنه من الأبدال وكذا وصف غيرهما من النقاد والحفاظ والأئمة غير واحد بأنه من الأبدال وقال الغز

الشمس يوما إلا ويطوف بالبيت رجل من الأبدال ولا يطلع الفجر من ليلة إلا ويطوف به واحد من الأوتاد واذا انقطع

ذلك كان سبب رفعه من الأرض وبهذا القدر يعلم ما في طرق الحديث من كثرة ويعلم تلقي الأئمة والأمة له بالقبول

السلف كما نطقوا بلفظ الأبدال كذلك نطقوا بالأوتاد وغيره فما ادعاه ابن تيمية غلط صريح ومجازفة قبيحة ورد

للأحاديث من غير سلطان وطعن في السلف حيث يلزم إن سلم ما قاله ابن تيمية أن السلف تلقوا الكذب بالقبول

(١) كالقواعد الذهول بحيث لم يميز الكذب من غيره ولا خفاء على أحد أن السلف أئمة الدين وعماده والطعن فيهم طعن في الدين ثم لا ينقضي العجب أنه بنفسه أقر أن السلف لم ينطقوا إلا بلفظ الأبدال فأفاد الاعتداد بالأبدال وانتشار خبرهم بين السلف ثم راح يطعن في حديث الأبدال الذي خرجه الإمام أحمد بن حنبل وغيره وقد سمعت طرفه فيما مر بأنه منقطع ليس بثابت وقد سمعت أنه صحيح وقد روي من طرق أكثر من عشرة ثم المنقطع لا يقال فيه انه كذب فكيف زعم من قبل انه كذب باتفاق أهل العلم وكذا كل حديث يروى به وما طعن به الحديث لقوله فلا يكون أفضل الناس في عسكر معاوية دون عسكر علي لا ينهض وجها للطعن لأن الحديث لم يعط أن البدلاء ليسوا بالعراق كيف وقدم أن ثمانية عشر منهم بالعراق وأيضا ورد في بعض الطرق هم في الأرض كلها وعلى هذا فلا يخص وجودهم بمكان دون آخر بل يتصرفون في كل الأرض وان كان مقرهم بالشام ولا يلزم من هذا كونهم أفضل من علي ومن معه لأنه فضل جزئي وهو لا يساوي الفضل الكلي مع الأوتاد أفضل من الأبدال وهم من ابناء الكوفة قال الزرقاني ط ٣٩٦ وروى ابن عساكر من حديث علي الأوتاد من ابناء الكوفة وبهذا الظهر أن ابن تيمية لا يبالي بتكذيب نفسه ومناقضة مقاله فما شكوانا من طعنه في السلف ورده للحديث الصحيح المروي بطرق عدة من غير سلطان وبالجملة فقد كفانا ابن تيمية مؤنة ما كتب بصدد اثباته ابن تيمية

لقد جاء امام الوهابية من تصرفات سيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم ما أفحمهم ولله الحجة البالغة وله الحمد أولا وآخرا وختاما لهذا البحث نذكر عن امام الوهابية في الهند اسمعيل الدهلوي ما يؤيد أهل السنة ويكبت الوهابية قال يمتدح ما اشياخه في الطريق في كتابه صراط مستقيم " أئمه اين فريق واكابر اين طريق در زمرهٔ ملائكهٔ مدبرات الأمر كه در تدبير امور از جانب ملأ أعلى ملهم شده در اجرائے آں مى كوشند معدود دانه ليس احوال اين كرام بر احوال ملائكهٔ عظام قياس بايد كرد يعني أئمة هذا الفريق وأكابر هذا الطريق معدودون في زمرة الملائكة المدبرات امرا حيث يلهمون من جانب الملأ الأعلى في تدبير الأمور ويسعون في اجرائها فينبغي أن

(١٨) لقد انتهى الكلام على أحوال الملائكة العظام والآن أقول للوهابية جميعا من كانوا وحيث كانوا لئن كفرنا كما تزعمون فأئمتكم بحذافيرهم مشتركون فيما ترمونا به بمحض الظنون وأنتم بهم مقتدون فهم قد حاق بكم ما منه تفرون فأين تذهبون كلا لا وزر ولا حول ولا قوة إلا بالله العلي العظيم

وأما ما ادعى علينا في الكلمة المؤلمة المذكورة بقوله "ويجزمون بكفر أئمة المسلمين الذين يخالفونهم في المذهب وأنه لا تجوز الصلاة خلفهم" فبهتان عظيم وإفك مبين لم نكفر واحدا من المسلمين فضلا عن أئمة الدين ومن كفرناهم ممن أسلفنا عبارتهم المصرحة بفاسد معتقدهم أنهم ليسوا من المسلمين فضلا أن يكونوا أئمتهم وقد أكفرهم علماء الحرمين كما هو مفصل في حسام الحرمين على منحر الكفر والمين والمفتي شجاعت علي أنهم ليسوا من أئمة المسلمين جهلا ومن ادعى فعليه البيان وأما قوله "وهم يعتقدون أن الرسول صلى الله عليه وسلم عالم الغيب بما كان وما يكون وأنه صلى الله تعالى عليه وسلم حاضر في كل مكان وناظر إلى كل شيء" فردا عليه نقول وبالله التوفيق أما اسم عالم الغيب فمختص بالله تعالى سبحانه لا نستبيح إطلاقه على غير الله تعالى كما أن قولنا عز وجل مختص به سبحانه وتعالى لا يقال لغيره سبحانه وتعالى عز وجل ومع ذلك لا يمنع هذا ثبوت العزة لغيره سبحانه وتعالى بعطائه عز وجل قال تعالى ولله العزة ولرسوله وللمؤمنين كذلك لا مانع أن يتصف غيره سبحانه وتعالى ممن أظهره الله تعالى على غيبه من رسله بالعلم بالمغيبات فإن المانع في هذا العلم مخصوص أعني عالم الغيب بإضافة عالم إلى الغيب المحلى بالألف واللام أما عالم الغيب فليس يمتنع إطلاقه على غيره عز وجل على النبي عليه السلام إذ ليس علمه علم الله سبحانه وتعالى وكيف يحكم علينا بالكفر إذا اعتقدنا أن النبي صلى الله عليه وسلم يعلم الغيب ويعلم ما كان وما يكون وهو النبي والنبي لغة هو المخبر عن الغيب والمستقبل بإلهام من الله كما في المنجد وذكر أيضا هذا المعنى بالأردوية عبد الحفيظ الديوبندي في مصباح اللغات أخذا من المنجد وأقره فليراجع ثمه وقد قال الله سبحانه وتعالى فلا يظهر على غيبه أحدا إلا من ارتضى من رسول دلت الآية على أن الأنبياء عليهم الصلاة والسلام يعلمون المغيبات بإعلامه سبحانه وتعالى أصالة وسائر الناس لهم في ذلك تبع فيعلمون الغيب بإعلامهم قال الشهاب الخفاجي العلامة

مقام فی دار المقامة فی نسیم الریاض شرح شفاء القاضی عیاض وهذا لاینافی الآیة الدالة

علی أنه لا یعلم الغیب إلا الله وقوله لو کنت أعلم الغیب لاستکثرت من الخیر فان المنفی علمه من غیر واسطة

واما اطلاعه علیه باعلام الله له فأمر متحقق لقوله تعالی فلا یظهر علی غیبه أحداً إلا من ارتضی من رسول قال

ابن عطاء الله فی لطائف المنن اطلاع العبد علی غیب من غیوب الله بنور منه بدلیل اتقوا فراسة المؤمن

فانه ینظر بنور الله تعالی لا یستغرب وهو معنی قوله تعالی کنت بصره الذی یبصر به ومن کان الحق بصره

فاطلاعه علی غیبه غیر مستغرب وقال بعض العارفین قوله إلا من ارتضی من رسول لاینافی قول المرسی إلا رسول أو صدیق

أو ولی ولا زیادة فیه علی النص فان السلطان اذا قال لا یدخل علی الیوم إلا الوزیر لاینافی دخول اتباع الوزیر معه فکذلک

الولی اذا اطلعه الله علی غیبه لم یره بنور نفسه وانما رآه بنور متبوعه ولم یکلفنا الله الایمان بالغیب إلا وقد

فتح لنا باب غیبه والی هذا اشار الغزالی فی أمالیه علی الاحیاء وکیف ینفی علم الغیب عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم وآله

وصحبه أجمعین ولم یؤمن من آمن إلا بعد ما نبئ بالغیب فصدقه وعلمه وآمن به عند ربنا جل وعلا یمس حنا فیقول عز

من قائل یؤمنون بالغیب فنافی علم الغیب عن النبی صلی الله تعالی علیه وآله وصحبه وسلم مطلقاً نافی عن نفسه الایمان

ورامی نفسه فی مهوی من الکفر سحیق لأن النبوة هی الاطلاع علی الغیب فمن لم یذعن له بعلم الغیب فقد أنکر

النبوة بلا ریب وکفر بالقرآن وکذب الرحمن کیف لا وهو القائل جل وعلا فی قدیم کتابه وعظیم خطابه

للنبی علیه الصلاة والسلام تشریفاً وتعظیماً "وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل الله علیک عظیماً" وقال "ذلک من انباء

الغیب نوحیه الیک" وقال "وما هو علی الغیب بضنین" وقال "فأوحی الی عبده ما أوحی" وقال "الرحمن علم القرآن خلق الانسان

علمه البیان" قال الخازن فی تفسیره وقیل اراد بالانسان محمداً صلی الله علیه وسلم علمه البیان یعنی بیان ما کان وما یکون لأنه صلعم

ینبئ عن خبر الأولین والآخرین وعن یوم الدین وایضاً عن ابن تیمیة فی الفرقان اخباره بما کان وما یکون - أورد فی الشفاء وشرحه

عن حذیفة "قال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم مقاماً ما ترک شیئاً یکون فی مقامه ذلک الی قیام الساعة إلا حدثه حفظه من حفظه ونسیه من نسیه

(٢٠) فمن علمه أصحابي هؤلاء وانه ليكون منه الشئ فأعرفه فأذكره كما يذكر الرجل وجه الرجل اذا غاب عنه ثم اذا رآه عرفه ثم قال ما أدري أنسي أصحابي أم تناسوه والله ما ترك رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من قائد فتنة الى أن تنقضي الدنيا يبلغ من معه ثلثمائة فصاعداً إلا قد سماه لنا باسمه واسم ابيه وقبيلته" وفي نفس الشفاء عن أبي ذر "قال لقد تركنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وما يحرك طائر جناحيه في السماء إلا ذكر لنا منه علماً" ورواه أحمد والطبراني وغيرهما بسند صحيح كذا في نسيم الرياض وتمام البحث في الدولة المكية بالمادة الغيبية لشيخ الاسلام والمسلمين الامام أحمد رضا مؤلف قيم في اثبات علم الغيب للمصطفى صلى الله عليه وسلم الفه الامام أحمد رضا في مكة المكرمة وحظي من علماءها ومن علماء المدينة بالقبول وكتبوا عليه تقريظات جيدة وقد ابتنت مع نفس الكتاب المذكور فليراجع

اما ترجمة شاهد أي الحاضر والناظر فليس فيه بحمد الله ما يخرج عن الملة والترجمة صحيحة لغة وشرعاً لأن الشهود والمشاهدة كما صرح به الراغب امام اللسان في مفردات القرآن الحضور مع المشاهدة اما بالبصر أو البصيرة وهذا المعنى معتبر شرعاً أيضاً ولذا لا تجوز الشهادة على محجب كما في الدر المختار للعلائي ولذا قالوا لا يشهد أحد بما لم يعاينه بالاجماع كذا في الدر واشترطوا لتحمل الشهادة ثلثة منها البصر ومعاينة المشهود به قال في الدر المختار وشرائط التحمل ثلثة العقل الكامل وقت التحمل والبصر ومعاينة المشهود به ومن هنا جعل ركن الشهادة لفظ أشهد لتضمنه معنى مشاهدة ففي الدر المختار وركنها لفظ أشهد لا غير لتضمنه معنى مشاهدة قال العلامة الشامي قدس سره الشامي في رد المحتار تحت قول الدر المار وهي الاطلاع على الشئ عيانا واذا كان الحضور والمشاهدة لا بد منهما في شهادات آحاد البشر فما ظنك بالذي ارسله الله تعالى لكافة الناس بل لجميع الخلق بشيرا ونذيرا وجعله شاهداً وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا أكيف لا يكون حاضرا ومشاهداً للكل وقد أرسل الى الكل وأي دليل على أن شهادته عليه الصلاة والسلام لا يعتبر فيها الحضور ولا المشاهدة واذ لا دليل فمن قال انه عليه الصلاة والسلام حاضر وناظر على سواء السبيل إذ أجرى النص على الظاهر حيث لا صارف ولا حاجة

بعض المؤمنين بما ورد فی النبی علیہ الصلاۃ والسلام من وصف الشاہد ومن أنکر ہذا المعنی فہو الجاحد

بما نص علیہ القرآن المبین حیث أخلی النظم عن المعنی فکان من المعطلین ومنشأ اکفارنا أہل السنۃ

والجماعۃ علی ہذا أن الوہابیۃ لو توہموا خصوص الحاضر والناظر باللہ تعالی مع أنہ لم یرد فی أسماء اللہ تعالی

حاضر ولا ناظر بل اللہ سبحنہ وتعالی منزہ وجوباً عن ظاہر معناہما اذ الحاضر ینبئ ظاہرہ عن الحلول فی

مکان وہو تعالی عن الحلول منزہ والناظر ہو الذی یری بالناظر أعنی الحدقۃ التی خلق اللہ تعالی

فیہا قوۃ الابصار وہو تعالی تقدس عن الرؤیۃ بالحدقۃ قال الراغب الامام الأصفہانی فی المفردات

النظر تقلیب البصر والبصیرۃ لادراک الشیٔ ورؤیتہ" ولذلک یؤول ما ورد من النظر مسنداً

الی اللہ تعالی بالاحسان وافاضۃ النعم قال الراغب العلامۃ فی مفرداتہ ونظر اللہ تعالی الی عبادہ ہو احسانہ

الیہم وافاضۃ نعمۃ علیہم وحیث لم یستقم الحاضر والناظر فی حق اللہ تعالی منعوا اطلاقہ بل کفر بعض

العلماء قائلہ وان کان الحق عدم الاکفار من غیر وقوف علی المراد قال فی الدر المختار "یا حاضر ویا ناظر

لیس بکفر" قال العلامۃ الطحطاوی تحت قولہ (لیس بکفر) لأن الحضور بمعنی العلم قال اللہ تعالی ما یکون

من نجوی ثلثۃ الا ہو رابعہم والنظر بمعنی الرؤیۃ قال اللہ تعالی ألم یعلم بأن اللہ یری فالمعنی یا عالم یا من

یری اھ منہ" واذا کان اطلاق الحاضر والناظر علی اللہ سبحنہ وتعالی قد یأتی منہ التکفیر لقائلہ فما ظنک

بمن یعتقد خصوص الحاضر والناظر باللہ تعالی وہو قد تنزہ عن ظاہر معناہما فیکون ہذا أمؤمنا

وقد أثبت للہ تعالی ما اللہ عنہ منزہ وغیرہ یکون کافراً مع أنہ نفی عن اللہ تعالی ہذا الذی لا یجوز علیہ

ہذا وتکفیرنا أہل السنۃ والجماعۃ فی ذلک تکفیر لجمیع المفسرین حیث صرحوا بمراقبتہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم أحوال

الأمۃ ومشاہدتہ لأعمالہم ولو ذہبنا نسرد عباراتہم لطولنا وأمللنا ولکنا نقتصر علی عبارۃ واحدۃ ہذا!

المولی أبو السعود قائلاً فی ارشاد العقل السلیم تحت قولہ تعالی (شاہداً) علی من بعثت الیہم تراقب أحوالہم

وتشاہد أعمالہم وتتحمل عنہم الشہادۃ بما صدر عنہم من التصدیق والتکذیب وسائر ما ہم علیہ من الہدایۃ والضلال

(٢٢) ولتؤديها اداءً مقبولاً فيما لهم وما عليهم وهكذا قال في روح المعاني الذي لتتميمه الو[illegible]
والديوبندية وهذا الذي فسروا به الآية سند لترجمة شاهداً بالحاضر والناظر فليكفر الوهابيـ[illegible]
هؤلاء المفسرين ان كانوا صادقين وليكفر الديوبندية رئيسها وباني مدرسة ديوبند [illegible]
النانوتوي القائل في تحذير الناس "النبي اولى بالمؤمنين من أنفسهم کو بعد لحاظ صلہ من أنفسهم کے دیکھیے تو یہ
ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کو امت کے ساتھ وہ قرب ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان کے ساتھ حاصل نہیں کیونکہ
اولی بمعنی اقرب ہے" يعني انظروا قوله تعالى النبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم ملاحظين لصلة من
أنفسهم يحصل أن للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم بالأمة القرب الذي لم يحصل لأنفسهم بعضهم لأن الأ[illegible]
بمعنى أقرب وكيف يشك من يصلي الصلوات الخمس في كل يوم وليلة أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
حاضر وناظر مع أنه يقول حين يجلس السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته ومعلوم أن الكاف
للمخاطب الحاضر فتبين بهذا أنه عليه السلام حي حاضر ناظر اذ لا سلام إلا على حي ولا خطاب إلا للحاضر
ولا يجوز العدول من غير دليل عن الظاهر وليس هذا حكاية عما وقع في المعراج بل المصلي يطلب
شرعاً أن يقصد به التحية للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم صرح به الفقهاء قال في الدر المختار ويقصد بالفاظ
التشهد الانشاء كانه يحيي الله ويسلم على نبيه ونفسه" الخ ومنع الفقهاء المصلي أن يقصد الحكاية
عما وقع في المعراج قال في رد المحتار تحت قول الدر المختار "أي لا يقصد الاخبار والحكاية عما وقع في
المعراج منه عليه السلام ومن ربه ومن الملئكة" ومن هنا ظهر أنه عليه الصلاة والسلام بين يدي
كل مصل حيثما كان ناظر إليه فينبغي للمصلين أن يرجعوا إليه باجلال ويقبلوا عليه بتعظيم كأنهم
يرونه فان لم يكونوا يرونه فانه يراهم بلا مرية ومن هنا ايضا ظهر أن هذا الأمر لا ينبغي أن يختلف فيه
اثنان ومن قبلنا لم يختلفوا في هذا وهذا الموطأ للمحقق الشيخ عبد الحق المحدث الدهلوي معتمد
كل من أهل السنة والوهابية والديوبندية بالهند مصرح فيه في أقرب السبل بما نصه "باچندیں اختلافات کثرہ

(۲۲) مذاہب کہ در علماء امت است یک کس را دریں مسئلہ خلافے نیست کہ وے صلے اللہ علیہ وسلم بحقیقت حیات بے شائبۂ مجاز

ولا توہم تاویل دائم وباقی ست وبر اعمال امت حاضر وناظر یعنی بالرغم من اختلافات عديدة ومذاهب كثيرة لعلماء

الأمة لا خلف لأحد في أنه صلى الله تعالى عليه وآله وسلم حي وباق على حقيقة الحياة بلا شائبة مجاز ولا توهم

تاويل وأنه حاضر على أعمال الأمة وناظر لها اذ لم يختلف السلف في هذا فالخلف فيه بدعة مردودة

وتكفيرنا على هذا تكفير للسلف وليت شعري كيف يستبعدون أن يكون النبي صلى الله تعالى عليه وآله وصحبه

وسلم حاضراً بروحه العلية في كل مكان وقد مر أن الشيطان يجري من الانسان مجرى الدم وهذا ملك الموت عليه

السلام يقبض الناس في آن واحد في اماكن متعددة بل وهذه الشمس في كبد السماء وضوءها يغشى البلاد شرقاً

وغرباً وروح أحدنا في المنام تسرح حيث شاء الله ومع هذا لها تعلق بالبدن محسوس وروح الميت تصعد

بها الملائكة إلى حيث شاء الله ثم يرجعون بها إلى مقره وذلك في مدة تكفينه وتجهيزه ومع ذلك لا يزال لها

بالبدن تعلق فيعرف الميت من يغسله ويكفنه ومن يحمله ومن يدليه في قبره ومن يزوره ويسلم عليه ويرد هو عليه السلام قال

ابن القيم في كتاب الروح "قد بينا أن عرض مقعد الميت عليه من الجنة والنار لا يدل على أن الروح في القبر ولا على فنائه

دائماً من جميع الوجوه بل لها اشراف واتصال بالقبر وفنائه فان للروح شأناً آخر تكون في الرفيق الأعلى في أعلى عليين ولها

اتصال بالبدن بحيث اذا سلم المسلم على الميت رد الله روحه فيرد عليه السلام وهي في الملأ الأعلى وانما غلط أكثر

الناس في هذا الموضع حيث يعتقد أن الروح من جنس ما يعهد من الاجسام التي اذا شغلت مكاناً لم

يمكن أن تكون في غيره وهذا غلط محض بل الروح تكون فوق السموات في أعلى عليين وترد إلى القبر فترد

السلام وتعلم بالمسلم وهي في مكانها هناك وروح رسول الله صلى الله عليه وسلم في الرفيق الأعلى دائماً ويردها الله

سبحانه إلى القبر فترد السلام على من سلم عليه وتسمع كلامه وقد رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم موسى قائماً يصلي في قبره ورآه

في السماء السادسة والسابعة فاما أن تكون سريعة الحركة والانتقال كلمح البصر واما أن يكون المتصل منها بالقبر وفنائه

بمنزلة شعاع الشمس وجرمها في السماء وقد ثبت أن روح النائم تصعد حتى تخترق السبع الطباق لتسجد

((٤) لتنه بين يدي العرش ثم ترد إلى جسده في اليسير زمان وكذلك روح الميت تصعد بها الملائكة حتى))
تجاوز السموات السبع وتوقف بين يدي الله فتسجد له ويقضي فيها قضاء ويريها الملك ما أعد الله
لها في الجنة ثم تهبط فتشهد غسله وحمله ودفنه وقد تقدم في حديث البراء بن عازب أن النفس
يصعد بها حتى توقف بين يدي الله فيقول تعالى اكتبوا كتاب عبدي في عليين ثم أعيدوه إلى الأرض
فيعاد إلى القبر وذلك في مقدار تجهيزه وتكفينه فقد صرح به في حديث ابن عباس قال فيطوفون
على قدر فراغه من غسله وأكفانه فيدخلون ذلك الروح بين جسده وأكفانه" الروح لابن القيم ...
ثم قال بعد ما سرد حديثا "ففي هذا الحديث بيان سرعة انتقال أرواحهم من العرش إلى الثرى
ثم انتقالها من الثرى إلى مكانها ولهذا قال مالك وغيره من الأئمة أن الروح مرسلة تذهب حيث
شاءت وما يراه الناس من أرواح الموتى ومجيئهم إليهم من المكان البعيد أمر يعلمه عامة الناس
ولا يشكون فيه" الروح لابن القيم ص١٠١ ثم قال بعد قليل "ولا يضيق عقلك عن كون الروح في الملأ
الأعلى تسرح في الجنة حيث شاءت وتسمع سلام المسلم عليها عند قبرها وتدنو حتى ترد عليه السلام"
وللروح شأن آخر غير شأن البدن وهذا جبريل صلوات الله وسلامه عليه رآه النبي صلى الله عليه وسلم
له ستمائة جناح منها جناحان قد سد بهما ما بين المشرق والمغرب وكان من النبي صلى الله عليه وسلم حتى يضع ركبتيه
بين ركبتيه ويديه على فخذيه وما أظنك يتسع بطنك أنه كان حينئذ في الملأ الأعلى فوق
حيث هو مستقره وقد دنا من النبي صلى الله عليه وسلم هذا الدنو فإن التصديق بهذا له قلوب خلقت
له وأهلت لمعرفته الخ" هذا قد ذكر ابن القيم معتمد الوهابية وإمامهم ما ذكر عن روح النائم والميت
وحكى عن جبريل عليه الصلاة والسلام ما حكى ولا شك أن نبينا صلى الله تعالى عليه وآله وسلم سيد الإنس والجان بل سيد
الأكوان وروحه أعظم الأرواح فكيف لا تملأ الأكوان وله شأن أي شأن قال السيوطي في تنوير الحلك في إمكان
رؤية النبي جهارا أو الملك "قد تقدم عن الشيخ أبي العباس الطنجي أنه قال وإذا بالسماء والأرض والعرش والكرسي
مملوءة من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وقال ابن حجر الهيتمي المكي في فتاواه الفقهية لما سئل عن الميت هل

(٢٥) هل يرى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ويقال له ما تقول في هذا الرجل وهذه الإشارة إلى الحضور وقد يموت في
الوقت الواحد خلق كثير ويقال ذلك لكل واحد منهم فكيف هذا؟ فأجاب بقوله قال الإمام العارف ابن أبي جمرة
إن هذا الرجل المراد به ذات النبي صلى الله عليه وسلم ورؤيتها بالعين. وفي هذا دليل على عظم قدرة الله
إذ الناس يموتون في الزمان الفرد في أقطار الأرض على اختلافها بعدا وقربا كلهم يراه قريبا منه لأن
لفظة هذا لا تستعمل إلا في القريب وفيه رد على من أنكر رؤيته صلى الله عليه وسلم في الأقطار في
زمن واحد بصور مختلفة ودليله عقلا أنهم جعلوا ذاته الشريفة كالمرآة كل يرى فيه صورته على ما
هي عليه من حسن أو قبح والمرآة على حالها من الحسن لم تتبدل والذي قاله المحققون من الصوفية إن
الأشياء في عالم البرزخ والآخرة على خلاف عالم الدنيا فينحصر الإنسان في صورة واحدة إلا الأولياء
كما نقل عن قضيب البان وغيره أنه يرى في صور مختلفة والسر في ذلك أن روحانيتهم غلبت
على جسمانيتهم فجاز أن يظهر في صور كثيرة وحملوا عليه قوله صلى الله عليه وسلم لأبي بكر الصديق
رضي الله عنه لما قال وهل يدخل أحد من تلك الأبواب كلها قال نعم وأرجو أن تكون منهم وقالوا
إن الروح إذا كانت كلية كروح نبينا صلى الله عليه وسلم ربما تظهر في سبعين ألف صورة اهـ ج ٢ ص ٩
وفي هذا القدر بلغة وبلاغ مبين وبراءة لساحة إمام أهل السنة الإمام أحمد رضا عن تهمة الكفر الدنيئة
ولله الحمد فمن رماه بالكفر فقد تعدى وافترى وهو لم يرم بالكفر الإمام أحمد رضا فحسب بل أكفر ابن القيم
مع آخرين من العلماء الأجلة الكرام وأكفر السلف الصالحين

أما ترجمة الآية الكريمة خلق الإنسان علمه البيان بما نقل عن الإمام أحمد رضا خان عليه الرحمة والرضوان فلا مغمز فيها
وقد قدمنا عن الخازن ما يؤيده ولفظه وقيل أراد بالإنسان محمدا صلى الله عليه وسلم علمه البيان يعني بيان ما كان وما
يكون لأنه صلى الله عليه وسلم ينبئ عن خبر الأولين والآخرين وعن يوم الدين وقوله (أعني الإمام أحمد رضا خان) تشنيع لتبيين

٣) اذ ليوهم لنسبة الولد إلى الله سبحانه وتعالى وهو سبحانه عن الولد منزه ومن هنا ظهر أن المترجم لترجمة الامام لقوله يرقون
فوق الاعتقاد بشر اذ ترجم ترجمة لم تميز فالغير الله من عرف وعبودية لله سبحانه وتعالى وذلك لا يسوغ له
الاعتراض على الامام أحمد رضا خان عليه الرحمة والرضوان ٤) اما ما قاله مولانا العلامة أمجد علي من أن كل ذرة من
الأرض والسماء امام نظر كل نبي فصحيح وعليه من القرآن دليل قال تعالى "وكذلك نري ابراهيم ملكوت السموات
والأرض وليكون من الموقنين" فدلت الآية على أن سيدنا ابراهيم عليه الصلاة والسلام رأى ملكوت السموات
والأرض بإراءة الله سبحانه وتعالى وأن هناك أمثاله من الأنبياء بل ومن الأولياء من أراهم الله تعالى
السموات والأرض بدليل قوله وليكون من الموقنين. من ثمه قال في روح البيان "وهذه الاراءة
سنة إلهية قديمة للحق سبحانه يري بها كل من جعله نبيا أو وليا ناسوت العالم وملكوته وجبروته و
لاهوته سواء كان عالما صغيرا أو عالما كبيرا ولا تزال تلك السنة باقية إلى يوم القيمة وقد عرض
لسمع الراسخين" أن قواهم وبواطنهم روحانية ولذا ترى مشارق الأرض ومغاربها ومن ينفي
علم الغيب عن نبي مطلقا فضلا عن سيد الأنبياء عليه وعليهم الصلاة والسلام فيصدق عليه
حقا "أفتؤمنون ببعض الكتاب وتكفرون ببعض" وقدم دلائل علم الغيب من قبل فما قاله مولانا
العلامة أمجد علي حق صريح لا غبار عليه وأما ما أخذ علينا في هذه الكلمة لقوله ويعتقدون ان الرسول
صلى الله عليه وسلم حي في قبره الخ فرداً عليه نقول نعم نعتقد أنه عليه الصلاة والسلام حي في قبره وكيف لا
نعتقد حياته وهو صلى الله تعالى عليه وسلم القائل إن الله حرم على الأرض أن تأكل اجساد الأنبياء، فنبي الله
حي في قبره يرزق قال في المواهب اللدنية والزرقاني ونقل السبكي في طبقاته عن ابن فورك أنه عليه السلام
حي في قبره رسول الله ابد الآباد أي في جميع الأزمنة الصادقة بما بعد موته إلى قيام الساعة على الحقيقة لا المجاز
حياته في قبره يصلي فيه بأذان واقامة قال ابن عقيل الحنبلي ويضاجع أزواجه ويتمتع بهن أكمل من الدنيا وحلف على ذلك
وهو ظاهر ولا مانع منه" اهـ ج ٥ ص ٣٣٢ (؟) الزرقاني على المواهب وقد حكاية الاجماع على حياته صلى الله عليه وسلم من قبل فالمخالف في
هذا خارق لاجماع المسلمين فهو الكافر دون الامام أحمد رضا وسائر المسلمين ومن هنا تبين أن الامام أحمد رضا

٢ حكي عن النبي قال أن أزواجه عليه الصلاة والسلام يبعثن معه عليه السلام فتكفيره على هذا الكفر للزرقاني ومن مضى قبله

وأما ما حكي عنا في خطب الجمعة بقوله ويقولون انه لم يمت فافتراء علينا

أما قوله يتخذون من المقابر مساكن لهم ومساجد فليس بصحيح ولو فرض فلا يخفض وجها للاكفار والاخراج

عن الدين أما ما قاله مولانا العلامة صدر الأفاضل نعيم الدين المرادابادي من أن بناء المسجد جنب القبور طريقة

قديمة لأهل الايمان فصحيح وليس من الكفر في شيء كيف وقد حكى ربنا صنيع من كان قبلنا فقال عز من قائل

"قال الذين غلبوا على أمرهم لنتخذن عليهم مسجداً" الآية ولم ينكره عليهم وكان بناءهم المسجد تبركاً وصيانة

لآثار أصحاب الكهف قال النسفي في مدارك التنزيل تحت هذه الآية (لنتخذن عليهم) على باب الكهف (مسجداً)

يصلي فيه المسلمون ويتبركون بمكانهم" ص ١٩١ مدارك التنزيل بهامش الخازن قال الرازي في الكبير "ثم قال الله تعالى قال الذين

غلبوا على أمرهم قيل المراد به الملك المسلم وقيل أولياء أصحاب الكهف وقيل رؤساء البلد لنتخذن عليهم مسجداً

نعبد الله فيه ونستبقي آثار أصحاب الكهف بسبب ذلك المسجد" الكبير ص ٤٧٥ ج ٥ هذا آخر ما أردنا

دفع الأكاذيب والمطاعن عن الامام أحمد رضا ومن والاه وصلى الله تعالى على سيدنا محمد وآله وصحبه وبارك وسلم

لقد أصاب من أجاب والله تعالى أعلم

قاضي محمد عبد الرحيم بستوي غفر له القوي

المستند المعتمد ص ۱۲۷ مکتبہ حامدیہ کراچی -

یخضعوا نفعا عندہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مراعاۃ للادب والاجلال وکذا عند سماع
القرآن ملخصا اس کے تحت اعلحضرت قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں ای یجب کما
نص علیہ الشراح فی قول الفقہاء ینبغی للمسلمین ان یلتمسوا ھلال رمضان ای یجب
اقول اختلف الناس فی ان سماع القرآن العظیم فرض عین او فرض کفایۃ علی قولین
رجح کل منہما فالامر بخفض الصوت عند سماع القرآن یتأتی علی القول الآخر وعلیہ
الاکثر اذا کان ھناک من سمع وانصت فالباقون وان لم یؤمروا بالانصات
یؤمرون بخفض الاصوات والخلاف انما ھو خارج الصلوۃ والعبد الضعیف
وفقہ اللہ تعالی للتوفیق بین القولین وحقق فی فتاواہ ان الناس ان
اجتمعوا لسماع القرآن وجب الانصات عینا فانہم کالحاضرین لا یسقط
الصوت منہم لبعدہ کما ھو الاصح فی الخطبۃ والقرآن احق اما اذا کان الناس
فی شغلہم غیر منصتین لذلک ولا قاصدین [struck-out] لہ فیتادی الفرض
بانصات البعض واللہ تعالی اعلم

خلاصۂ ارشاد گرامی سیدنا اعلیحضرت علیہ الرحمۃ والرضوان یہ ہے کہ مذہب محقق ومختار العبد الضعیف علیہ الرحمہ یہ ہے کہ جب لوگ سننے کے لیے بیٹھے ہوں تو قرآن عظیم کا
سننا اور اسکی تلاوت کے وقت دھیان سے چپ رہنا سب پر فرض ہے اگرچہ ہزاروں ہوں یہاں تک کہ وہ شخص جسے دور ہونے کی وجہ سے آواز نہ پہنچتی
ہو اسے بھی خاموش بیٹھنا لازم ہے جیسا کہ خطبہ کے بارے میں علماء کا مذہب اصح یہی ہے اور قرآن کا مرتبہ اس سے زیادہ مستحق ہے ہاں
اگر لوگ قرآن سننے کیلیے نہ بیٹھے ہوں بلکہ اپنے کاموں میں مصروف ہوں تو فرض بعض کے چپ رہنے سے ادا ہو جائے گا

باب پنجم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ ——— کنز الایمان پر اعتراضات کے جوابات

☆ ——— اردو ادب کا لب ولہجہ

☆ ——— امام احمد رضا بریلوی کی طرز نگارش کے اثرات

☆ ——— دلائل وشواہد کی بھرمار

حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری از ہری مسلسل تصنیف و تالیف اور ترجمہ نگاری میں مصروف عمل ہیں، سفر و حضر میں بھی یہ سلسلہ جاری رہتا ہے، پہلے ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی مرحوم اور مولانا عبدالوحید رضوی بریلوی مرحوم کے ہاتھ کے مسودات ملیں گے، راقم السطور جب حضرت کے ہمراہ خدمت سفر میں رہتا تھا تو ٹرین ہو یا پلین قیام گاہ ہو یا جلسہ گاہ ہر جگہ املا کراتے تھے۔ مفتی شعیب رضا قادری اور مولانا عاشق حسین کشمیری کے ہاتھ سے لکھے عربی مسودات کافی تعداد میں ہیں۔ حضرت کے لکھنے کا انداز نہایت ہی خوبصورت اور خوشخط ہے، کوئی بھی لائن ٹیڑھی نہیں ہو سکتی ہے۔ حضرت کو تصنیف و تالیف اور فتوی نویسی سے نہایت ہی غایت درجہ لگاؤ ہے۔ جس دن حضرت کے لکھنے و لکھانے کے اوقات میں خلل پڑ جاتا ہے تو حضرت کی اضمحلالی کیفیت خدام ہی محسوس کر سکتے ہیں۔

حضرت نے دوران تعلیم دار العلوم منظر اسلام بریلی میں سب سے پہلے ''جشن عید میلا د النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' پر مقالہ تحریر کیا، پھر دوسرا مقالہ ''کیا دین کی مہم پوری ہو چکی'' لکھ کر والد ماجد مفسر اعظم ہند مولانا ابراہیم رضا جیلانی میاں کی ادارت میں نکلنے والا ماہنامہ اعلی حضرت بریلی نے شائع کیا۔ آپ کی باضابطہ کتاب ''تصویروں کا شرعی حکم'' پہلی بار منظر عام پر آئی، یہ کتاب اس وقت تصنیف کی جب حضرت دار العلوم منظر اسلام میں ''شیخ الحدیث'' کے عہدے پر فائز تھے، کتاب پر تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم قدس سرہ اور بحر العلوم مفتی سید افضل حسین مونگیری کی تقریظات بھی ثبت ہیں۔ اس کتاب کو حضرت کے برادر اکبر مولانا ریحان رضا خاں رحمانی میاں نے اپنے اہتمام سے طبع کرایا تھا۔

اردو زبان میں حضرت کی دو درجن کتابیں ہیں۔ اور ہزاروں کی تعداد میں فتاویٰ موجود ہیں، حضرت کی طرز نگارش پر نظر ڈالیں تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری فاضل بریلوی کا لب ولہجہ، انداز بیان، عبارت کی مقفہ و مسجعہ گیری خوب جھلکتی نظر آتی ہے۔ یہاں پر راقم السطور کے استفتاء کے جواب میں حضرت کا تحریر کردہ ''ٹائی'' کے موضوع پر ۶ صفحات پر مشتمل فتوی ملاحظہ کریں گے۔ ۹ صفحات صاحبزادہ ابوالخیر زبیر احمد نقشبندی حیدر آبادی (پاکستان) کی شرعی گرفتوں پر ہے کہ تلاوت قرآن پاک کے درمیان حق نبی نہیں کہا جا سکتا ہے، اس پر دلائل و شواہد سے حضرت نے بہت تفصیل سے مختلف اوقات میں مضامین لکھے تھے، جن کو بہت جلد کتابی شکل میں شائع کر دیا جائیگا۔ ۲ صفحات کا مسودہ مولوی اخلاق حسین قاسمی دہلوی کے کنز الایمان پر اعتراضات کا جواب ہے جو ''دفاع کنز الایمان'' کے نام سے موسوم ہے، یہ رسم الخط مولانا عبدالوحید رضوی بریلوی کے ہاتھ کا ہے۔ دفاع کنز الایمان کے نام سے حضرت کی دو تصانیف ہیں، ''روزنامہ الجمعیۃ دہلی'' بابت ۱۳ر جنوری ۱۹۸۳ء میں کنز الایمان پر اعتراضات کے جواب میں لکھے مقالہ کو کتابچہ کی شکل میں رضا اکیڈمی نے شائع کیا تھا۔ بعدہٗ اسی نام سے کسی دوسرے وہابی معترض کے جواب میں ایک تفصیلی کتاب لکھی، اس کا نام بھی ''دفاع کنز الایمان'' رکھا، جب کہ دونوں کے مضامین و مآخذ جداگانہ ہیں۔ ''ٹی۔ وی، ویڈیو کا آپریشن'' کا مسودہ بھی ایک صفحہ کا بطور نمونہ شامل اشاعت ہے۔

Hazrat Allama Maulana Mufti
MOHAMMED
Akhtar Raza Khan Qadri Azhari
President: All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly.
82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
U.P. 243003. (INDIA) ● Tel: 72166

علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری
قائم مقام حضور مفتی اعظم
صدر: آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء
صدر مفتی: مرکزی دار الافتاء بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یو۔پی، (انڈیا)

Ref. No. ____________ حوالہ نمبر Date: ____________ تاریخ

صح الجواب. فی الواقع حضرت علامہ ازہری صاحب قبلہ کا جواب ٹائی کے بارے میں صحیح و درست ہے اور یہی فتوی حضور سیدی الکریم مفتی اعظم ہند نور اللہ مرقدہ کا
تحقیق یہی ہے کہ ٹائی نصاری کا شعار مذہبی ہے اور شعار مذہبی کا استعمال کفر ہے جیسے ہنود کا زنار (جنیو) اور شعار قومی جو لباس ہوں ان کا
استعمال انگریزوں کی موافقت اور ان کی وضع کے استحسان کے لئے ہو تو اسے بھی فقہائے کرام نے مطلقاً کفر فرمایا ہے غمز العیون میں ہے من
استحسن فعلا من افعال الکفار کفر باتفاق المشائخ جس نے کافروں کے کسی فعل کو اچھا سمجھا باتفاق مشائخ کے نزدیک وہ کافر ہو گیا
اور اگر ایسا نہیں تو فسق ضرور ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نصاری کے شعار مذہبی و قومی سے بچنے کی توفیق بخشے والمولیٰ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی محمد عبد الرحیم بستوی غفر لہ القوی
مرکزی دار الافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف
۱۱ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۴۱۲ھ

الجواب صحیح [illegible] بارہا حضور مفتی اعظم نور اللہ مرقدہ علیہ الرحمۃ والرضوان سے
[illegible] ٹائی نصاری کا شعار مذہبی ہے یہی فرماتے تھے کہ [illegible]
[illegible] آیت کریمہ تلاوت فرماتے تھے مولیٰ تعالیٰ مسلمانوں کو
[illegible] بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ محمد حبیب رضا خاں الرضوی غفر لہ
مرکزی دار الافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف
۱۳ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۲ھ

الجواب صحیح ٹائی کے بارے میں حضرت مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان
کا یہ فرمان کہ یہ ردّ قرآن ہے۔ صلیب کی نقل ہے۔ نصاریٰ کا
شعار مذہبی ہے، نہایت مشہور و معروف ہے، خود راقم الحروف
نے متعدد بار ٹائی باندھنے والوں پر حضرت کو غصہ کرتے دیکھا ہے
اور سخت تہدید فرماتے سنا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو اس سے
احتراز لازم و ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ فقیر محمد [illegible] غفر لہ

(۱۲)

آپ نے دیکھ لیا۔ اب یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ دونوں ہی شہرت کے بھوکے ہیں اور دونوں نے ترجمہ

اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کی شان میں سخت جرأت گستاخانہ کی ہے بلکہ دیگر مفسرین کرام کی بھی تضلیل اور ان کے ساتھ

بے ادبی کی ہے اور دونوں کے کلام سے احادیث کو ظاہری معنی پر محمول کرنا اور انکار عصمت انبیاء

لازم آتا ہے اور سمجھ میں نہیں آتا کہ اس موڑ پر آگئے ہیں۔ تو علمائے پاکستان نے جو فتاوی صادر کیے وہ حق و صواب

ہیں اور دونوں پر توبہ و تجدید ایمان لازم ہے۔ جب تک توبہ نہ کریں اہلسنت پر فرض ہے کہ ان سے دور

رہیں۔ انہیں اپنا مقتدا و پیشوا نہ جانیں۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم

وقد جعل بعضهم ذلك من انواع معجزات القرآن حيث كانت الكلمة الواحدة تنصرف الى عشرين وجها واكثر واقل، ولا يوجد ذلك في كلام البشر۔ وذكر مقاتل في صدر كتابه حديثا مرفوعا: لا يكون الرجل فقيها كل الفقه حتى يرى للقرآن وجوها كثيرة؛ قلت: هذا اخرجه ابن سعد وغيره عن ابي الدرداء موقوفا، ولفظه "لا يفقه الرجل كل الفقه" وقد فسره بعضهم بان المراد ان يرى اللفظ الواحد يحتمل معاني متعددة فيحمله عليها اذا كانت غير متضادة ولا يقتصر به على معنى واحد، واشار آخرون الى ان المراد به استعمال الاشارات الباطنة وعدم الاقتصار على التفسير الظاهر۔ وقد اخرجه ابن عساكر في تاريخه من طريق حماد بن زيد عن ايوب عن ابي قلابة عن ابي الدرداء قال: انك لن تفقه كل الفقه حتى ترى للقرآن وجوها. قال حماد: فقلت لايوب: أرأيت قوله حتى ترى للقرآن وجوها، اهو ان ترى له وجوها فتهاب الاقدام عليه؟ قال: نعم هو هذا. واخرج ابن سعد من طريق عكرمة عن ابن عباس ان علي بن ابي طالب ارسله الى الخوارج فقال: اذهب اليهم فخاصمهم ولا تحاجهم بالقرآن فانه ذو وجوه، ولكن خاصمهم بالسنة، واخرج من وجه آخر ان ابن عباس قال له: يا امير المؤمنين فانا اعلم بكتاب الله منهم في بيوتنا نزل قال: صدقت، ولكن القرآن حمال ذو وجوه، تقول ويقولون، ولكن خاصمهم بالسنن، فانهم لن يجدوا عنها محيصا فخرج اليهم فخاصمهم بالسنن فلم تبق بايديهم حجة؛ (الاتقان جلد اول، ص ١٨٥)

نہیں میاں آپ نے امام سیوطی کی بات جو کہا ہے اس کا معارضہ و شق پہ ابھی عبارت سے سمجھا اور … لیکن یہ سبب

اگر قرآن کا کلام صحیح ہے اور یقینی صحیح ہے تو امام سیوطی نے بقول جناب کیسے اس کو چھوڑ کر ذکر دیا۔ یہ بے ادبی اور بے

محروموں کو مبارک ہو۔ امام ادب و علامہ ذی … مشہور ہیں

(۳) اصل مسئلہ گستاخئ رسول اور تکفیر کا تھا وہ الحمدللہ حل ہو گیا — اب ایک نیا مسئلہ
زیر بحث ہے جو رہ گیا ہے کہ گناہ کا لفظ حضور کے تعلق سے بولا گیا ہے کہ حضور نے
گناہ بخشا ہو گئے۔ اس سے رجوع کیا جائے — اور دلیل یہ دی جا رہی ہے کہ
حضور کی جانب وہ کلمات منسوب ہیں جو حضور سے سرزد نہیں ہوئے
اسکے متعلق عرض یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ الفاظ ہم نے اپنی طرف
سے منسوب نہیں کئے بلکہ خود حدیث پاک کے اندر یہ الفاظ موجود ہیں۔ اور خود حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اگلے اور پچھلے گناہ معاف کر دئے گئے ہیں
ملاحظہ ہو صحیح مسلم شریف کی یہ حدیث مبارک —

فقد روى مسلم من حديث ابي هريرة رضي الله عنه مرفوعا
فضلت على الانبياء بست اعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب
وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا وارسلت الى الخلق كافة
وختم بي النبيون وفي رواية واعطيت خواتيم سورة البقرة
من كنز تحت العرش وفي رواية واعطيت مفاتيح الارض وجعلت
امتي خير الامم وغفر لي ما تقدم من ذنبي وما تاخر و
اعطيت الكوثر الخ

(السيرة النبوية والآثار المحمدية ، للسيد احمد زيني دحلان ،
مطبوعہ بیروت لبنان - ج ۳ - ص ۳۱۲ بحوالہ مسلم شریف)

اسکے علاوہ "حضور کے تعلق سے گناہ کا لفظ" ایک اور حدیث مبارک میں بھی آیا ہے —
ملاحظہ ہو صحیح بخاری شریف کی یہ حدیث مبارک —

عن ابن ابي موسى عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يدعو
بهذا الدعاء رب اغفر لي خطيئتي وجهلي واسرافي في امري
كله وما انت اعلم به مني اللهم اغفر لي خطاياي وعمدي وجهلي
وهزلي وكل ذلك عندي اللهم اغفر لي ما قدمت
وما اخرت وما اعلنت انت المقدم وانت المؤخر وانت على
كل شيء قدير —

(صحيح بخاري ، كتاب الدعوات ،
باب قول النبي صلى الله عليه وسلم اللهم اغفر لي ما قدمت وما اخرت)

پاکستان میں اہل سنت کی ایک عظیم علمی شخصیت حضرت مولانا سردار احمد صاحب کے سجادہ نشین
شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل رسول رضوی صاحب زید مجدہ نے اس حدیث پاک
کا جو ترجمہ فرمایا ہے اس میں ایک ترجمہ بیان کرتے ہوئے حدیث بالا میں گناہ
کی نسبت جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف فرمائی ہے اسکی نسبت

معترض بہادر نے آخر میں - تیجہ - چالیسواں - گیارہویں - سہرا بنانا جارز نہ لکھا ہے - پہلے ہم اس بارے میں

مذہب اہلسنت کثرہم اللہ تعالیٰ ذکر کریں اور اس کی تائید میں امام الطائفہ اور بزرگان طائفہ کے اقوال نقل کریں گے

تاکہ وہ سب معترض کی واہیات کا کافی جواب ہوں فأقول و باللہ التوفیق - اگلی گفتگو کا مجمل و مفصل

تفصیل اس امر میں یہ ہے کہ اموات مسلمین کو ثواب پہنچانا اور اجر کا ہدیہ کرنا تمام اہلسنت وجماعت کے نزدیک مرغوب

اور شرع میں مستحسن و مندوب ہے - اس امر کی ترغیب و تشجیع میں حضور سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی

احادیث کریمہ وارد ہیں - امام علامہ محقق علی الاطلاق نے فتح القدیر میں اور امام علامہ فخر الدین زیلعی نے نصب

الرایہ میں اور امام علامہ جلال الدین سیوطی نے شرح الصدور میں اور فاضل علامہ علی قاری نے مسلک متقسط میں اور

ائمہ دیگر نے کتب دیگر میں ان احادیث میں سے کچھ کو ذکر فرمایا ہے - موجودہ طائفہ جس کی رگوں میں معتزلی خون جوش مار رہا ہے

چنانچہ معتزلہ کی طرح یہی ان معتزلہ کی نیابت میں ایصال ثواب کا انکار کرتا ہے اور اجماع اہلسنت کا خلاف کرتا ہے

ثانیاً احادیث کثیرہ اور جمہور ائمہ کی تصحیح سے ثابت کہ ایصال ثواب عبادات مالیہ سے خاص نہیں ہے بلکہ مالیہ و بدنیہ دونوں

کو عام ہے یہی مذہب حنفیہ ہے اور اسی پر شافعیہ کے محققین بھی اور جمہور ہیں اور یہی صحیح و ترجیح و منصور ہے ثالثاً ان

دونوں کا اجتماع کہ قرآن بھی پڑھتے ہیں اور صدقہ بھی کرتے ہیں اور دونوں کا ثواب مسلمانوں کو پہنچاتے ہیں نہیں ہے مگر حسن کا

اجتماع حسن کے ساتھ اور مندوب کا منضم ہونا مندوب کے ساتھ تو ہرگز ایک دوسرے کے منافی نہ شریعت میں اس اجتماع پر انکار وارد

نہ اسے محذور کہنا عقل کے دائرہ سے باہر نہیں امام حجۃ الاسلام غزالی قدس سرہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں اذا لم یحرم الآحاد

فمن أین یحرم المجموع اسی میں ہے ان افراد الآحاد اذا اجتمعت کان ذلک المجموع مباحاً - خود

مسلم الطائفہ والعین مولوی اسمٰعیل دہلوی کو اس قرآن خوانی و طعام کے اجتماع کی خوبی مسلم ہے - صراط مستقیم میں اس طرح راہ اعتراف چلے ہیں

"ہرگاہ ایصال نفع بمیت منظور دارد موقوف بر اطعام نگزارند اگر میسر باشد بہتر است والا صرف ثواب فاتحہ و اخلاص بہترین

ثواب است" اور ظاہر ہے کہ ایصال ثواب کا طریقہ رب العالمین کی جناب میں دعا کرنا ہے - امام الطائفہ صراط مستقیم میں کہتا ہے "ہر بار ذکر

از فعل آن اداشود و ثواب آن بروح کسے از گذشتگان برسانند و طریق رسانیدن آن دعا بجناب الٰہی است لیکن خود

۔۔۔۔ مستحسن است - اور ہاتھ اٹھانا ہر دعا کے آداب میں سے ہے - حصن حصین میں فرمایا آداب الدعاء منھا بسط

الیدین و رفعھما یعنی دونوں ہاتھ اٹھانا صحاح ستہ کی حدیث کے بموجب دعا کے آداب سے ہے - خود معلم ثانی طائفہ

منکرین نے مسائل اربعین میں لکھا "دست برداشتن برائے دعا وقت تعزیت ظاہر اجواز است زیرا کہ حدیث

شریف در رفع یدین در دعا مطلقاً ثابت شدہ پس دریں وقت ہم مضائقہ ندارد لیکن تخصیص آن برائے دعا وقت

تعزیت ۔۔۔۔" - ۔۔۔۔ جزاک اللہ ۔۔۔۔ - ھذا ترجمۃ ما فیہ.

کہ مولانا میر محمد اسمٰعیل نامی ایک شخص مضر علم کا مدعی احمد رضا خاں از ہر صاحب بریلوی ایاک
نعبد و ایاک نستعین کے متعلق سوال کرتے ہوئے قرآن مقدس کی آیتیں بھی لکھ کر دیں اور یہ ثابت کرنے کی کوشش
کی کہ وسیلہ و استمداد اور شفاعت کی قرآن نفی کرتا ہے اور کوئی کسی نبی یا ولی شفاعت کر سکتا ہے نہ مدد کر
سکتا ہے۔ وشفاعت کا کام کسی اور نہ ہی کسی کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔ ایسی [illegible] اور مددگار و شفیع سمجھنا بلکہ
مسائل۔ قرآن کریم کی وہ آیات پیش کی ہیں جو کفار و مشرکین کے حق میں اتری ہیں اور جنہیں آج نبیوں اور اولیاء اللہ معبودوں کی شفاعت وسیلہ کی نفی کی
معنی الفاظ موقوفہ اسے مدلل و مفصل جواب تحریر فرمایا جائے زبان انگریزی میں ترجمہ کرکے پیش کیا جا رہا ہے۔ عبد النعیم عزیزی بریلی شریف

الجواب:۔ تم نے آیت کریمہ ایاک نعبد و ایاک نستعین کے متعلق سوال کیا ہے۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین
کا معنی برحق ہے۔ بیشک عبادت کا حقدار اللہ وحدہ لاشریک ہے اور عبادت اسی کیلیے
سزاوار ہے۔ عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں نہ کوئی مسلمان نبی یا ولی کو پوجتا ہے نہ اللہ کا شریک
جانتا ہے اور بیشک حقیقی استعانت اللہ ہی کیساتھ خاص ہے اور وہ یہ کہ بندہ یہ سمجھکر استعانت
کرے کہ مدد کرنے میں وہ کسی کا محتاج نہیں ہے بلکہ خود اپنی قدرت کاملہ سے مدد فرماتا ہے تو وہ مددگار
حقیقی ہے اور حقیقتاً استمداد و استعانت اسی سے ہے اسطرح کی استعانت اللہ کے سوا کسی سے
کرنا بیشک شرک ہے مگر کوئی مسلمان انبیاء و اولیاء سے اس طور پر استعانت نہیں کرتا کہ وہ خود مددگار ہیں
مستقل ہیں بلکہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ اللہ کی مدد کا وسیلہ ہیں اور حقیقتاً مددگار اللہ تبارک وتعالےٰ ہے اور
اس اعتقاد پر غیر اللہ سے مدد چاہنا ہرگز شرک نہیں بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے۔
اس کا ارشاد ہے۔ "وابتغوا الیہ الوسیلۃ"۔ اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈھو یعنی اللہ کیطرف
جو اعمال و اشخاص پہنچا نے والے ہیں ان سے مدد لو۔ تفسیر روح البیان میں ہے (وابتغوا) أی اطلبوا لأنفسکم
(الیہ) أی إلی ثوابہ والزلفی منہ (الوسیلۃ) أی القربۃ بالأعمال الصالحۃ إلی قولہ ھی فعیلۃ بمعنی ما یتوسل
بہ و یتقرب إلی اللہ تعالےٰ۔ یعنی اللہ کے ثواب اور اس سے قربت کے لیے وسیلہ ڈھونڈھو یعنی اعمال صالحہ سے
اللہ کا قرب چاہو۔ وسیلہ فعیلۃ کے وزن پر ہے اور اس سے مراد وہ چیز ہے جس کے ذریعہ اللہ کا قرب
چاہا جائے اور اسکی طرف پہنچنے کا ذریعہ ہو۔ [ص ۳۸۲ جلد ۲ مطبع عثمانیہ ۱۳۳۰ھ
اسی طرح تفسیر کبیر وغیرہ دوسری تفاسیر میں بھی ہے نیز اسی روح البیان میں ہے "واعلم أن
الآیۃ الکریمۃ صرحت بالعمل بابتغاء الوسیلۃ ولابد منہا البتۃ فان الوصول إلی اللہ تعالےٰ لا یحصل إلا بالوسیلۃ
وھی علماء الحقیقۃ و مشائخ الطریقۃ ~~والعمل بالنفس~~۔ قطع این مرحلہ بے ہمرہی خضر مکن ظلماتست بترس از خطر گمراہی
والعمل بالنفس یزید فی وجودھا و أما العمل وفق اشارۃ المرشد و دلالۃ الأنبیاء والأولیاء فیخلصھا من الوجود و یرفع الحجاب
و یوصل الطالب إلی رب الأرباب وفی صحبۃ الأخیار والصلحاء شرف عظیم وسعادۃ عظمی [ص ۳۸۳ جلد ۲]
یعنی تم جانو کہ اس آیت کریمہ نے صاف حکم دیا کہ اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈا جائے اور وسیلہ لامحالہ ضروری
ہے اسلیے کہ اللہ تک پہنچنا بغیر وسیلہ کے نہیں ہو سکتا اور جناب الہٰی کا وسیلہ علمائے حقیقت اور مشائخ طریقت ہیں۔
حافظ شیرازی نے فرمایا ہے قطع این مرحلہ بے ہمرہی خضر مکن ——— ظلماتست بترس از خطر گمراہی
یعنی اس مرحلہ کو بغیر رہنما کے طے نہ کرو یہاں بہت تاریکیاں ہیں گمراہی کے خطرے سے ڈر اور نفس کے مطابق عمل کرنا ظلمتوں
کو بڑھاتا ہے اور مرشد کے اشارے کے مطابق اور انبیاء و اولیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی ہدایت
کے مطابق عمل نفس کو دنیا سے الگ کرتا ہے اور پردہ اٹھا دیتا ہے اور طالب کو رب الارباب
تک پہنچاتا ہے تو اولیاء اور صالحین کی صحبت میں عظیم شرف اور بڑی سعادت ہے اور جب آیت
کریمہ سے انبیاء و اولیاء کرام کا وسیلہ جناب الہٰی ہونا ثابت تو حق کی طرف ہدایت اور حق پر استقامت
میں انکی دستگیری بحکم الہٰی ظاہر اور بیشک واقع ہے۔ اسی روح البیان میں فرمایا۔ وحکی
أن خادم الشیخ أبی یزید البسطامی کان رجلاً مغربیاً فجری الحدیث عندہ فی سؤال منکر ونکیر
فقال المغربی واللہ لئن سألانی لأقولن لھما فقالوا لہ ومن این یعلم ذلک فقال اقعدوا علی قبری
حتی تسمعونی فلما انتقل المغربی جلسوا علی قبرہ فسمعوا المسألۃ وسمعوہ یقول أتسألاننی وقد
حملت فروۃ أبی یزید علی عنقی فمضوا و ترکوہ " ص ۳۸۸ ج ۲ ۔
حکایت ہے کہ شیخ ابو یزید بسطامی کا خادم مغرب کا باشندہ تھا۔ ایک
دفعہ ان کے پاس منکر اور نکیر کے سوال کے بارے میں ذکر چھڑا تو ابو یزید بسطامی کے مغربی
خادم نے کہا خدا کی قسم وہ مجھ سے اگر پوچھیں گے تو میں ان سے کہوں گا۔ لوگوں نے عرض کی آپ
کو یہ کیسے معلوم ہوگا۔ انھوں نے فرمایا میری قبر پر بیٹھ جانا تا کہ میری آواز سنو جب
مغربی کا انتقال ہوگیا لوگ ان کی قبر پر بیٹھ گئے تو...... سوال کا سننا اور

مخبری کو یہ کہتے سنا گیا تم مجھ سے سوال کرتے ہو جبکہ میں نے ابو یزید کا جوڑ جبہ اپنے گرد اٹھا رکھا ہے
تو منکر نکیر مخبری کو چھوڑ کر چلے گئے۔ میزان الشریعۃ الکبریٰ میں امام
عبدالوہاب شعرانی نے فرمایا کہ ائمہ اور اولیاء اپنے مقلدین اور مریدین کی
نگہبانی نزع کے وقت اور قبر میں اور ان کے تمام احوال میں فرماتے ہیں

یہاں اولیائے کرام سے استعانت کا جواز اور ان کی مدد کا ثبوت واضح طور پر ہو گیا
ولله الحمد۔ اور انبیاء اور اولیاء سے جس طور پر استعانت کی جاتی ہے اسے شرک
سمجھنا وہابیوں کی زیادتی ہے حالانکہ اس طور کی استعانت وہ بھی حکیموں، حاکموں، ڈاکٹروں
بیوی بچوں اور نوکروں سے کرتے ہیں اور انکو کبھی یہ گمان نہیں ہوتا کہ وہ شرک کر رہے
ہیں مگر زبردستی انبیاء و اولیاء سے اسی طور کی استعانت کو جو دن رات وہ
دوسروں سے کرتے ہیں کو شرک بتاتے ہیں یہ ان کی اولیاء و انبیاء سے کھلی عداوت کی روشن
دلیل ہے اور ان احمقوں کو اتنی بھی سمجھ نہیں ہے کہ تو سل یعنی کسی کو وسیلہ بنانا
اس معنی کر استعانت غیر اللہ کے ساتھ خاص ہے اور اللہ سے اگر کوئی اس معنی کر استعانت
کرے یعنی اسکو وسیلہ بنائے تو یہ کفر ہوگا کہ اللہ سے اوپر کون ہے جسکی طرف وہ وسیلہ
بنیگا ہم نے جو استعانت کی تفصیل کی اس تفصیل پر بحمدہ تعالیٰ "ایاک نعبد و ایاک
نستعین" پر ایمان قائم رہتا ہے اور وابتغوا الیہ الوسیلۃ۔ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ
تعاونوا علی البر والتقویٰ وغیرہ آیات جنمیں غیر اللہ سے استعانت کا حکم ہے انپر بھی
ایمان قائم رہتا ہے بخلاف وہابیہ کے کہ مطلقاً غیر اللہ سے استعانت کو شرک کہتے ہیں
کہ وہ ظاہراً ان آیات کے جنمیں غیر اللہ سے مدد چاہنے کا حکم ہے منکر ہیں اور
"أفتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض الآیۃ" کیا بعض کتاب
پر ایمان لاتے ہو اور بعض کو جھٹلاتے ہو کے مصداق ہیں۔ اور جو آیتیں سائل
نے ذکر کی ہیں وہ سب مشرکین کے بارے میں ہیں اور یہ وہابیہ کی اپنے پیشرو خوارج
کی طرح عادت ہے کہ وہ ان آیتوں کو جو کافروں کے حق میں اتریں زبردستی مسلمانان اہلسنت وجماعت پر
ڈھالتے ہیں یہاں بھی سائل نے یہی کیا ہے مسلمانوں کا انبیاء اور اولیاء کو وسیلہ بنانا کافروں کی بت پرستی
سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ کوئی مسلمان انبیاء اور اولیاء کو نہ تو پوجتا ہے نہ نفع و ضرر میں مستقل سمجھتا ہے
بلکہ اللہ کی مدد کا وسیلہ جانتا ہے اور اللہ کی عطا سے انہیں نافع اور بلاؤں کا دافع سمجھتا ہے اور یہ ہرگز شرک
نہیں روز مرہ کا محاورہ ہے جسے وہابی بھی استعمال کرتے ہیں عام طور پر کہا جاتا ہے فلاں دوا نے نفع پہنچایا
فلاں دوا نے نقصان دیا اور بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کو دافع الفساد نافع العباد بنایا ہے۔
قرآن کا ارشاد ہے۔ "ولولا دفع اللہ الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض ولکن اللہ ذو فضل علی العلمین"
یعنی اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے دفع نہ فرماتا تو زمین فاسد ہو جاتی۔ حدیث میں سرکار نے فرمایا کہ
اللہ تبارک وتعالیٰ نیک آدمی کے سبب اسکے اہلبیت اور پڑوسیوں میں سو گھروں کی بلاؤں کو دور فرماتا ہے
آیت کریمہ سے اور حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے صالحین کو صلاح عالم کا وسیلہ اور امور
دنیا کا مدبر اور منتظم بنایا ہے۔ دوسری جگہ قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ "فالمدبرات امرا" یعنی انکی قسم جو کاموں کی
تدبیر کریں۔ علامہ امام بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سے مراد فرشتے ہیں یا وہ ارواح طیبہ ہیں جو جسموں سے
جدا ہو کر بارگاہ قدس میں پہنچیں اور اپنے شرف اور قوت کی وجہ سے مدبرات میں ہو جاتی ہیں۔ اس قول کی
تائید میں ~~[illegible]~~ امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی کی گواہی سنئے چلو وہ صراط مستقیم میں اپنے
پیروؤں کے لئے لکھتا ہے "ایشاں ایں طریق را کا بر ایں فریق در زمرہ ملائکہ مدبرات الامر معدود اند
کہ در تدبیر امور از جانب ملائکہ اعلیٰ ملہم شدہ در اجرائے آں می کوشند پس احوال
ایں گروہ بر احوال ملائکہ عظام قیاس باید کرد۔ یعنی اس طریقت کے امام اور اس جماعت کے اکابر
ملائکہ مدبرات الامر میں شمار ہوتے ہیں اسلئے کہ وہ امور کی تدبیر میں بزم بالا سے الہام
پاکر ان کو جاری کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ان بزرگوں کے احوال کو ملائکہ عظام کے
احوال پر قیاس کرنا چاہئے۔

~~[illegible]~~

مسلمانوں کے لیے اللہ کی عطا سے شفاعت پر بہت ساری آیتیں دلالت کرتی ہیں انمیں سے سائل نے پانچ آیتیں اذن شفاعت پر لکھیں جنمیں باذن الہی شفاعت کا ثبوت ہے۔ ایک آیت ہم یہاں برسبیل اختصار ذکر کرتے ہیں سورہ مدثر میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔ اللہ نے کافروں کا ذکر فرما کر فرمایا۔ فما تنفعھم شفاعۃ الشافعین ترجمہ رضویہ۔ انھیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دیگی۔ (آیت ع ۴۸)

محمد یوسف علی نے انگریزی میں اس آیت کا جو ترجمہ کیا ہے اسکو سائل دیکھے اس آیت میں صاف تصریح ہے کہ اللہ کے اذن سے اللہ کے بندے شفاعت کرنیوالے ہیں مگر انکی شفاعت کافروں کو کام نہ آئیگی یعنی وہ کافروں کیلیے اصلا شفاعت نہیں کریں گے یہ مطلب نہیں کہ وہ کافروں کے لیے شفاعت کریں گے پھر کافروں کو انکی شفاعت کام نہ دیگی بلکہ مطلب یہ ہے کہ بالفرض اگر کافروں کے لیے شفاعت کریں تو کافروں کو اس سے کچھ فائدہ نہ پہنچیگا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی عطا سے اللہ کے بندے مسلمانوں کے لیے شفاعت فرمائیں گے اور یہ اعتقاد بالکل قرآن کے مطابق ہے اور جس شفاعت کی نفی قرآن کریم میں کیگئی ہے وہ شفاعت وہ ہے جسکا اعتقاد مشرکین اپنے بتوں کیساتھ رکھتے تھے کہ اللہ کیطرف سے انھیں اختیار دیا گیا ہے حاصل کلام یہ ہوا کہ شفاعت باذن اللہ ثابت اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے اور شفاعت بغیر اذن اللہ باطل اور کافروں کا عقیدہ ہے۔

تفسیر روح البیان میں فما تنفعھم شفاعۃ الشافعین کے تحت ہے

من الانبیاء والملائکۃ وغیرھم ای لو شفعوا لھم جمیعا [illegible] على سبيل [illegible] المحال، لا تنفعھم تلک الشفاعۃ فلیس المراد انھم یشفعون لھم ولا تنفعھم شفاعتھم اذ الشفاعۃ یوم القیامۃ موقوفۃ على الاذن وقابلیۃ المحل فلو وقعت من المأذون للقابل قبلت والکافر لیس بقابل لھا فلا اذن فی الشفاعۃ لہ فلا شفاعۃ ولا نفع فی الحقیقۃ وفیہ دلیل على صحۃ الشفاعۃ ونفعھا یومئذ لعصاۃ المؤمنین والا لما کان لتخصیصھم بعدم منفعۃ الشفاعۃ وجہ. قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ تشفع الملائکۃ والنبیون والشھداء والصالحون وجمیع المؤمنین فلا یبقى فی النار الا اربعۃ ثم تلا قالوا لم نک من المصلین الى قولہ بیوم الدین وقال ابن عباس رضی اللہ عنھما ان نبیکم یشفع ثلاث مرات ثم تشفع الملائکۃ ثم الانبیاء ثم الآباء ثم الابناء ثم یقول اللہ بقیت رحمتی ولا یدع فی النار الا من حرمت علیہ الجنۃ ویقول الرجل من اھل النار لواحد من اھل الجنۃ یا فلان اما تعرفنی انا الذی سقیتک شربۃ ویقول الآخر انا الذی وھبت لک وضوءا ویقول آخر اطعمتک لقمۃ واخر کسوتک خرقۃ وعلى ھذا فیشفع لہ فیدخلہ الجنۃ اما قبل دخول النار او بعدہ۔ صـ ۲۳۸ تفسیر روح البیان مصنفہ حضرت شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی سنہ ۱۱۳۷ استنبول عثمان بک مطبوعہ سنہ [illegible]

ترجمہ۔ یعنی کافروں کو انبیاء اور ملائکہ وغیرھم کی شفاعت کام نہ دیگی۔ مطلب یہ ہے کہ بالفرض اگر انبیاء ملائکہ وغیرھم سب ملکر ان کی شفاعت کریں تو انھیں شفاعت نے کچھ نفع [illegible]

دفاع کنزالایمان

بظل کرامت

تاجدار اہل سنت

شہزادۂ اعلیحضرت مفتی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(از)

نبیرۂ اعلیحضرت علامہ

مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب

ازہری (بریلی شریف)

طابع و ناشر

رضا اکیڈمی بمبئی

۱۳۰۔ علی عمر اسٹریٹ بمبئی ۳

اشاعت نمبر ۱۳

۱

۱۵۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الجمعیۃ دہلی مورخہ ۱۳ر جنوری ۱۹۸۳ کے صفحہ ۲ پر ایک مضمون بعنوان "بریلوی ترجمہ قرآن کا علمی تجزیہ۔ علم و اختیار کی بحث، کی پانچویں قسط نظر سے گذری جس میں اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی کے ترجمہ قرآن کنز الایمان اور صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی کی تفسیر پر اعتراض اور تنقید کیا گیا ہے اس قسط میں معترض نے کنز الایمان اور تفسیر نعیمی پر اس وجہ سے اپنا غصہ اتارا ہے کہ ترجمہ و تفسیر میں خدا کے علم و قدرت کو ذاتی اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم و اختیار کو عطائی بتا کر اللہ و رسول کے علم و اختیار میں امتیاز ظاہر کیا ہے جس کا مفاد یہی ہے کہ معترض صاحب ذاتی اور عطائی کی تقسیم نہیں مانتے اور اس طرح وہ خود توحید و رسالت کے حدود کو نہیں جانتے ہیں تو ان کا یہ لکھنا کہ۔

"قرآن کریم نے توحید و رسالت کے حدود اتنے مستحکم کر دیئے ہیں کہ ہزار تاویلات کی جائیں تو حدود کمزور نہیں پڑتے" ان کے لئے بے سود ہے اور خود تناقض اور تعرض کا شکار ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ اپنی پوری بحث میں ذاتی اور عطائی کی تقسیم و تفریق کے منکر ہیں چنانچہ انھیں سابقہ جملوں کے بعد متصلاً لکھتے ہیں۔

"چنانچہ رضاخانی جماعت علم و اختیار کے مسئلہ میں ذاتی اور عطائی کی منطق سے کام لے کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب عطائی اور اختیار عطائی کا تصور پھیلاتی ہے۔ قرآن کریم نے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

زبان اقدس سے اپنی ذات کے بارے میں علم و اختیار کی صفت کو خدا تعالےٰ کے لئے ثابت کیا ہے وہاں یہ جماعت عطائی اور ذاتی کی تقسیم کر کے ان آیات قرآنی کا سارا زور ختم کر دیتی ہے۔ مولانا احمد رضا خانصاحب کا یہی سب سے بڑا کارنامہ ہے کہ انھوں نے قرآن کریم کے اندر عطائی اور ذاتی کی تقسیم داخل کر دی" الخ،

ان کلمات پر چند سوالات متوجہ ہوتے ہیں

۱۔ جناب معترض صاحب بتائیں کہ چنانچہ کا ان کی عبارت میں کیا محل ہے اور اگر محل نہیں تو یہ چنانچہ کیسے بے محل ٹپک پڑا۔ کیا اسی اردو دانی پر انھیں اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی اور صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی کے ترجمہ و تفسیر پر منہ کھولنے کی جرأت ہے؟

۲۔ جناب معترض نے اپنے ان کلمات میں یہ کہہ کر رضاخانی جماعت ذاتی اور عطائی کی منطق سے کام لے کر علم غیب عطائی اور اختیار عطائی کا تصور پھیلاتی ہے ہم اہل سنت پر یہ الزام لگایا ہے کہ ذاتی اور عطائی کی تقسیم ہماری اور اعلیٰحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ کی ایجاد کردہ ہے جیسا کہ ان کے آخری فقرے صاف صاف اس الزام کا پتہ دے رہے ہیں۔ ذرا قرآن کریم کی ان آیات کو پڑھ کر بتلایئے جو درج ذیل ہیں

ذرا قرآن کریم کی ان آیات کو پڑھکر بتایئے جو درج ذیل ہیں کہ سمع و بصر اور علم و تصرف اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے ثابت فرمایا ہے کہ نہیں؟

۱۵۱

الرحمٰن علم القرآن۔ علم بالقلم۔ علم الانسان
مالم یعلم۔ علمك مالم تكن تعلم۔ علمه
شديد القوىٰ۔ اِنّا خلقنا الانسان من
نطفتة امشاج نبتليه۔

اور اگر ثابت فرمایا ہے اور بے شک ثابت فرمایا ہے تو بندوں کے لئے علم و اختیار عطائی بحکم قرآن ثابت ہوا۔ اسی لیے ہم مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ بندے میں جو صفت ہے وہ اس کی ذات کی طرح اللہ تبارک وتعالےٰ کی پیدا کردہ اور اس کی دی ہوئی ہے۔ اور جو قرآن کریم بندوں میں اوصاف عطائی کا پتہ صاف صاف دے رہا رہا ہے وہی قرآن کریم متعدد آیتوں سے یہ بتا رہا ہے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ کو کسی نے پیدا نہیں کیا وہی سب کو پیدا فرمانیوالا اور ایک مدت تک باقی رکھنے والا۔ جلانے اور مارنے والا ہے اور اس کا وجود اور اس کی صفات کسی کا عطیہ نہیں ہے بلکہ اس کا وجود واجب اور اس کی صفات غیر حادث ہیں۔ اسی کو ہم ذاتی سے تعبیر کرتے ہیں تو معترض صاحب نے اہل سنت اور امام اہل سنت اعلیٰحضرت کے سر ذاتی وعطائی کی تقسیم کے بابت جو الزام لگایا ہے وہ کھلا بہتان اور صریح افترا ہے کہ نہیں؟

۳۔ یہ جو گذرا ہم اہل سنت کا عقیدہ اور ایمان تھا اب جناب اپنا عقیدہ بتائیں کہ آپ اور آپ کے جملہ ہم خیال مقتدا و مقتدی پیشوا و

پیرو اس ذاتی اور عطائی کی تقسیم کے منکر ہو کر ان آیات بینات کے منکر ہوئے کہ نہیں۔ ضرور ہوئے اور جب آپ سب ان آیات بینات کے منکر ہوئے تو یہ بھی بتا دیں کہ قرآن کی آیات بینات کا منکر کون ہوتا ہے؟

۴۔ آپ سب لوگ ذاتی اور عطائی کی تقسیم پر تو اس قدر برافروختہ ہوتے ہیں مگر یہ نہیں سوچتے کہ اللہ تبارک وتعالےٰ سمیع وبصیر۔ مرید وقادر۔ حیّ متکلم اور علیم وخبیر ہے اور آپ اور ہم سب اس کے بندے بھی اس کی عطا سے حیّ۔ سمیع وبصیر، مرید وقادر۔ متکلم اور علیم وخبیر ہیں اب اس تقسیم پر برافروختہ ہونے کا انجام اس کے سوا کیا ہے کہ آپ حضرات کے نزدیک بندے اور خدا میں کوئی امتیاز نہیں اس لئے کہ آپ حضرات کو ذاتی اور عطائی کی تفریق مسلم ہی نہیں یا آپ حضرات کے طور پر یہ لازم آتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کسی کو یہ صفات بخشیں ہی نہیں اور یہ آیات بینات کے انکار اور قرآن کریم سے کفر کے علاوہ ہدایت اور مشاہدے کا بھی انکار ہے تو آپ کو ترجمہ تفسیر پر اعتراض کے بجائے اپنے وجود اور صفات کا انکار کرنا چاہیئے اور اس دنیائے ہستی سے الگ اپنی کوئی اور دنیا بسانی چاہیئے۔

۵۔ اور اگر ذاتی اور عطائی کی تقسیم غیر مسلم مانتے ہوئے اپنی ذات وصفات کا اقرار بھی کریں تو کیا اس تقسیم کے انکار سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ حضرات اپنی ذوات وصفات کو عطائی نہیں مانتے

جب عطائی نہیں مانتے تو ضرور آپ حضرات کی ذوات وصفات ذاتی ہوں گی۔ کیا یہ اس بدیہی تقسیم سے انکار خدا اور بندے میں امتیاز کو کھونا بلکہ معاذ اللہ خدا کا شریک وسہیم بنانا ہے کہ نہیں؟

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیّاد آگیا

٦۔ اور جب ذاتی اور عطائی کا فرق کھو کر خدا بندہ کا امتیاز رکھا تو توحید و رسالت کی وہ حدود کب قائم رکھیں تو د. جو لکھا تھا کہ قرآن کریم نے توحید و رسالت کے حدود اتنے مستحکم کر دیئے ہیں۔ (الاخ)

اس اپنے لکھے ہی پر تمہارا ایمان کب ہے۔ کیا یہ اپنے لکھے کو آپ جھٹلانا نہیں؟

٧۔ اور جب ذاتی و عطائی کے فرق کو کھونا خدا و بندے کی تمیز کم کرنا ہے تو یہ تمیز کھو کر دیو بندی فرقہ ان آیات کا جو جناب نے ذکر کیا مطلب خبط کرتا ہے کہ نہیں اور جماعت اہل سُنت ذاتی اور عطائی کا امتیاز قائم کر کے وہ حدود قائم رکھتی ہے۔ جن کا جناب نے شروع مضمون میں ذکر کیا۔ تو یہ کہنا کہ یہ جماعت ان آیات کا سارا زور ختم کر دیتی ہے اپنا الزام دوسروں کے سر رکھنا ہے کہ نہیں۔ بولو ہے اور ضرور ہے؟

٨۔ ذاتی اور عطائی کے انکار میں آپ لوگ اتنے سرگرم ہیں

کہ عطائی کو بھی شرک بتاتے ہیں چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی "تقویۃ الایمان" میں لکھتے ہیں۔

"پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہر طرح کفر ثابت ہوتا ہے۔"

ملتقطاً اور جناب نے بھی اس پر شرک کا حکم یہ کہہ کر جڑا ہے کہ ذاتی اور عطائی کی تقسیم کا سراغ مشرکین مکہ کے اس لبیک میں ملتا ہے جو وہ پڑھتے تھے مگر یہ تو بتایئے کہ شرک یہ ہے کہ جو شے خدا کے ساتھ خاص ہو اسے غیر خدا کے لئے ثابت کیا جائے اور عطائی وہ ہے جو غیر نے دی ہو۔ تو خدا سے اوپر کون ہے جس نے اسے صفات بخشیں کہئے عطائی کو شرک کہنا خدا کے اوپر خدا ماننا ہے کہ نہیں اور یہ آپ کا شرک ہے کہ نہیں؟

ذاتی اور عطائی کی تقسیم کی وجہ سے ہم اہل سنت پر اتنا غصہ آپ کو کیوں ہے۔ آپ کے مقتدا مولوی اشرفعلی تھانوی بھی اپنے فتوے میں اس جرم کے مرتکب ہیں چنانچہ وہ رقم طراز ہیں۔

جو استعانت و استمداد بالمخلوق بہ اعتقاد علم و قدرت مستقل مستمدّ منہ ہو شرک ہے اور یہ اعتقاد علم و قدرت غیر مستقل ہو مگر وہ علم و قدرت کسی دلیل

صحیح سے ثابت نہ ہو معصیت ہے اور بہ اعتقاد
علم و قدرت غیر مستقل ہو اور وہ علم و قدرت
کسی دلیل سے ثابت ہو جائز ہے خواہ وہ مستمد منہ
حی ہو یا میت ہو۔

فتاوی امدادیہ جلد چہارم ص ۹۷

اسی فتوے میں چند سطروں کے بعد لکھا ہے۔ "کہ استمداد
ارواح مشائخ سے صاحب کشف الارواح کے لئے قسم ثالث ہے"۔
دیکھئے علم و اختیار عطائی کی کیسی کھلی تصریح ہے اور آپ خود
مضمون نگار صاحب اپنی کتاب "اہل اللہ کی عظمت علمائے دیوبند
کی نظر میں" جو خاص الجمعیۃ پریس دہلی میں چھپی ہے اور جمعیۃ
بک ڈپو دہلی سے شائع ہوئی ہے میں رقم طراز ہیں
مومن کی روح خاصکر اولیائے حق اور صلحائے
امت کی روحیں جسم سے جدائی کے بعد اس عالم مادی
میں تصرف کی قوت رکھتی ہیں اور ان ارواح کا
تصرف قانون الٰہی کے مطابق ہوتا ہے۔
اور جملہ وہابیہ کے امام و معتمد اسماعیل دہلوی کا یہ اعتراف
بھی ملاحظہ ہو۔
ایں مراتب عالیہ و ارباب ایں مناصب رفیع ماذون
مطلق در تصرف عالم مثال و شہادت می باشد۔ صراط مستقیم ص ۱۰

اس سلسلہ میں ایک واقعہ عبداللہ خاں نامی مسلم راجپوت کا
بھی سنتے چلیے جسے آپ ہی کے قاسم العلوم نانوتوی صاحب نے
ذکر کیا ہے اور جو ارواح ثلثہ میں موجود ہے وہ یہ ہے کہ انکی حالت
یہ تھی کہ اگر کسی کے گھر میں حمل ہوتا اور وہ تعویذ لینے آتا تو آپ
فرمایا کرتے تھے کہ تیرے گھر میں لڑکی ہوگی یا لڑکا اور جو آپ بتلا
دیتے تھے وہی ہوتا تھا۔

دوسری عبارت نیز مولوی رشید احمد گنگوہی کے متعلق عاشق
الٰہی میرٹھی کی یہ عبارت بھی ملاحظہ ہو۔ وہ لکھتے ہیں۔
"اس زمانے میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی
کو حق تعالیٰ نے وہ علم دیا ہے جب کوئی حاضر ہونے
والا السلام علیکم کہتا ہے تو آپ اس کے ارادے
سے واقف ہو جاتے ہیں نیز مولوی انوار الحسن ہاشمی
"مبشرات دار العلوم" کے مقدمہ میں تحریر کرتے ہیں۔
"بعض کامل الایمان بزرگوں کو جنکی عمر کا بیشتر حصہ
تزکیۂ نفس اور روحانی تربیت میں گذرتا ہے باطنی
اور روحانی حیثیت سے ان کو منجانب اللہ ایسا ملکۂ
راسخہ حاصل ہو جاتا ہے کہ خواب یا بیداری میں
ان پر وہ امور خود بخود منکشف ہو جاتے ہیں جو دوسروں
سے پوشیدہ ہیں۔"
(مبشرات ص ۱۲)

نیز مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب۔ منصب امامت میں اولیاء
اللہ کے عالم کے تصرفات کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔
یہاں ان کی عبارت کا اردو ترجمہ پیش ہے جو بریلوی
فتنہ کے مصنفین نے کیا ہے۔
"جیسے بارش کا نازل ہونا اور درختوں کا نشو و نما پانا اور
حالات کا پلٹا کھانا۔ بادشاہوں کا اقبال (اچھے دن)
یا ادبار (برے دن) آنا۔ دولت مند و فقرا مساکین
کے احوال کا بدل جانا اور وباؤں کا ہٹ جانا اور ان
جیسے دوسرے تصرفات۔ (بریلوی فتنہ صـ۱۴۲)
نیز دیوبندی خانوادہ کے ایک بزرگ شاہ عبدالرحیم رائے پوری کے
متعلق تھانوی صاحب کا یہ عقیدہ ملاحظہ فرمایئے۔
مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری کا قلب بڑا ہی نورانی
تھا میں ان کے پاس بیٹھنے سے ڈرتا تھا کہ کہیں میرے عیوب منکشف
ہو جائیں اور مولوی عاشق الٰہی میرٹھی نے اپنی کتاب تذکرۃ الرشید
میں ایک طالب علم کی زبانی مولوی رشید احمد گنگوہی کا بھی یہی حال
نقل کیا ہے۔ کہ حضرت کے سامنے جاتے مجھے بہت ڈر معلوم ہوتا ہے
کیونکہ قلب کے وساوس (وسوسے) اختیار میں نہیں اور حضرت ان
پر مطلع ہو جاتے ہیں۔
یہ چند عبارتیں بطور نمونہ یہاں درج ہوئیں۔ اب انھیں دیکھ

کر یہ بتاتے چلئے کہ وہابی دھرم کے مطابق غیر خدا کے لئے علم و اختیار
مان کر تم اور تمھارا پورا طائفہ اسی جرم شرک کا جس کی تہمت سنیوں
کے سر دھرتے ہو مرتکب ہوا کہ نہیں۔ کہو ہوا اور ضرور ہوا تو پھر اعلٰحضرت
علیہ الرحمہ و صدر الافاضل علیہ الرحمہ پر ہی اس قدر غصہ کیوں ہے۔
تھانوی جی اور دیگر بزرگان دیوبند بالخصوص امام الوہابیہ اسمٰعیل
دہلوی کو بھی وہی سنایئے جو صاحب کنز الایمان و تفسیر نعیمی کے متعلق
کہہ رہے ہیں۔ اور شرک کا وہ الزام پورے طائفہ وہابیہ کو دیجئے
جو اہل سنت کو دے رہے ہیں یا آپ حضرات وہابیہ کو خدائی سند ملی
ہے کہ شرک کریں پھر بھی مسلمان رہیں۔

۸۔ اور جناب نے جو یہ لکھا ہے کہ الاعراف میں قرآن کریم نے علم و
اختیار کے مسئلہ پر بھرپور روشنی ڈالی اور وہاں خانصاحب بریلوی
اور ان کے شاگرد رشید محشی دونوں چکر میں آ گئے تو ہمیں بتایئے وہ چکر
کیا ہے اور آپ سب بھی اسی چکر میں پھنسے ہیں کہ نہیں۔ پھر اس چکر
سے نکل کر تو دکھایئے۔

۹۔ آگے ترجمہ و تفسیر کو نقل کر کے آپ رقم طراز ہیں مطلب یہ ہوا
کہ علم و اختیار ذاتی کی نفی کی گئی ہے عطائی کی نفی نہیں کی گئی بے شک
یہی مطلب ہے اور اسی سے وہ حدود قائم رہتے ہیں جن کا ذکر جناب
نے شروع مضمون میں کیا ہے اور یہ بھی جناب کے معتمد و مستند
حکیم الامت و امام الوہابیہ اور خود جناب کی اور آپ کے دیگر اصحاب

کی عبارتوں سے ظاہر ہے اور اس پر معترض ہونا اپنے آئمہ واصحاب
بلکہ خود کو جھٹلانا اور خدا و بندہ کی تمیز کھو کر بے ایمان ہونا ہے

۱۰۔ اور یہ جو لکھا کہ لیکن جب عطائی خواہ کلی ہو اور عطائی قدرت
سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی فائدہ نہیں پہونچا تو ایسے
علم و اختیار کی حیثیت کیا ہوئی۔ نیز چند سطور کے بعد لکھا کہ " لیکن
جب یہ علم و اختیار آپ کو تکلیفوں سے محفوظ نہ رکھ سکا تو پھر اُس کا
حاصل کیا۔ جی یہ کون کہتا ہے کہ خدا کے سوا کسی کو نفع وضرر کی قدرت
مستقل حاصل ہے۔ اور عطائے الٰہی سے انسان تو انسان نباتات وجمادات
میں بھی نفع وضرر کا وصف موجود ہے۔ روزمرہ کا محاورہ ہے کہ کہتے
ہیں کہ فلاں دوا یا غذا نے نفع دیا فلاں نے نقصان پہونچایا تو جسے
خدا نے علم و اختیار بخشا ہو کیا معتبر ہے کہ اس علم و اختیار پر نفع وضرر کے
ثمرات مرتب فرمائے اور صاحب علم و اختیار سے وہی نفع وضرر ظاہر
ہیں۔ جو اللہ چاہے۔ مگر آپ نے شاید یہ سمجھا ہے کہ اللہ نہ چاہے
ثمرات اور نفع وضرر بندے سے ظاہر ہو جبھی اس کے علم و اختیار کی
حیثیت ظاہر ہوگی۔ والعیاذ باللہ۔

۱۱۔ اور اگر ایسے علم و اختیار کی کوئی حیثیت نہیں تو یہی سوال جناب
اپنے امام وحکیم الامت اور دیگر اصحاب سے بلکہ خود اپنے آپ سے کیجئے کہ ایسا
علم و اختیار آپ حضرات اپنے بزرگوں کے لئے کیوں ثابت کرتے ہیں؟

۱۲۔ آگے یہ جو لکھا ہے کہ یہ قرآن کریم کا استدلالی معجزہ ہے کہ حاشیہ

نویس صاحب قبلہ اس میں پھنس کر رہ گئے ہیں۔ جی ہاں۔ کیوں اور
کیسے؟ اور کہیں آپ بھی اس جال میں پھنسے ہیں کہ نہیں۔ بے شک
پھنسے ہیں چنانچہ ظاہر ہے اور رہے گا۔

۱۳۔ اور یہ جو لکھا ہے کہ قرآن کریم میں خانصاحب نے جگہ جگہ ذاتی اور
عطائی کے جو الفاظ بڑھائے ہیں وہ سب بے معنی نظر آنے لگے۔ جی ہاں!
اسی لئے نہ کی جناب کے نزدیک اللہ تعالےٰ کا علم وتصرف ذاتی نہیں بلکہ
معاذ اللہ عطائی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالےٰ۔ اور یہ اس لئے کہ ذاتی
اور عطائی کے درمیان کوئی دوسری چیز واسطہ نہیں تو جب ذاتی وجود
کے الفاظ آپ کو نامسلّم تو ضرور اوصاف خداوندی جناب کے نزدیک
عطائی ہوں گے اور اس کے برعکس آپ کے حضرات کے اوصاف
ذاتی ہوں گے اور جب آپ کے اوصاف ذاتی اور خدا کے عطائی
ٹھہریں گے تو معاذ اللہ آپ خدا اور خداوند قدوس معاذ اللہ بندہ
ٹھہرے گا۔ اب کہیئے کہ وہ شرک کا جال جو سنیوں کے لئے پھیلایا
آپ لوگ کیسے خود اس میں پھنس کر رہ گئے؟

۱۴۔ اور جناب نے یہ جو لکھا کہ حقیقت ہے کہ خداوند عالم نے اپنی
صفات علم۔ قدرت۔ اختیار۔ رحم وکرم۔ رزاقی وکارسازی میں کسی
مخلوق کو شریک نہیں کیا۔ جی یہی صفات کیا اللہ تعالےٰ کا کسی صفت
میں کوئی شریک نہیں۔ ایک صفت وجود ہی کو لے لیجئے۔ اس میں کون
اللہ تعالےٰ کا شریک ہے کہ وہ واجب الوجود ازلی ابدی اور ہم حادث و

فانی مگر اس کا مطلب کیا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کسی کو کوئی صفت عطا ہی نہ کی تو ہم پہلے بھی کہہ چکے اور اب بھی کہتے ہیں کہ آپ حضرات اپنے وجود ہی کا انکار کر ڈالئے۔

۱۵۔ اور اگر یہی ٹھہرائی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے کسی کو کوئی صفت نہیں بخشی تو ان آیات کا جن میں اللہ تعالےٰ نے انسان اور سید الانس و جان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم و سمع و بصر ثابت کیا۔ جن میں سے کچھ ذکر ہوئیں ان کا جناب کے نزدیک کیا جواب ہے؟ اگر ان آیات پر ایمان ہے تو ان کا محل بتائیے اور اگر ایمان نہیں اور عطائی کے انکار کا بے شک یہی انجام ہے تو ہم اہل سنت کو شرک بنانے کے بجائے اپنے ایمان کی فکر کیجئے۔

۱۶۔ اور یہ بھی بتانے چلئے کہ آپ نے کیونکر اولیا روحی بلکہ ہر مومن کے لئے بعد وفات۔ عالم میں تصرف کی قوت مان لی اور آپ کے مقتدایان دہلوی و تھانوی نے کیونکر بندوں کے لئے علم و قدرت اور تصرفات کو اپنی مان لئے حالانکہ یہ آپ کے دھرم میں شرک ہے جیسا کہ آپ کی یہ عبارت ذخیرہ صاف بول رہی ہے اور امام الطائفہ پہلے کہہ چکا کہ "پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی۔ الخ" اب بولئے کہ ان دوہری بولیوں میں کون سی بولی ایمانی ہے اور کون سی کفری اور آپ حضرات کا ایمان کس پہ ہے۔

۱۷۔ اور اگر علم و اختیار عطائی پر ایمان لائیں تو اس کے سوا کیا ہے

کہ اللہ تعالےٰ کا علم و تصرف ذاتی ہے اور مخلوق کا عطائی اسی لئے سیدنا اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ نے آیت مذکورہ کا ترجمہ فرمایا۔ "کہ تم فرماؤ کہ میں اپنی جان کے بھلے بُرے کا خود مختار نہیں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بہت سی بھلائی جمع کر لی اور مجھے کوئی برائی نہ پہونچی۔ میں تو یہی ڈر اور خوشی سنانے والا ہوں انہیں جو ایمان رکھتے ہیں۔"

اور ترجمہ کے لفظ مگر جو اللہ چاہے پر غور کیجئے تو خود اسی آیت میں بندے سے ذاتی کی نفی اور اس کے لئے عطائی کا اثبات موجود ھے اور لا املک الا آخرہ کا ترجمہ میں اپنے بھلے برے کا خود مختار نہیں بعینہ اس لفظی ترجمہ ہے۔ جو بامحاورہ بھی ہے کہ آیت کریمہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صرف نفع و ضرر پر قابو پانیکی اسناد حقیقی ہونے کی نفی ہے۔ اور اسناد مجازی کی نفی نہیں بلکہ وہ الا ماشاء اللہ مگر جو اللہ چاہے سے ثابت ہے تو مطلب یہی ہوا کہ میں خود نفع و ضرر پر قابو نہیں رکھتا بلکہ مشیت الٰہی و عطائے الٰہی سے قابو رکھتا ہوں تو سیدنا اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کا خود مختار فرمانا اپنی جانب سے کوئی بڑھانا ہے یا آیت کریمہ کی توضیح اور دوسری آیات جن میں صاف صاف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم و تصرف ثابت کیا گیا ہے ان سے وہم معارضہ کو دور کرتا ہے

ہاں بیشک عکسی تصویر کھینچنا یا کھچوانا جائز ہے

ماہنامہ "المیزان" کے استفتاء کا محقق جواب

(قسط ۳)

(حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری شیخ الحدیث دار العلوم منظر اسلام بریلی)

اور اس صورت میں یہ پہلی روایت دوسری روایت سے
متاخرہ ہوگی تو اب اگر یہ مان بھی لیں کہ اس حدیث سے جس
میں کپڑا پھاڑنے کا ذکر ہے جواز و رخصت تصویر ذی روح
کی مفہوم ہوتی ہے تو یہ رخصت حضرت عائشہ کی اس روایت
متاخرہ سے منسوخ ہو جائے گی جس میں وارد ہوا کہ اس گھر میں
فرشتے نہیں آتے جس میں کتا یا تصویر ہو اور اس طور پر بھی جمہور
علماء کا دعویٰ ہے کہ تحریم متاخر و ناسخ ہے اور رخصت منسوخ
ہے ثابت ہے اور مستفتی کا دعویٰ ہے کہ احادیث رخصت
عموم حرمت کی مخصص یا ناسخ ہیں بے دلیل ہے وللہ الحمد اور
جو مستفتی کو شبہہ گذرا کہ یہ روایت کہ تصاویر کی رخصت کا
واقعہ آغاز اسلام میں تھا حرمت کی احادیث رخصت کی
ناسخ ہے یہ حدیث داودی کی ہے لیکن علامہ محدثین
ابن حجر اور ابن التین نے اس کی تردید کی ہے [illegible] و تعقبہ
ہے، یا یوں سمجھئے کہ ابن حجر اور ابن التین نے صحت نسخ سے مطلقاً
انکار نہیں کیا ہے بلکہ بات یہ ہے کہ صحیح بخاری میں دو حدیثیں
حضرت عائشہ سے [illegible] جو بظاہر متعارض [illegible]

حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ کے حجرے میں مصور پردہ تھا
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا تو آپ نے
اس کو پھاڑ کر تکیہ یا دو تکیے کر لیا اور حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے ان تکیوں کو استعمال فرمایا اور دوسری حدیث
میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے تشریف لائے اور
حضرت عائشہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھنے اور
ٹیک لگانے کے لیے ایک تکیہ خریدا تھا تو جب حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے رہے اندر
داخل نہ ہوئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے
اس تکیہ کو استعمال نہ فرمایا۔ اس حد تعارض کو دفع کرنے کے
لیے حافظ ابن حجر نے چند وجوہ تطبیق ذکر فرمائیں ان میں سے
ایک یہ ہے جس کی طرف مصنف یعنی بخاری نے اشارہ فرمایا
کہ پردہ تماثیل تصویر کے جواز سے لازم نہیں کہ تصویر پر بیٹھنا بھی
جائز ہو تو ممکن ہے کہ وہ تکیہ استعمال فرمایا ہو جس میں صورت
نہ ہو اور یہ کہ بیٹھنے اور ٹیک لگانے میں حکم کا تفاوت ہے
اسے فرمایا کہ یہ بعید ہے اور تیسری وجہ تطبیق یہ بیان کی

باب ششم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ ــــــــ سلمان رشدی کی بکواس وہفوات
☆ ــــــــ امت مسلمہ کی بروقت رہنمائی
☆ ــــــــ مسند افتاء بریلی کا آغاز اور پہلا فتوی۔
☆ ــــــــ دعوت اسلامی و جماعت اہل حدیث پر حکم

اسلام اور بانی اسلام حضور اقدس نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف ایک زمانہ سے فرعونی طاغوتی طاقتیں سازشیں رچتی رہی ہیں۔ مگر حق نے ہمیشہ باطل طاقتوں پر فتح وکامرانی حاصل کی ہے۔ نام نہاد مسلمان اس طرح کے عزائم کی تکمیل کے لئے آلۂ کار بنتے رہے ہیں، انہیں میں ایک نام سلمان رشدی کا بھی ہے، سلمان رشدی کشمیری برہمن کی اولاد ہے۔ اس کی ماں زہرہ بٹ چند دنوں علی گڑھ رہ کر عیسائی سے معشوق کرتے ہوئے انگلینڈ میں جا بسی، وہیں عیسائی اسکولوں میں تعلیم و تربیت پائی، جس کے نتیجہ میں اس کا ذہن ودماغ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زہر اگلنے کے علاوہ کچھ نہ کر سکا۔ ۱۹۸۸ء میں اس نے ''شیطانی آیات'' کے نام سے کتاب لکھی، جس میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اہل بیت اطہار، بالخصوص حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان ارفع واعلیٰ میں گستاخیاں کیں۔ کتاب کے منظر عام پر آتے ہی عالم اسلام خاص طور سے ہندوستان میں کہرام مچ گیا۔ ہمدرد ملت مولانا الحاج محمد سعید نوری سکریٹری وبانی رضا اکیڈمی نے حضرت تاج الشریعہ سے اس کا حکم شرعی دریافت کیا، حضرت ان دنوں بمبئی کے تبلیغی سفر پر تھے۔ اس کی شرعی وقانونی حیثیت متعین کر کے ذرائع ابلاغ میں حضرت کے تحریر کردہ فتوی کو جاری کر دیا گیا۔ اردو اخبارات نے خوب تشہیر کی اور پہلے صفحہ پر جگہ دی، حضرت تاج الشریعہ نے سلمان رشدی کو اسلام سے خارج، کافر ومرتد قرار دیا۔ حضرت کے فتوی کی اشاعت کے بعد تائید کرتے ہوئے ایرانی قائد آیت اللہ خمینی نے سلمان رشدی کو قتل کرنے والے شخص کو انعام دینے کا اعلان کیا۔ علماء اہل سنت کے ایک وفد نے سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی سے ملاقات کر کے ہندوستان میں کتاب پر پابندی لگانے کا مطالباتی میمورنڈم دیا، جس کو مسٹر راجیو گاندھی نے عملی جامہ پہنایا، بعدہ مسٹر اٹل بہاری واجپئی کی وزارت عظمی نے اس عائد پابندی کو ختم کر دیا تھا۔

حضرت تاج الشریعہ کو فتوی نویسی خاندانی ورثہ میں ملی ہے، آپ کے جد امجد مجاہد جنگ آزادی مفتی رضا علی خاں بریلوی نے ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء میں بریلی کی سرزمین پر ''مسند افتاء'' کی بنیاد ڈالی، وہ سلسلہ آپ تک پہنچا، آج بھی بحسن وخوبی، فتویٰ نویسی کی خدمت جلیلہ کو انجام دیتے ہوئے مسند افتاء کو رونق بخشتے ہوئے ہیں۔ حضرت نے سب سے پہلا فتوی ۱۳۸۶ھ ۱۹۶۶ء میں لکھا تھا، ابتداً حضرت کے فتاوی ''ماہنامہ اعلی حضرت'' و ''ماہنامہ نوری کرن'' میں شائع ہوئے تھے، حضرت مفتی اعظم قدس سرہ اور بحر العلوم مفتی سید افضل حسین مونگیری کی صحبت کیمیا اثر نے کہنہ مشق مفتی ومدرس بنا دیا۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت میں شائع شدہ ۱۹۷۹ء اور ۱۹۸۲ء کے فتوی کا عکس پیش کیا گیا ہے، بوندی (راجستھان) کا مشہور شہر ہے، جہاں مولانا عبد الغفور چمن قادری نے علمی ودینی خدمات انجام دی ہیں۔ چند شر پسند عناصر ان کے خلاف ہو گئے، ہائی کورٹ اور حکومت ہند کے وزرا تک مسئلہ پہنچا۔ قائدین اہل سنت اور ایک مرکزی وزیر حکومت ہند نے بھی حضرت کی طرف رجوع کرنے کے لئے کہا پھر قضیہ پیش کیا گیا، حضرت نے تمام اپیلیں وشکایات کو سنکر مولانا چمن قادری کے حق میں فیصلہ نامہ جاری کر دیا، جس سے اہل سنت والجماعت کو قوت وطاقت ملی اور حاسدین خائب وخاسر ہو گئے۔

۱۴۰۷ھ کو ملک کے دانشوران کے درمیان علمی بحث کا موضوع سخن تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام کیا ہے؟ حضرت نے ایک تفصیلی مضمون لکھ کر بتا دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام ''تارخ'' ہے نہ کہ ''آزر''۔ مولانا محمد الیاس قادری کی سربراہی میں چلنے والی ''دعوت اسلامی'' کے بارے میں حاجی محمد غوث خاں حامدی پرتاپوری کے سوال کا جواب بھی شامل ہے۔ ۱۹۹۳ء میں جماعت اہل حدیث (غیر مقلدین) نے ''مجلس واحد میں دی گئی تین طلاق ایک مانی جائینگی'' کا خوب شور وشرابہ مچایا۔ حضرت نے مسلمانوں کے درمیان مسئلہ شرعیہ کی نوعیت واضح کرنے کے لئے فوراً ایک اخباری بیان جاری کر کے شرعی حکم بیان کردیا کہ ''مجلس واحد میں دی گئی تین طلاقیں تین ہی مانی جائیں گی، اس پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔'' اردو وہندی اخبارات نے پہلے صفحہ پر شائع کیا۔

باب الاستفتاء

مولانا
اختر رضا خاں ازہری

۲۸۶/۹۶

مکرمی معظمی۔ السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ،

استفسار :- کیا فرماتے علمائے دین شرح متین کہ خادم عالی جناب سیدنا مولانا و مرشدنا الحاج شاہ سید مصباح الحسن صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرید ہے۔ خادم کے پیر و مرشد کی شان میں مندرجہ ذیل اُن کا تعینہ شعر سن کر ایک شخص نے گستاخی میں یہ کلمات ادا کئے " یہ کھلم کھلا شرک ہے " اگر بغیر توبہ کئے وصال ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ بہتر جانے کہ بخشش ہو کہ نہ ہو " اور خادم سے تجدید بیعت حاصل کرنے کے لئے کہا۔ اور مزید دوسرے موقعہ پر یہ بھی کہا کہ اس شعر کی بناء پر وہ انہیں سید زادہ نہیں مانتا حالانکہ یہ شخص " رسالہ ملفوظ مصابیح القلوب " پھپھوند شریف کا مہینوں پہلے ہی مطالعہ بھی کر چکا تھا جس میں میرے پیر اور دادا پیر مرشد حضرت سیدنا شاہ عبدالصمد مودودی۔ چشتی۔ نظامی۔ فخری سلیمانی۔ حافظی۔ ابدال قدس سرہ رحمتہ اللہ علیہ کے کل حالات مع مادری پدری۔ اور طریقت کے شجرے مندرج ہیں۔ شعر نمبر ①

جان و ایمان واصل ایمانم سجدہ سوئے تو یا رسول اللہ۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

خادم نے حضرت مولانا جامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مندرجہ ذیل شعر جو ماہنامہ نوری کرن بریلی شریف کے ملت نمبر ... نومبر ۱۹۷۸ء مع ترجمہ ثانی جناب اقبال احمد نوری مدظلہ کے شائع ہوا اور اب ذی نمبر " استقامت " میں ذکیہ رسے شائع ہوا ہے

جنس کیا سہ شعر نمبر ②

زہے جمال تو قبلۂ جان حریم کوئے تو کعبۂ دل

فان نسجد نا الیک سجدہ و ان سعینا الیک نسعی

(ترجمہ) یا حبیب اللہ آپ کا جمال انور قبلہ جان ہے۔ آپ کا کوئے حریم کعبۂ دل ہے۔ ہم اگر آقا سجدہ کریں گے تو آپکی طرف اور اگر سعی کریں گے تو آپ کی طرف

اعلیٰ حضرت بریلی

۲۵

جون ۱۹۷۹ء

اُس شخص نے شعر نمبر (۲) کے ترجمہ کو بھی غلط بتلایا اور کیا لفظ کریگے کا استعمال دونوں جگہ اوپر والے ترجمہ میں غلط ہے بلکہ "کرتے" ترجمہ ہونا چاہیے۔

یہ صاحب پیش امام بھی ہیں۔ مرید بھی ہیں اور اپنے کو سنی حنفی بھی کہتے ہیں کیا خادم مندرجہ بالا حالات میں اس شخص کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے؟

اور کیا شعروں میں شرعی نقص ہے؟

کیا مندرجہ بالا کلمات اولیاء اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی ہیں یا نہیں؟

شعر نمبر (۲) کا ترجمہ جو "نوری کرن" اور استقامت نے شائع کیا زیادہ صحیح و درست ہے یا جو اعتراض اس شخص نے کیا ہے وہ ٹھیک ہے؟

خادم کو تجدید بیعت کرنی چاہیے یا یہ شخص تجدید ایمان۔ بیعت و نکاح کرے؟ جب کہ شان اولیاء اللہ تعالیٰ قرآن عظیم اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے:۔

(۱) پارہ نمبر ۱۱ ۔ یعتذرون۔ رکوع نمبر ۱۱ ۔ سورۂ یونس

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ .... (الآیت)

(۲) مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۷ اور صحیح البخاری شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمایا کہ:۔

جس نے میرے ولی سے عداوت کی اس شخص کو میری طرف سے اعلان جنگ"۔ وغیرہ وغیرہ

استدعا ہے کہ جواب سے مطلع فرمادیں اور جملہ مسائل کو لیے رسالہ اعلیٰ حضرت میں شائع فرماکر مشکور فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی

والسلام وعلیکم

خادم

محمد ضمیر مصباحی

(Mohammad, Zamir Misbahi)
A. S. I. (Police), 4215,
15th Battalion, P.A.C Tajganj, Agra U.P
(8-10-78)

مکرمی۔ السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین کہ زید ایک مسجد کا از خود متولی۔ امام۔ ہے۔ وہ اور اس کے کنبہ والے فعل سے مسجد کو اپنی میراث ہی سمجھتے ہیں۔ اور دوسروں کی غیبت کرتے ہیں۔ اس مسجد میں اکثر وبیشتر بعد نماز فجر ہونے والے دینی کام کو جس میں کلمہ۔ نماز۔ وضو۔ غسل۔ حج۔ زکوٰۃ۔ اخلاقیات وغیرہ وغیرہ کے جملہ مسائل وفضائل شامل ہیں تو وہ یکسر روک دیا بلکہ یہ وعظ وتقریر ہے جو ہفتہ میں صرف دو دن ہونی چاہئیے۔ امام کے کنبہ کے کچھ لوگ اور ایک لڑکا مسجد میں ہنسی۔ ٹھٹھا۔ شور اور دھکے بازی بھی کرتے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں مسائل کے بیان کرنے پر بھی امام نے دو دن کی بندش لگائی۔ جب ان سے کہا گیا کہ حدیث شریف کے مطابق تعلیم روز ہو سکتی ہے تو بھی وہ اس پر راضی نہیں ہوا۔ بلکہ غیبت کی۔ یہی امام مسجد اور مدرسہ کے لئے دیوبندیوں اور جماعت تبلیغی والوں سے چندہ بھی لیتا ہے اور کہتا ہے کہ سنیوں سے چندہ دینے میں وہ باطل جماعت ہی بہتر ہے۔ یہ امام صاحب خود کو مریض بھی بتاتے ہیں اور رمضان المبارک کے روزے بالکل نہیں رکھتے۔ ان کے گھر میں ریڈیو پر فلمی گانے سنتے جاتے ہیں۔ جس کی آواز مسجد تک آتی ہے۔ اور ان دعوت طعام میں بھی شریک ہوتے ہیں جن میں لاؤڈ اسپیکر پر فلمی گانے بھی بجتے ہیں

استدعا ہے کہ اس بارے میں مفصل جملہ مسائل کو اپنے رسالہ اعلیٰ میں شائع فرمائیں اور جواب سے سائل کو مستفید فرماویں۔ عین نوازش ہوگی۔

خادم

محمد ضمیر مصباحی

Mohammad Zamir, A.S.I. (Police) 42/5

XV BN P.A.C, Tajganj, Agra.

(بر تقدیر صدق سوال وصورت واقعہ) ۷۸۶/۹۲

الجواب: متولی مذکور جبکہ یہ تمام افعال شنیعہ درج سوال ہوئے سخت فاسق ہے اور فاسق کو متولی رہنا جائز نہیں

درمختار میں ہے وینزع وجوبا بزازیۃ لو الواقف فغیرہ بالاولیٰ در غیر مامون أو عاجزا أو ظہر بہ فسق الخ اور اسکی امامت بھی مکروہ ہے اور اقتدا بھی گناہ اور نماز واجب الاعادہ ہے غنیہ میں ہے لو قدموا فاسق یاثمون درمختار میں ہے کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا واللہ تعالیٰ اعلم

صح الجواب والمولیٰ تعالیٰ اعلم

(مہر)

قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

دارالافتاء منظر اسلام [illegible]

۸۶ء

الجواب۔ شعر مذکور میں سجدہ حقیقی ہرگز مراد نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے۔ غیر خدا کے لئے سجدہ بہ نیت عبادت کفر و شرک ہے اور بہ نیت تعظیم ہماری شرع میں حرام ہے۔ اس کا مرتکب کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا مگر مشرک نہ ہوگا۔ شخص مذکور نے اپنی جہالت سے یا تو سجدہ کو سجدہ عبادت سمجھ لیا اور مولانا علیہ الرحمہ پر حکم شرک جڑ دیا یا سجدہ تعظیمی ہی کو بہ تقلید وہابیہ شرک جانا اور سجدہ سے مجرد تعظیم مراد ہونا اسکے خیال میں نہ آیا حالانکہ عرف میں سجدہ سے کبھی مجرد تعظیم بھی مراد ہوتی ہے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی تفسیر عزیزی میں ایک گروہ اولیاء کے متعلق فرماتے ہیں "مسجود خلائق گشتہ اند" اب کیا شاہ صاحب کو مشرک کہا جائیگا۔؟ نہیں اور یہی وجہ ہر شخص موافق و مخالف بیان کریگا۔ کہ یہاں مجازی معنی مراد ہیں۔ اور جب یہاں شاہ صاحب کی عبارت میں مجازی معنی مراد ہوئے تو اس شعر میں حقیقت مراد [illegible] کا علم کیسے ہو گیا مگر سچ ہے یہ کہ وہابیہ بڑی ہٹ دھرم قوم ہے جو بات دوسروں کے لئے شرک وہی بات اپنو[illegible] کے لئے عین ایمان ہو جاتی ہے۔ پھر بالفرض اگر حقیقی معنی ہی مراد تو محض اتنی بات پر حکم شرک کیسے دیدیا بنو[illegible] سجد[illegible] [illegible] دونوں قسموں کا احتمال ہے۔ تعظیمی۔ اور تعبدی، پہلا حرام ہے دوسرا شرک ایسے پہلا نگ کر یہ دوسرا ہو[illegible] مگر یہ وہابیہ کو شرک کرنے کی ہوس ہے۔ کہاں ان متہور بدلگام کے بول اور کہاں ہمارے علماء اہل سنت [illegible] احتیاط کہ فرماتے ہیں "لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامه علی محمل حسن او کان فی کفره خلاف" یعنی مسلم [illegible] کو محمل حسن پر رکھنا جبتک ممکن ہو یا اسکے کفر میں خلاف ہو اسکے کفر کا فتویٰ ہی نہ دیا جائے گا۔ پھر شرک [illegible] حکم اور اس پر یہ کہنا کہ اگر بغیر توبہ کے وصال ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ بہتر جانے کہ بخشش ہو یا نہ ہو۔" طرفہ عجیب۔ [illegible] مشرک جسکا خاتمہ شرک پر ہو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مشیئت کے تحت ہے چاہے بخشدے چاہے عذ[اب دے] ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ" اللہ شرک کو معاف نہ فرمائیگا۔ یہ [illegible] [illegible]ت کریمہ اور عقیدہ ضروریہ دینیہ کا انکار ہے جو کفر ہے اور اس قول سے اس پر توبہ و تجدید ایمان [لازم] ہے اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح بھی لازم ہے اور تجدید بیعت بھی اسی کو چاہئے۔ ترجمہ دونوں طرح درست ہے [illegible] دونوں ترجموں پر صحیح ہے عبارت کہ ہم اگر سجدہ کر بیٹھے یا ہم اگر سجدہ کرلے شرطیہ ہے جو مستلزم وقوع نہیں [illegible] تعالیٰ اعلم

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ
۲۰ ذیقعدہ ۹۸ھ
(مہر)

الجواب صحیح و صواب والمجیب مصیب و مثاب والمولیٰ تعالیٰ اعلم
قاضی محمد عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی دارالافتاء منظر اسلام بریلی
قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ
(مہر)

بابُ الاستفتا

مدینہ منورہ سے آئے ہوئے دس سوالوں کے جوابات

علامہ قاضی عبدالرحیم صاحب بستوی مولانا محمد اختر رضا خاں ازہری
دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین بیچ دراں مسائل کہ:۔

(۱) مقیم مدینۃ المنورہ بغیر احرام کے تجارت کی غرض سے یا نماز جمعہ یا صرف طواف کرنے کی نیت سے مکہ شریف جا سکتا ہے؟

الجواب:۔ بغیر احرام کے اسے جانا جائز نہیں ہے درمختار میں ہے۔ وحرم تاخیر الاحرام عنھا لمن ای لاٰفاقی قصد دخول مکۃ یعنی الحرام ولو لحاجۃ غیر الحج۔ ردالمختار میں ہے۔ (قولہ غیر الحج) کمجرد رؤیۃ والنزھۃ او التجارۃ نہج واللہ تعالیٰ اعلم

ایضاً:۔ مندرجہ بالا مسائل میں مقیم جدہ کے لئے کیا حکم ہوگا؟

الجواب:۔ وہی حکم ہے جو اوپر گزرا واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) بچوں کو جو پلاسٹک اور کپڑے کا بنا ہوا لنگوٹ (Pamper) باندھا ہوتا ہے کہ جس کی وجہ سے پیشاب وغیرہ باہر نہیں آئے اس صورت میں بچہ کا پاک یا ناپاک ہونا معلوم نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں بچہ کو گود میں لیکر طواف کیا تو کیا مسئلہ ہوگا؟

الجواب:۔ جب تک نجس ہونا معلوم نہ ہو کوئی کراہت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ایضاً:۔ اگر طواف کے بعد کھول کر دیکھا گیا کہ لنگوٹ ناپاک ہو چکا ہے تو طواف کا کیا حکم ہوگا؟

الجواب:۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ نجس کپڑے میں طواف مکروہ ہے کفارہ نہیں۔ حیث قال طواف الزیارۃ وفی ثوب نجاسۃ اکثر من قدر الدرھم اجزاہ لکن مع الکراھۃ ولا یلزمہ شیٔ کذا فی المحیط۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صورت مسئولہ میں صرف کراہت ہے کفارہ نہیں ہے صراحت سے کوئی جزئیہ نظر سے نہیں گزرا۔ والمولیٰ تعالیٰ اعلم۔

Akhtar Raza Khan
AZHARI
Qaim Muqam Mufti-e-Azam Hind
82, Saudagran Bareilly Shareef

اختر رضا خاں
ازہری
قائم مقام مفتی اعظم ہند
۸۲- سوداگران بریلی شریف

صدر آل انڈیا سُنّی جمعیۃ العلماء　صدر مفتی مرکزی دار الافتاء بریلی شریف

حکمنامہ

مرکزی سپریم شرعی عدالت و دار الافتاء رضا نگر سوداگران بریلی شریف

x ——— x ——— x ——— x ——— x

خطوط اور درخواستوں کے ذریعہ معلوم کیا جا رہا ہے کہ کیا شہر بوری راجستھان کے قاضی و امام عیدگاہ کے بارے میں اب بھی کوئی مرحلہ باقی رہ گیا ہے جیسے دہلی پہنچکر مسلم منسٹر صاحب کی نشست میں طے کر کے حکم دیا جائیگا۔

جواب

اس جواب میں واضح رہے کہ اس بابت تنازعہ پیدا ہوا پھر کافی تحقیق کے بعد مولینا عبد الغفور صاحب چمن قادری کے حق میں قاضی اور امام عیدگاہ بنے رہنے کا حکم تحریری حکمنامے کے ذریعہ لاڑ سال ہی دیا جا چکا ہے جس میں کسی بھی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے اور وہ حکم بدستور مولینا چمن قادری کے حق میں قائم ہے۔ ان کو قاضی اور امام عیدگاہ بنے ہوئے اب اٹھائیس ۲۸ سال ہو رہے ہیں جو ان کی مقبولیت اور ہر دلعزیزی کا ثبوت ہے اور ایسی صورت میں یہ امام ماذون ہیں۔ گورنمنٹ یا گورنمنٹ کے طبقے یا وقف بورڈ وغیرہ کو قطعی یہ حق نہیں ہے کہ وہ ان کی قضا یا امامت میں دخل دیں۔ کسی بھی قسم کا دخل دینا مداخلت فی الدین مانا جائیگا جو قابل قبول نہ ہوگا۔

"آستانہ اعلیحضرت بریلی شریف عالم اسلام کے تمام سنّی مسلمانوں کا مرکز عقیدت ہے اور تمام ممالک اسلامیہ کے سنّی علماء بشمول سنی مسلمان اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کے علم و فضل کی بناء پر بریلی شریف کو اپنا مرکز اعلیٰ اور سپریم شرعی عدالت مانتے ہیں۔ ایسی صورت میں جو بھی اس مسند پر بحیثیت جانشین و مفتی اعظم کے متمکن ہوگا وہ مرکز کے وقار کو قائم رکھتے ہوئے فیصلہ دینے کیلیے اپنے کو کسی جگہ جانے کا پابند نہیں بنائیگا۔

شہر کے مسلمانان اہلسنت کو توجہ دلانا ہے وہ سنیت کی فلاح و بہبود کیلیے مولینا چمن قادری (مولینا عبد الغفور صاحب چمن قادری) کے حق میں دعا کرتے ہیں۔ حضرت مولینا چمن قادری کا تعاون کرتے رہیں۔

دعا گو: ——— ۱۹۸۸ء

محررہ عبد النعیم عزیزی ۱۴۰۲ھ

قادری
[illegible]

مخدوم گرامی حضرت والا عظیم المرتبت نبیرۂ سرکار مفتی اعظم
علامہ اختر رضا خاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض ضروری یہ ہے تنظیم "دعوت اسلامی" جسکے بانی مولانا الیاس قادری پاکستانی ہیں، اس تنظیم کے طریقۂ تبلیغ دین سے سب صحیح العقیدہ مسلمانوں میں شدید بے چینی پائی جارہی ہے اس لئے کہ یہ بات دعوت اسلامی کے آئین سے ہے کہ بدمذہب بددین وہابیوں دیوبندیوں کے عقائد کے متعلق کچھ نہ کہا جائے اور دعوی ان کا یہ ہے کہ ہم سنیت کی اشاعت اور تبلیغ کرتے ہیں، جب خدا ورسول کے دشمنوں کے عیوب کو ظاہر نہ کیا جائے بلکہ ان کا نام لینے سے گھبرایا جائے کیا اسی کو سنیت کی تبلیغ کہتے ہیں، کیا باطل رد کئے بغیر سنیت کی اشاعت ہو سکتی ہے! ان کے اس طریقۂ تبلیغ سے کیا عوام اہلسنت کے حق و باطل کو ایک ہی سمجھ کر گمراہ ہو جانے کا خطرہ نہیں؟

لہذا حضور سے مؤدبانہ التماس ہے کہ بانی دعوت اسلامی کو اپنی مقدس تحریر ہی کے ذریعے سمجھادیں کہ سنیت کی تبلیغ کس طرح کی جاتی ہے،

خدا گواہ ہے کہ ہمارا مقصد انتشار وخلفشار ہرگز نہیں بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ تبلیغ سنیت کا کام صحیح طریقے سے ہو تاکہ ہم سب مل جل کر کام کرسکیں

مولانا الیاس قادری صاحب پر لازم ہے کہ [illegible] ورنہ لوگوں کو ان سے [illegible]
اور دوری حق بجانب ہے والسلام
فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

खनऊ-गोरखपुर-वाराणसी (इला.)-झांसी-मेरठ-आगरा-बरेली-नई दिल्ली से प्रकाशित

जागरण

[illegible]वां वर्ष
[illegible] मई, १९९३

पोस्टल रजि. नं.बी.आर.-१८५/९३
ला.नं.जी.२२/बी.आर.-एल.पी.पी.-१/९३

नगर संस्करण

मौलाना अख्तर रजा खां का फतवा

तलाक पर 'जमीयत' का रुख निन्दनीय

(शंभू दयाल वाजपेयी)

बरेली, ३० मई। तीन बार तलाक कह कर बीबी को तलाक देने की परम्परा को गैर काननी बताने वाले जमीयत अहले हदीस के फतवे की यहां अत्यन्त तीखी प्रतिक्रिया हुई है। आल इंडिया सन्नी जमातल उलमा के सदर और सेन्ट्रल दारुल इफ्ता, बरेली शरीफ के प्रधान मफ्ती हजरत अल्लामा मौलाना मफ्ती मो. अख्तर रजा खां कादरी अजहरी ने जवाबी फतवा जारी कर उक्त फतवे को नाकाबिले अमल और मरदद (निंदनीय) बताया है।

जमीयत के तीन मफ्तियों शेख अताउर्रहमान पटनी, शेख उबेदर्रहमान और शेख जमील अहमद मदनी के पिछले हफ्ते सनाये गये फतवे में कहा गया है कि एक ही स्थान पर तीन बार तलाक कह कर बीबी को तलाक देने की परम्परा गैर काननी है और इसे अमल में नहीं लाया जा सकता। फतवे के अनसार अब अगर कोई शौहर तीन बार तलाक कहे भी तो शरीयत के मताबिक इसे तलाक नहीं माना जाएगा और इससे मर्द और उसकी बीबी के हकक और जिम्मेदारियों पर कोई फर्क नहीं पड़ेगा। ये तीनों मफ्ती जमीयत अहले हदीस की मजलिस तहकीक इल्मी से सम्बद्ध हैं।

सन्नी जमात के दनिया के सबसे बड़े आध्यात्मिक केन्द्रों में से एक बरेली शरीफ के मौलाना अख्तर रजा खां ने आज एक महत्वपूर्ण फतवा जारी कर जमीयत के फतवे की तीखी आलोचना की है। मौलाना अख्तर रजा खां साहब ने फतवे में कहा है कि नाम नेहाद जमीयत अहले हदीस मसलमानों की कोई नमाइंदा जमात नहीं है। इस लिए इसे उम्मते मसल्लमा पर अपनी राय मसल्लत करने [illegible] कोई अधिकार नहीं है।

उन्होंने कहा है कि जमीयत का बयान [illegible] सिर्फ हनफी, बल्कि शाफई, मालकी, [illegible] सभी इमामों के परी तरह खिलाफ, नाकाबिले अमल, बातिल (अवैध) मरदद और मसलमानों में फट डालने की नापाक कोशिश व [illegible] चाल है।

उन्होंने फतवे में कहा है कि जमीयत [illegible] बयान करान व हदीस और अज्माए [illegible] के सरासर खिलाफ है। इसी से इस जमात [illegible] हाल और उसके बयान की हकीकत [illegible] है। जो शख्स भी अपनी मन्कहा (निकाही[illegible]) बीबी को तीन तलाकें देगा, उसकी बीबी [illegible] बेशक तीन तलाकें वाके होंगी। अगर्चे [illegible] तीन तलाकें देना नाजायज व गनाह है, [illegible] तलाकें चाहे एक ही मजलिस में एक ही [illegible] दे या अलग-अलग जम्लों में, बहरहाल [illegible] पड़ेंगी। इस पर सिर्फ मसलमानों का [illegible] नहीं, बल्कि करान व हदीस से भी साबित है। खद पैगम्बरे इस्लाम अलहेसलाम के [illegible] बाज लोगों ने अपनी बीबी को एक बारगी [illegible] तलाकें दीं और वे तीन ही मानी गयीं। [illegible] 'सम्बन्ध में उन्होंने अपनी किताब 'तीन तलाकें का शरई हक्म' का हवाला भी दिया है। मफ्ती-ए-आजम हिन्द के जानशीन ने फतवे में जमीयत अहले हदीस को अपनी जाति राय को अखबारों में इस तरह छपवाने के लिए [illegible] तमाम उम्मते मसल्लमा का माना हआ [illegible] हो, आलोचना की है और इसे [illegible] मसलमानों को गमराह करने की चाल [illegible] है।

(शेष पृष्ठ ११ पर)

Hazrat Allama Maulana Mufti
Mohammed
Akhtar Raza Khan Qadri Azhari
President All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti Central Darul Ifta-Bareilly
82 Raza Nagar Saudagran Bareilly Sharif
U.P. 243003 (INDIA) ● Tel: 72166

मौलाना अख्तर रजा खां के फतवे की फोटो प्रति।

दिल्ली की रेक्सीन फैक्ट्री में भीषण आग लगी, ९ की मौत

नयी दिल्ली, ३० मार्च (भाषा)। पश्चिमी दिल्ली के पीरागढ़ी क्षेत्र में फोम और रेक्सीन की एक फैक्ट्री में आज सबह भीषण आग लगने से करीब नौ कर्मचारी जल कर मर गये और दो व्यक्ति बरी तरह आग में झलस गये।

पलिस ने बताया कि आग पर काब पा लेने के बाद आठ जले हए शव बरामद हए। पश्चिम दिल्ली में ई.एस.आई. अस्पताल के डाक्टरों ने बताया कि सिर में चोट लगने से गंभीर रूप से घायल नौवें व्यक्ति ने दोपहर में अस्पताल में दम तोड़ दिया।

दिल्ली दमकल विभाग ने बताया कि इस भीषण आग पर काब पाने के लिए दमकल की १५ गाडियों को दो घंटे तक जझना पड़ा। उन्होंने मृतकों के बारे में कोई ब्यौरा नहीं दिया।

दमकल विभाग के अधिकारियों ने कहा कि फैक्ट्री में आग बझाने की कोई सविधा नहीं थी। फैक्ट्री का ढांचा इतना मजबत नहीं था जो कि इस प्रकार की दर्घटना को झेल पाता।

उन्होंने कहा कि फैक्ट्री के कर्मचारियों और ढांचे की आग से सरक्षा के लिये कोई उपकरण नहीं था। फैक्ट्री के मालिक से इस दर्घटना के एक-एक लाख रुपए का मुआवजा देने की मांग की है।

श्री सज्जन कुमार ने कहा कि आवासीय क्षेत्रों में रैक्सीन और प्लास्टिक की फैक्ट्रियां लगाने की अनमति नहीं मिलनी चाहिए और इन्हें सरक्षित स्थान पर ले जाया जाये।

इस अग्निकाण्ड की भेंट चढ़े नौ व्यक्तियों में से सात की दमकल विभाग ने पहचान कर ली है।

सात मृतकों के नाम इस प्रकार हैं- श्याम (३०), राज कमार (२०), [illegible]गीर अली,

मंदिर तोड़े जाने के लिए इंका माफी मांगे

नयी दिल्ली, ३० मई (भाषा)। विश्व हिन्दू परिषद ने कहा है कि हिन्द विरोधी नीतियों विशेष कर कश्मीर घाटी में मंदिर तोड़े जाने के लिए कांग्रेस (इ) को देशवासियों से माफी मांगनी चाहिए।

विहिप के संयक्त महासचिव आचार्य गिरिराज किशोर ने आज यहां कहा कि मानव संसाधन विकास मंत्री अर्जुन सिंह ने बाबरी ढांचे को गिराये जाने के लिये कांग्रेस (इ) से जनता से माफी मांगने को कहा है लेकिन जिस तरह जम्मू कश्मीर में हिन्द मंदिर तोड़े गये हैं, कांग्रेस (इ) के नेता उस पर चप्पी साधे हुये हैं।

आचार्य गिरिराज ने कहा कि जिस तरह कश्मीर घाटी से लाखों हिन्द परिवारों ने पलायन किया है उसके लिए भी कांग्रेस (इ) को देशवासियों से माफी मांगनी चाहिये। घाटी से पलायन करने वाले हिन्द परिवारों [illegible]

باب ہفتم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ ـــــــــــــ سعودیہ عربیہ میں گرفتاری

☆ ـــــــــــــ عدل وانصاف پر شب خون

☆ ـــــــــــــ عالم اسلام کا احتجاج

☆ ـــــــــــــ حکومت سعودیہ کی پسپائی واعلان

حضرت تاج الشریعہ نے کئی بار حج و زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔ ۸/اگست ۱۹۸۶ء کو سفر حج کے لئے بریلی وایا بمبئی سے مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوئے، حضور پیرانی امی صاحبہ (حضرت کی اہلیہ محترمہ) بھی شریک سفر تھیں، ۳۱/اگست ۱۹۸۶ء کو شب میں تین بجے مکہ معظمہ میں اچانک سعودی حکومت کی سی۔آئی۔ڈی۔ اور پولس قیام گاہ پر آئی اور بغیر جرم بتائے گرفتار کرلیا۔ اس گرفتاری پر عالم اسلام کے کروڑوں مسلمانوں میں شدید غم وغصہ پیدا ہوگیا۔ اور ہر طرف سعودی حکومت سے نفرت و بیزاری کی لہر دوڑ گئی، سعودی حکومت کے اس وحشیانہ سلوک، غیر آئینی اور غیر اخلاقی اقدام پر ہندوستان میں رضا اکیڈمی بمبئی، سنی جمعیۃ العلماء بمبئی، مسلم پرسنل لا کانفرنس دہلی، جماعت رضا مصطفےٰ بریلی اور ورلڈ اسلامک مشن لندن کے علاوہ پاکستان و بنگلہ دیش، ہالینڈ وانگلینڈ وغیرہ کی تنظیموں نے پرزور احتجاج کیا۔ بمبئی، دہلی، اسلام آباد اور لندن وغیرہ میں سعودی ایمبیسی وقونصل خانوں پر احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ مطالبہ تھا کہ سعودی حکومت حضرت تاج الشریعہ کو بلاشرط رہا کرنے اور انہیں مدینہ منورہ جانے کی اجازت دی جائے۔

ان شدید احتجاجی مظاہروں کی تاب نہ لاکر بالآخر سعودی حکومت نے بلاشرط ۱۱/دسمبر ۱۹۸۶ء کو حضرت تاج الشریعہ کو رہا کر کے مدینہ منورہ کی زیارت کے بغیر مکہ معظمہ سے سیدھے جدہ ہوائی اڈا پہنچا دیا۔ ایرانڈیا پرواز سے بمبئی واپس روانہ کیا، قیام گاہ سے لیکر جیل تک حضرت سعودی حکام سے بار بار یہی دریافت فرماتے رہے کہ مجھے بتایا جائے کہ کس جرم وقصور میں گرفتار کیا گیا ہے؟ لیکن اس سوال کا انہیں کوئی جواب نہیں دیا گیا، بلکہ رہائی کے وقت حضرت تاج الشریعہ سے ان الفاظ میں معذرت کی گئی کہ ''ہم آپکے علم، آپکی شخصیت کا احترام کرتے ہیں، ہم آپ سے مخصوص اوقات میں دعا کے طالب ہیں۔

حضرت کے بمبئی پہونچنے پر ہوائی اڈا سے لیکر قیام گاہ تک انسانی سیلاب تھا، گرفتاری کے سلسلہ میں ایک تحریری بیان اخبارات کو دیا، حضرت کا وہ بیان ہفت روزہ اخبار نو دہلی بابت ۳ تا ۹/اکتوبر ۱۹۸۶ء کے شمارہ ۱۹ جلد ۴ ص ۱۳ پر شائع ہوا۔ رضا اکیڈمی کے زیراہتمام ابراہیم مرچنٹ بمبئی میں استقبالیہ جلسہ میں تقریر میں تفصیلات بیان کیں۔ گھر واپسی پر مسلمانان بریلی نے جامع مسجد میں استقبالیہ اجلاس کا اہتمام کیا۔ جس میں ڈھائی گھنٹہ تقریر فرمائی، راقم نے حضرت کی سب سے پہلی یہی تقریر سنی تھی۔ تقریر سننے اور بیان پڑھنے کے بعد کروڑوں اہل سنت و جماعت کو زبردست قلبی صدمہ پہونچا، دوسری طرف وہابی مکتبہ فکر اور سعودی ریال پر پلنے والے بغلیں بجانے لگے اور سعودی حکومت کے اس فعل ناروا کو سراہنے لگے۔ چنانچہ ہفت روزہ اخبار نو دہلی بابت ۷ تا ۱۳/نومبر ۱۹۸۶ء کے شمارہ ۲۴ جلد ۴ ص ۲ پر ڈاکٹر خالد قاسمی سنبھلی کا ایک دل خراش مضمون بعنوان ''مولانا اختر رضا بریلوی کی سعودی حکومت میں گرفتاری ٹھیک تھی'' شائع ہوا۔ جس نے جلتی آگ پر پیٹرول کا کام کیا۔ ہر طرف سے سعودی ایجنٹ کے اعتراضات کے منہ توڑ جوابات دیئے گئے۔ استاذ العلماء علامہ مفتی سید شاہد علی رضوی محدث رام پوری اور مولانا مفتی عبدالمنان کلیمی مرادآبادی وغیرہ کے مضامین کو ایڈیٹر میم۔ افضل دہلوی نے نہ چھاپ کر صرف مولانا لیٰسین اختر مصباحی (مہتمم دارالقلم دہلی) کا مضمون ''سعودی عرب میں علامہ اختر رضا خاں ازہری کی گرفتاری ٹھیک نہیں تھی''۔ اس نوٹ کے ساتھ شائع کیا کہ اس سلسلہ کو ہم یہیں ختم کرتے ہیں مزید کوئی خط یا مضمون نہ لکھیں۔ ڈاکٹر قاسمی کے اہانت آمیز دل خراش مضمون کو مفتی سید شاہد علی رضوی محدث رامپوری نے ''جوابات قادری بر الزامات قاسمی، انکشاف جرم'' کے نام سے کتابی شکل میں طبع کرا کے ڈاکٹر قاسمی کے پاس بھیج دیا۔

حضرت کی حمایت اور سعودی کے خلاف احتجاجی مظاہروں کے دباؤ پر مجبور ہوکر بادشاہ سعودی شاہ فہد بن عبدالعزیز کو یہ اعلان کرنا پڑا کہ حرمین شریفین میں ہر ایک شخص کو اپنے مسلک وعقائد کے مطابق معمولات کرنے کی اجازت ہوگی۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ کریں راقم السطور کی تصنیف حیات تاج الشریعہ مطبوعہ اسلامک ریسرچ سینٹر بریلی شریف) آگے اخبارات کے تراشے دیکھیں گے۔

اداریہ — فتنۂ نجدیت

ادارہ

اس الحاد و بے دینی کے پرفتن دور میں ہر طرف سے دین اسلام کو مٹانے کی کوشش و کاوش کی جا رہی ہے۔ کہیں جماعت اسلامی کے روپ میں اور کہیں دیوبندیت کے بھیس میں اور کہیں وہابیت اور نیچریت اور قادیانیت کی شکل میں اسلام کے خلاف بھرپور سازشیں کی جا رہی ہیں لیکن یہ سب اسلام دشمن جماعتیں نجدیوں کی دین ہے۔

نجدیت ایک ایسا فتنہ ہے جسکی پیش گوئی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ مختلف مقامات پر انھوں نے اسلام دشمنی کا مظاہرہ کیا۔ سعودیہ عربیہ میں صحابہ کرام کے مزارات مقدسہ اور یادگاروں کو مٹا دیا۔ یہیں پر بس نہیں بلکہ عاشقان رسول کو مختلف قسم کی اذیتیں دیتے رہتے ہیں۔ غیر ممالک سے جانے والے عازمین حج و علمائے اہلسنت کو صرف اس بنا پر اذیت دی جاتی ہے کہ وہ فاضل بریلوی امام احمد رضا خاں رضی اللہ عنہ کے مسلک کے مطابق عظمت رسول اور عشق رسول میں سرشار ہو کر بارگاہ رسالت میں ادب و احترام کے ساتھ حاضری دیتے ہیں۔ علمائے اہلسنت کے ساتھ جو ہوش ربا تشدد برتا جاتا ہے وہ ناقابل برداشت ہے۔ چند ہی سال قبل حضور مجاہد ملت مولانا حبیب الرحمن صاحب رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر کے سخت ترین سزا دی ابھی یہ واقعہ مسلمانان اہلسنت و جماعت کے ذہنوں سے مٹ بھی نہ سکا تھا کہ حضرت علامہ مولانا مفتی الحاج محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ کو اسی سال حج کے موقع پر مکہ معظمہ میں گرفتار کیا گیا اور ہتھکڑیاں ڈال کر جیل بھیج دیا گیا اور مدینہ طیبہ کی حاضری سے روک دیا گیا اس کے بعد جدہ سے انکو انکے وطن کی طرف بریلی شریف روانہ کر دیا گیا۔ نہیں معلوم فتنۂ نجدیت ابھی کیا کیا گل کھلائے۔ پروردگار عالم ہم تمام سنی مسلمانان اہلسنت کو مسلک اعلیحضرت (رضی اللہ عنہ) کا حامی ناصر بنائے اور فتنۂ نجدیت سے محفوظ فرمائے۔

سعودی عرب میں علامہ اختر رضا خاں ازہری کے ساتھ وحشیانہ سلوک کا مسئلہ

علمائے اہلسنت کی طرف سے سعودی حکومت جس غلط فہمی میں مبتلا ہے اس کا ازالہ اب ضروری ہو گیا

(از علامہ ارشد القادری نائب صدر ورلڈ اسلامک مشن)

کروڑوں مسلمانوں کے مرجع عقیدت نبیرۂ اعلیٰحضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری امسال سفر حج و زیارت پر گئے تھے۔ ان کی اہلیہ بھی شریک سفر تھیں۔ عرفات سے واپس لوٹنے کے بعد سعودی حکام نے رات کے وقت مکہ معظمہ میں ان کی قیام گاہ سے انھیں گرفتار کر کے جیل بھیج دیا۔ اور دس دن کے بعد انھیں رہا کیا۔

حضرت موصوف نے اپنی گرفتاری کی جو رپورٹ اخبارات کو ارسال کی ہے اُسے پڑھنے کے بعد رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ جس حکومت کا یہ دعویٰ ہے کہ اسکی اساس کتاب و سنت پر ہے، وہاں ایک عالم دین کے ساتھ اس طرح کا وحشیانہ سلوک بھی ہو سکتا ہے۔

علامہ ازہری کے بیان کے مطابق ان کے کمرے میں داخل ہوتے ہی چاروں طرف سے ریوالور تان کر انھیں ساکت و جامد رہنے کا حکم دیا گیا۔ جب ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈال کر ساتھ چلنے کیلئے کہا گیا تو انھوں نے کہا کہ میری اہلیہ بھی میرے ساتھ ہیں۔ میرے بعد یہاں ان کا نگراں کون ہوگا؟ اس پر ان کی اہلیہ کو غسل خانہ میں بند کر کے دروازہ باہر سے مقفل کر دیا گیا۔ رہائی کے بعد جب انھیں جدہ ایرپورٹ لیجایا گیا تو راستے بھر ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑی تھی۔ یہاں تک کہ ظہر کی نماز کیلئے بھی ان کی ہتھکڑی نہیں کھولی گئی اور ان کی نماز قضا ہو گئی۔ انھیں مدینہ طیبہ جانے سے بھی روک دیا گیا اور جدہ سے سیدھے بمبئی روانہ کر دیا گیا۔

قیام گاہ سے لیکر جیل تک علامہ ازہری موصوف حکام سے بار بار دریافت کرتے رہے کہ مجھے بتایا جائے کہ کس قصور پر مجھے گرفتار کیا گیا ہے۔ لیکن اس سوال کا انھیں کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ رہائی کے وقت ان سے ان الفاظ میں معذرت کی گئی کہ ہم آپکے علم، آپ کی عمر اور آپ کی شخصیت کا احترام کرتے ہیں۔ ہمارے لئے مخصوص اوقات میں دعا کیجئے گا۔

البتہ ان سے کئے گئے سوالات و جوابات کی روشنی میں سعودی حکام نے رہائی سے بیشتر اپنے مرتب کردہ جس اقرار نامے پر ان سے دستخط کرائے اس سے بھی گرفتاری کی کوئی معقول وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔

قرار نامہ یہ تھا:۔

میں فلاں ابن فلاں بریلوی مذہب کا متبع ہوں (ازہری صاحب نے اس فقرے پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ بریلوی کوئی مذہب نہیں ہے اور اگر کوئی نیا مذہب بنام بریلوی ہے تو میں اس

بری ہوں اسکے آگے اقرار نامہ کی عبارت یہ ہے)
میں امام احمد رضا کا پیرو ہوں اور بریلویوں میں سے
ایک ہوں۔ اور ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم سے توسل اور استغاثہ اور ان کو پکارنا
جائز ہے۔ اور حضور غیب جانتے ہیں اور وہابی ان
امور کو شرک بتاتے ہیں۔ اور یہ کہ میں ان کے پیچھے
اس وجہ سے نماز نہیں پڑھتا ہوں کہ وہ ہم سنیوں کو
مشرک بتاتے ہیں۔ (اقرار نامے کے اخیر میں ازہری
صاحب کے اصرار پر یہ اضافہ کیا گیا کہ) بریلویت
کوئی نیا مذہب نہیں ہے اور ہم لوگ اپنے آپ
کو اہل سنت وجماعت ہی کہلانا پسند کرتے ہیں۔

اس اقرار نامہ سے اچھی طرح واضح ہو
جاتا ہے کہ علامہ ازہری نے وہاں نہ کسی اخلاقی
جرم کا ارتکاب کیا تھا اور نہ ان کے خلاف سیاسی
سرگرمیوں کا کوئی الزام تھا۔ ان کا قصور صرف یہ
تھا کہ وہ وہابی عقیدے سے متفق نہیں تھے۔ دنیا
کی کوئی مہذب حکومت صرف اتنی سی بات پر کسی
غیر ملکی مہمان کیلئے قید وبند کی سزا ہرگز تجویز نہیں
کرسکتی کہ وہ اس کے مذہبی یا سیاسی عقیدے سے
متفق کیوں نہیں ہے؟

مجھے کہنے دیا جائے کہ سعودی عرب میں
علامہ ازہری کیساتھ اس وحشیانہ ذہنیت کا مظاہرہ
اب تنہا ایک شخص کا معاملہ نہیں ہے بلکہ وہاں یہ
صورت حال ہر اس شخص کیساتھ پیش آسکتی ہے
جو نجد کے قاضیوں کی رائے سے متفق نہیں ہے۔
اس لئے اپنے مذہبی اور انسانی حقوق کے تحفظ
کیلئے اب ضرورت ہے کہ پوری دنیائے اسلام
سعودی حکومت سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ نجد کے
قاضیوں کا خانہ زاد مذہب باہر سے آنیوالے مسلمانوں
پر بزور شمشیر مسلط کرنیکی ہرگز کوشش نہ کرے۔
غیر منصوص مسائل میں جہاں تک، کتاب وسنت
سے استفادہ کا تعلق ہے تو اس چیز پر شیخ نجد کے

خاندان کی کچھ تنہا اجارہ داری نہیں ہے کہ جو کچھ
انھوں نے سمجھا ہے وہی صحیح ہے باقی دنیا کے
سارے علماء کتاب وسنت کے فہم سے نابلد ہیں۔

ٹھیک اس موقعہ پر جبکہ لیبیا کی دعوت
پر ہم اسلامی کانفرنس میں شرکت کیلئے لندن
ہوتے ہوئے طرابلس جارہے تھے ہم نے دہلی
میں سعودی حکومت کے سفیر سے ملاقات کی اور
ان کو بتایا کہ ملک کے کروروں مسلمان علامہ ازہری
کی گرفتاری کی خبر سے سخت بےچین ہیں۔ آپ
اپنی حکومت کو مشورہ دیجیئے کہ وہ انھیں فوراً رہا
کردے۔ ورنہ کچھ دنوں کے بعد پورے ملک میں
سعودی حکومت کیخلاف سخت قسم کا احتجاج
شروع ہوجائیگا۔ سفیر موصوف نے یقین دلایا
کہ وہ بخیر وعافیت ہیں اور جلد ہی انھیں رہا کر
دیا جائے گا۔

گفتگو کے دوران انھوں نے باہمی تبادلۂ
خیال کی پیشکش بھی کی تاکہ کتاب وسنت کی روشنی
میں مختلف فیہ مسائل کی صحیح تصویر واضح ہوسکے۔
میں نے اُن سے وعدہ کیا کہ لیبیا کے سفر سے واپسی
کے بعد میں اس کیلئے آپ سے ضرور رابطہ قائم
کروں گا۔ اب میں جلد ہی انھیں تفصیلی خط
لکھ رہا ہوں اور عام معلومات کیلئے اُسے پریس
کے حوالہ بھی کرونگا۔ ان حالات میں اردو
پریس سے مجھے توقع ہے کہ وہ افہام وتفہیم

منقبت

سیدنا سرکار امام احمد رضا

فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از محمد قمر الدین رضوی قمرؔ دربھنگوی
مدرس دارالعلوم غوثیہ ہبلی کرناٹک

امام اہلسنت اے میرے احمد رضا تم ہو
گلِ باغِ رسالت اے میرے احمد رضا تم ہو

تمہیں نے تو دیا ہے درس عشقِ احمدِ مرسل
غریقِ بحرِ الفت اے میرے احمد رضا تم ہو

تمہاری شان وشوکت کا بیان ممکن نہیں مجھ سے
کہ جانِ ہر فضیلت اے میرے احمد رضا تم ہو

سبھی علماء میں تم ممتاز ہو اپنے زمانے کے
محافظ دین وملت اے میرے احمد رضا تم ہو

تمہارے علم کا چرچا عرب میں ہے عجم میں ہے
سراپا علم وحکمت اے میرے احمد رضا تم ہو

قمرؔ کی آرزو یہ ہے کہ ہو اس پر کرم تیرا
بہارِ اہلسنت اے میرے احمد رضا تم ہو

باقی صفحہ ۶۶ کا

باقاعدہ منظر اسلام کی رسید بک اور حضرت علامہ
سبحان رضا خاں سبحانی میاں سجادہ نشین خانقاہ رضویہ
کی جانب سے تحریری سفارت نامہ دیکھ کر چندہ اور
عطیات دیں۔ یا براہ راست حضرت علامہ سبحان
رضا صاحب سبحانی میاں سجادہ نشین خانقاہ عالیہ
رضویہ بریلی شریف کے پتے پر ارسال فرمائیں۔ مجھے
امید ہے کہ اس تحریر سے ایک بڑی غلط فہمی دور ہو
جائے گی اور لوگ اپنے حقیقی مرکز کی اعانت فرمائیں گے۔

کے سلسلے میں ہمارے ساتھ پُرخلوص تعاون
کرینگے۔　　ارشد القادری

جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء نئی دہلی
۳۰ ستمبر ۱۹۸۶ء

Page (6)

روزنامہ آزاد ہند کلکتہ (۲) ۲۱/اپریل ۸۷ء

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں ہر مسلک کے مسلمانو
ان کے طریقہ پر عبادت کی آزادی ہوگی - شاہ فہد کا و

نئی دہلی ۲۰/اپریل: پاکستانی اخبارات کی اطلاعات کے مطابق مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے مسلمان اپنے اپنے عقیدے کے مطابق سعودی عرب میں مکہ اور مدینہ کے مقدس شہروں میں عبادت کر سکتے ہیں۔ مولانا عبدالستار خاں نیازی نائب صدر عالمی اسلامی مشن اور جنرل سکریٹری جمعیت العلمائے پاکستان نے حال ہی میں لاہور میں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ سعودی شاہ فہد نے نماز ادا کرنے کے بارے میں مطالبہ منظور کر لیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں عالمی اسلامی مشن (دولت مشترکہ کی شاخ) شاہ فہد کے دورہ برطانیہ کے وقت مظاہرہ کرنے کا پروگرام منسوخ کر دیا گیا۔ مولانا نے مزید بتایا کہ شاہ فہد نے دیگر مطالبات پر بھی غور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

عالمی اسلامی مشن کے دیگر مطالبات یہ ہیں: عازمین حج سے سعودی حکومت جو لینڈنگ ٹیکس، معلم ٹیکس اور ایئرپورٹ ٹیکس وصول کرتی ہے اسے منسوخ کیا جائے۔ مولانا نیازی نے بتایا کہ قرآن کی تفسیر "کنزالایمان" جو مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہے۔ نیز دیگر مذہبی کتب پر سعودی حکومت کی جانب سے لگائی ہوئی پابندی کو بھی اٹھانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ مشن نے یہ بھی ... کہ ان دو شہروں میں سعودی حکومت ... منانے کے سلسلے میں جو پابندی لگا رکھی ... بھی ختم کیا جائے۔ مولانا نیازی نے اس ... شاہ فہد کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس ... مسلمانان عالم کے اتحاد کو تقویت پہنچے ...

सन्मार्ग
Calcutta - 14th April 1987

मुस्लिम समाज का एक गंभीर आपसी मतभेद समाप्त—प्रार्थना की स्वतंत्रता

नयी दिल्ली, १३ अप्रैल (यू. न्यू.)। विश्व भर के मुस्लिम समाज के एक आपसी विवाद का निपटारा शान्ति सद्भावना के साथ किये जाने की खबर मिली। पाकिस्तानी समाचार-पत्रों में प्रकाशित रिपोर्ट के अनुसार सऊदी अरब के मक्का और मदीना शहरों में अब विभिन्न मतवाद वाले मुस्लिम गुटों के लोग अपने-अपने मतवाद के अनुसार नमाज अदा कर सकेंगे या अन्य प्रकार से प्रार्थना कर सकेंगे। इस आशय का निर्णय सऊदी सरकार ने हाल में ही लिया है। विश्व इस्लामी मिशन के उपाध्यक्ष जमायते उलेमाए पाकिस्तान के महासचिव श्री अब्दुस सत्तार नियाजी ने कुछ दिन पूर्व लाहौर में एक प्रेस सम्मेलन को सम्बोधित करते हुए उक्त जानकारी दी। उन्होंने कहा कि सऊदी अरब के शाह फहद ने उक्त इस्लामी मिशन की ब्रिटिश शाखा की उक्त आशय की मांग को मंजूर कर लिया है और अन्य मांगों पर भी विचार करने का आश्वासन दिया है। शाह फहद के इस निर्णय से प्रसन्न होकर मिशन ने उनकी भावी ब्रिटेन यात्रा के समय उनके विरुद्ध प्रदर्शन का कार्यक्रम रद्द कर दिया है। अन्य मांगों में हज यात्रियों की सऊदी अरब यात्रा को करभार से मुक्त किया जाना और पवित्र कुरान के बारे में मौलाना सैयद अहमद रजा बरेलवी द्वारा लिखी गयी समीक्षात्मक पुस्तक पर से रोक हटाया जाना भी शामिल है। मौलाना नियाजी ने सऊदी अरब के शाह को उक्त निर्णय के लिए धन्यवाद देते हुए कहा है कि इससे संसार भर के मुसलमानों की एकता को नया बल मिलेगा।

U.K.'s First & Largest Circulated URDU DAILY ESTABLISHED 1971 | ABC CERTIFIED | SATURDAY/SUNDAY MARCH 21/22, 1987

U.K.'s First & Largest Circulated URDU DAILY ESTABLISHED 1971 | ABC CERTIFIED | THURSDAY, MARCH 26, 1987

THE DAILY JANG LONDON 25P

جنگ لندن

قیمت فی پرچہ ۲۵ پنس

جلد: ۱۴ | جمعرات ۲۶ مارچ ۱۹۸۷ء • ۲۵ رجب المرجب ۱۴۰۷ھ | نمبر ۷۳

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC CERTIFIED پاکستان کے ہر روزنامہ سے زیادہ

THE DAILY JANG LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور

SUNDAY, MARCH 29, 1987.

۱۲ صفحات

قیمت فی پرچہ ۲ روپے

جلد ۷ — نمبر ۱۴۴

حرمین شریفین میں ہر مسلمان اپنے عقیدے کے مطابق رسومات ادا کرسکتا ہے

لاہور (وقائع نگار خصوصی) سعودی عرب کے شاہ فہد نے کہا ہے کہ ہم حرمین شریفین کے مالک نہیں خادم ہیں اور مسلمانوں پر وہاں اپنے مسلک اور عقیدے کے مطابق رسومات ادا کرنے پر کوئی پابندی نہیں۔ جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا عبدالستار خان نیازی نے گزشتہ روز ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ شاہ فہد نے اس امر کا اظہار لندن میں ورلڈ اسلامک مشن کے ایک وفد سے ملاقات کے دوران کیا۔

The Nation
LAHORE, 29 MARCH, 1987 SUNDAY, 28 RAJAB 1407
AN INDEPENDENT NATIONAL DAILY

Liberty to all sects in 'Harmain Sharifain'—Fahd

By Our Staff Reporter

LAHORE, March 28: King Fahd of Saudi Arabia has said that Muslims may practise their rites according to their sect in the Harmain Sharifain.

This was revealed by Jamiat-i-Ulema-i-Pakistan, Secretary-General Maulana Abdus Sattar Niazi at a Press conference at the JUP Central Office on Saturday. He told newsmen that the King had said this in a meeting with a delegation from the World Islamic Mission, of which the Maulana is Secretary-General.

The Maulana said that the World Islamic Mission had passed a number of resolutions in its 1985 Hijaz Conference in London, which called for the lifting of the ban on 'Kanzul Iman', permission for 'Salaat-o-Salaam' at least in private gatherings, an end to landing and *maullim* taxes, the declaration of the Harmain Sharifain as open cities for the Umma-i-Muhammadia.

Despite several representations, no progress was made, he said, until the delegation went to meet the King himself. The meeting, revealed the Maulana, was held two days before, and he had received the news by telephone.

The King is reported to have expressed willingness to consider the demands sympathetically, and to have declared that all sects may practise their rites according to their beliefs. He also said that he would like to meet Maulana Niazi along with the WIM President, Maulana Shah Ahmad Noorani, to obtain their point of view, in order to determine what exactly were the demands of their sect.

Answering newsmen's questions, he said that the JUP could not determine its attitude to the JUI-proposed All-Parties Conference until MRD Secretary-General Malik Qasim met JUP Chief, Maulana Noorani.

He said that the JUP had a one point programme — the holding of elections immediately on party basis. He said that the MRD's insistence on their four-point programme would mean joining the MRD. He said that need was a greater alliance, and the door could not be closed on parties which had taken part in the 1985 elections.

arious Muslim sects can now erform rituals in S. Arabia

Dawn Lahore Bureau

RCH 28: King Fahd of Saudi a is reported to have agreed ow the Muslims of all sects to ... the religious rituals in ah and Medina, according to respective beliefs.

e permission was granted at a ng the Saudi monarch held the leaders of the U.K. branch e World Islamic Mission at n on Friday, Maulana Abdus Khan Niazi, Vice-President WIM, told a Press conference n Saturday.

ording to the Maulana, the king told the delegation that as a "khadim" of the Haru- Sharifain, and the Muslims free to perform the religious of their respective sects. As other demands of the WIM, udi monarch is reported to ssured the delegation that he give a sympathetic consi- on.

lana Niazi lauded the gener- pproach of King Fahd and it would help to pave the way ity among the Muslims.

the acceptance of this ma- mand, the WIM has cancelled heduled protest demonstra- London during the Saudi visit, Maulana Niazi said.

hoped the Government of Arabia would make laws affect all Muslims after con- the leading scholars of all of Islamic thought.

lso demanded waiver of the tax, muallam tax and tax charged from the *Huj-* d lifting of Saudi ban on *l eeman*", a tafsir of holy by Syed Ahmad Reza Brailvi.

محترم جناب ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ ـ سلام مسنون

مزاج عالی!

آپ کو اس خبر سے قلبی مسرّت حاصل ہوگی کہ مفتیٔ اعظم حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری مدظلہ العالی سعودی عرب سے رہا ہو کر ہندوستان تشریف لا چکے ہیں۔

لیکن اس کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ وجہ جرم بتائے بغیر حکومتِ سعودیہ نے حضرت علامہ ازہری صاحب کے ساتھ جو وحشیانہ سلوک کیا ہے اس سے نہ صرف حضرت علّامہ موصوف ہی کی ہتک ہوئی ہے بلکہ حکومتِ سعودیہ نے اس غیر قانونی، غیر اخلاقی، غیر انسانی اور غیر اسلامی سلوک سے مسلمانانِ ہند، انڈین نیشن اور ہندوستانی حکومت کی بھی توہین کی ہے۔ حکومتِ سعودیہ کی اس حرکتِ بے جا سے مسلمانانِ ہند ابھی تک اضطراب و بے چینی کا شکار ہیں۔

اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اپنے اپنے علاقوں کی سُنّی انجمنوں و تنظیموں کی طرف سے میمورنڈم بنا کر اس پر زیادہ سے زیادہ دستخط کرا کر مندرجہ ذیل پتوں پر روانہ کریں۔

انگریزی زبان میں تیار شدہ میمورنڈم کی ایک نقل اس خط کے ساتھ منسلک ہے چاہیں تو اسی کی نقل کرلیں یا اپنے یہاں کے کسی انگریزی داں سے اسی کی روشنی میں ایک نیا میمورنڈم تیار کرالیں۔ اس میمورنڈم کی کاپیاں دہلی، بمبئی اور کلکتہ کے اخبارات و رسائل کو بھی بھیج دیں۔

فقط والسلام

عبدالنعیم عزیزی

مُدیر ماہنامہ سُنّی دُنیا۔ ۸۲۔ سوداگران۔ رضا نگر۔ بریلی شریف

انجمن محبّانِ مُصطفیٰ! سیلانی۔ بریلی شریف

جماعتِ ذاکرینِ رضائے مُصطفیٰ۔ بریلی شریف

شری راجیو گاندھی وزیر اعظم ہند نئی دہلی

1. Sri Rajiv Gandhi Prime Minister Of India, New Delhi.

2. Sri P. Shiv Shankar Minister of foreign affairs South Block, New Delhi.

شری پی شیوشنکر وزیر خارجہ ہند۔ ساؤتھ بلاک۔ نئی دہلی

3. Ambassador of Saudi Arabia, Panjsheel Park, New Delhi.

سفیر سعودیہ عرب۔ پنچ شیل پارک۔ نئی دہلی

باب ہشتم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ــــــــــــــــحرم شریف میں ایرانیوں کی شورش

☆ــــــــــــــــحرم پاک میں جدال وقتال

☆ــــــــــــــــایرانی حکومت وسعودی حکومت کی مذمت

☆ــــــــــــــــاحتجاجی مکتوب وانقلابی عربی نظم کی اشاعت

☆ــــــــــــــــعراق وامریکہ جنگ پر اہل سنت کا عندیہ

۶ ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ/۳۱ر جولائی ۱۹۸۷ء کو نماز عصر کے وقت حرم پاک مکہ مکرمہ میں جو سانحہ پیش آیا اس نے عالم اسلام کو غم واندوہ میں مبتلا کر دیا تھا، اس مقدس سرزمین پر ''مظاہرہ اتحاد'' کے نام پر ایرانی حجاج نے شور وغل، ہنگامہ آرائی، نعرہ بازی، اسلامی اقدار کی پامالی، اور اپنے رہنما آیت اللہ خمینی کی بالا دستی کی وکالت کرنے کے ساتھ تصاویر آویزاں کیئے ہوئے تھے۔ ایرانی حجاج نے حرم شریف کی خوب بے حرمتی کی، چاقو زنی، لات گھونسا، دھکا مکی کے علاوہ دوسرے ممالک کے حجاج سے متحارب ہوئے، شہریوں کی کاروں، پولس کی گاڑیوں کو نذر آتش کیا، سعودی حکومت نے ایرانی متشددانہ مظاہرہ کو روکنے اور سدباب کے لئے گولیاں چلائیں، ایرانی وسعودی آمنے سامنے متحارب ہونے کے نتیجہ میں زبردست تشدد بھڑک اٹھا، اور نہ جانے ان میں کتنی جانیں بحق رسید ہوئیں۔ مرنے والوں میں سعودی باشندے اور سعودی پولس کے ۱۸۵، دیگر ممالک کے حجاج جو اس ہجوم میں پھنس گئے تھے ۴۲، ایرانی مظاہرین جن میں بچے اور عورتیں زیادہ تر تھیں ۲۷۵ کی تعداد، شدید زخمی ہونے والوں میں سعودی پولس اور شہری ۱۴۵، دیگر ممالک کے حجاج ۲۰۱، اور ۳۰۳ ایرانیوں کی تعداد شامل تھی۔

اس عظیم سانحہ کے رونما ہونے پر اہل سنت و جماعت کی تنظیموں میں رضا اکیڈمی، مسلم پرسنل لا کانفرنس، سنی جمعیۃ العلماء، تبلیغ سیرت اور ورلڈ اسلامک مشن کے علاوہ بالخصوص طور پر حضرت تاج الشریعہ بہت بے چین ومضطرب ہوئے۔ ایرانی حکومت اور سعودی حکومت کو احتجاجی اجلاس کی قرار دادیں اور ریزولیشن بھیجی گئیں۔ یہ سانحہ حضرت کی سعودی عرب میں گرفتاری کے دو سال بعد پیش آیا تھا۔ حرمین شریفین کی پاسبانی اور خادم ہونے کا دعوی کرنے والے شاہ فہد بن عبد العزیز اور ایرانی انقلاب کے داعی آیت اللہ خمینی کا آپسی شاخسانہ تھا۔ دونوں اپنے باطل افکار ونظریات کو پوری دنیا کے مسلمانوں پر تھوپنے کے لئے حرمین شریفین کی سرزمین کو سیاسی اغراض ومقاصد کے طور پر استعمال کر رہے تھے۔ حضرت تاج الشریعہ نے دونوں کی سرزنش کی اور واشگاف انداز میں مکتوب لکھ کر بتا دیا کہ حرمین شریفین کسی ملک یا کسی شخص کی جاگیر نہیں ہے، بلکہ پوری دنیا کے ہر ایک مسلمان کی عقیدت واحترام اور جبین سجدہ ونیاز جھکانے کی زمیں ہے۔ حضرت نے عربی میں ایک انقلابی نظم تحریر کی، جسمیں آیت اللہ خمینی کے اسلامی انقلاب کی تردید، سانحہ حرم پاک کی مذمت، اور دلی رنج واندوہ کا اظہار اور مستقبل کے حالات کی فکری مندی ظاہر کی ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ نظم میں سات سال سے مسلسل عراق وایران جنگ (۱۹۸۱۔۱۹۸۷ء) میں جاری ہزاروں جدال وقتال پر افسوس ظاہر کیا ہے۔

ایرانی تشدد اور حضرت تاج الشریعہ کی گرفتاری پر احتجاج کے لئے الحاج قاری محمد میاں مظہری ایڈیٹر روزنامہ سیکولر قیادت دہلی نے لکھنو میں جولائی ۱۹۸۷ء میں ایک سمینار کا انعقاد کیا تھا، جس کے ذریعہ سعودی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ جنت البقیع میں مقبروں کی تعمیر کی اجازت دی جائے اور کنز الایمان پر لگائی گئی پابندی ختم کی جائے۔ اس پر سعودی سفارت خانہ دہلی کے حکام چراغ پا ہوگئے ایجنٹوں کو مکروہ پروپگنڈہ کرنے پر لگا دیا گیا، سعودی ایمبیسی دہلی سے نکلنے والا مجلّہ ''اخباری نشریہ'' میں حضرت کے خلاف مضمون لکھا گیا جس کا دندان شکن جواب ماہر قانون مرزا عبد الوحید بیگ ایڈوکیٹ (نبیرۂ مولانا مرزا غلام قادری بیگ بریلوی) نے دیا۔ اسی مجلّہ اخباری نشریہ کے ص ۴۴ پر حضرت کا عربی مکتوب بھی شائع کیا ہے، جس کی بین الاقوامی حالات وتناظر میں بڑی افادیت واہمیت ہے۔ عراق وامریکہ کی جنگ میں بھی حضرت تاج الشریعہ نے عراق کی حمایت میں ایک اخباری بیان جاری کیا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سفارة المملكة العربية السعودية
القسم الاعلامى
نيودلهي

اخبار کا نشریہ
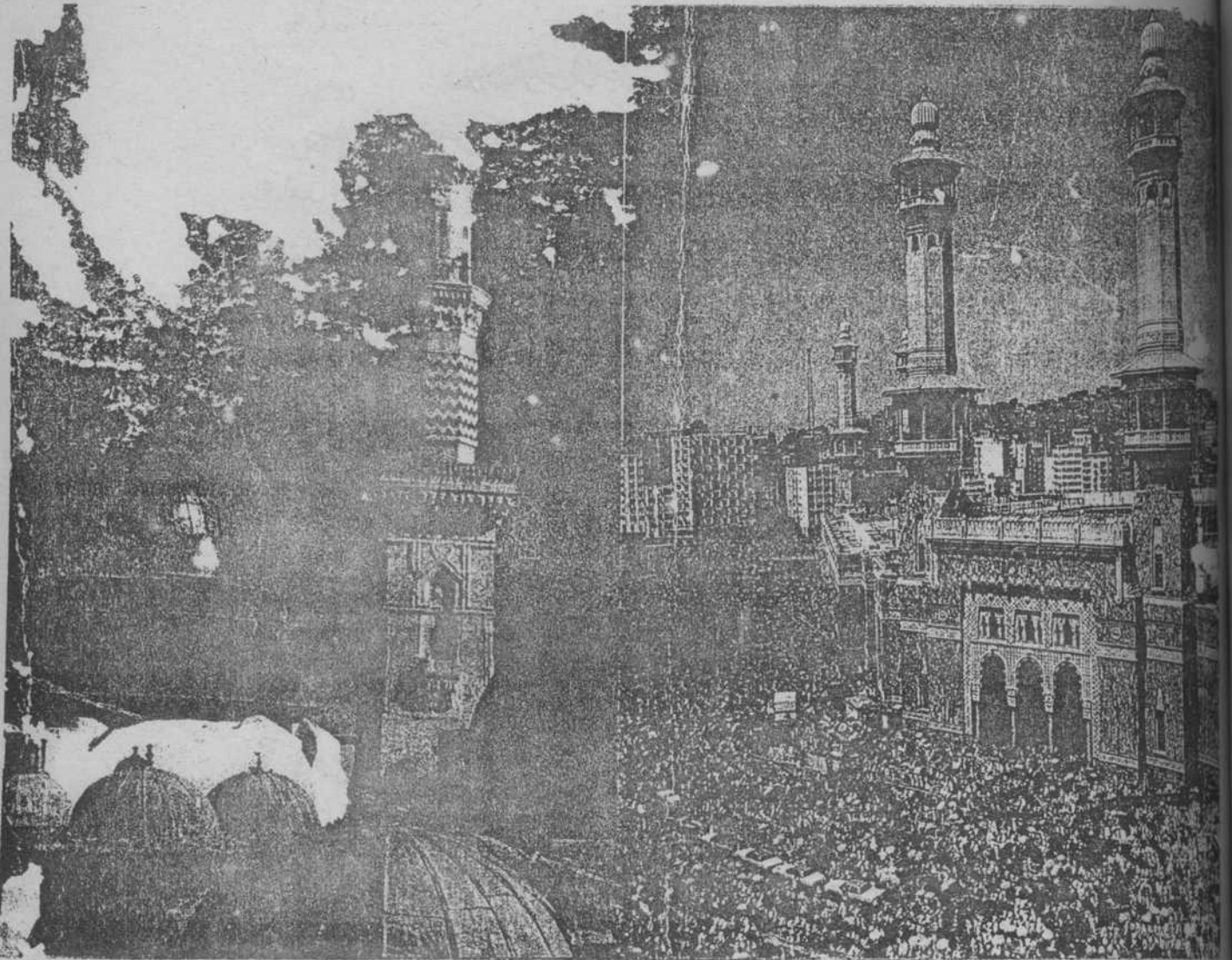
جاری کردہ: شعبۂ نشر و اشاعت، شاہی سفارتخانہ مملکت سعودی عرب

ایس - ۳۴۷ پنچشیل پارک - نئی دہلی، ٹیلیفون ۷۱ - ۶۴۴۲۴۷۰

136

۴۴

Phone : 72166

All India Sunni Jamiatul-Ulema

82, Raza Nagar Saudagran

BAREILLY U. P. INDIA

فون ۷۲۱۶۶

آل انڈیا سُنّی جمعیۃ العلماء

۸۲- سوداگران رضانگر بریلی شریف

یو-پی (انڈیا)

Date.......... بتاریخ..........

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم وعلی آلہ الکرام وصحبہ العظام أجمعین ومن تبعہم باحسان إلی یوم الدین

وبعد فانا نعرب عن أسفنا البالغ وأسفنا الشدید علی ما جری من غوغاء ایران وأوباشہا

المتہورین من انتہاک حرمۃ بلد اللہ الأمین الذی جعلہ اللہ سبحنہ وتعالی حرما آمنا وجعلہ

مثابۃ للناس وامنا والذی شمل فیہ الامان من الرحمٰن الانسان والحیوان فلا یجوز فیہ حدود حرمہ

سبحنہ وتعالی الاشارۃ إلی صید فضلا أن یتعرض لہ بالقتل واذا کان مباح الصید فی حرم اللہ محرما وتہتک لحرمۃ

البلد الأمین فما ظنک أیہا المسلم بالاعتداء علی الأبریاء بشتی أنواع الایذاء أو یقع فی خلد مسلم أو یخطر ببالہ أمر یجرء

علیہ مؤمن باشر الایمان قلبہ وتجلبب الخوف واستشعر التقوی وعظم حرمات اللہ سبحنہ کلا لیس ہذا من شیمۃ

المسلم والمسلم عنہ بریٔ ولذا نبرؤ إلی اللہ سبحنہ وتعالی مما صدر من الایرانیین من التہتک لمحارم اللہ واعتداء

حدودہ واساءۃ الأدب إلی بلد اللہ الأمین مکۃ الحرام فی الشہر الحرام الذی لا یخفی فیہ لا فسوق ولا جدال فیہ

ونقترح أن تأخذ الحکام بالحزم والحیطۃ فلا تسمح برفع الأصوات لشعارات سیاسیۃ ولا تأذن بحمل صورۃ

الخمینی ولا غیرہ فان صورۃ ذی روح حرام اقتناؤہا شرعا ولتمنع المظاہرات السیاسیۃ منعا باتا محافظۃ علی قدسیۃ

البلد الطاہر وقیاما بالواجب قبل الحرم المحترم فان امہال أمثال ہؤلاء المعتدین یجر خونۃ بجماعتہم ویؤدی إلی ما

لا یحمد عقباہ واللہ یقول الحق ویہدی السبیل۔ المفتقر الی رحمۃ ربہ الغنی محمد اختر رضا خاں الأزہری القادری غفرلہ

وصلی اللہ تعالیٰ علیہ

ترجمہ: مکہ مکرمہ میں ایرانی غنڈوں نے جو شور شرابہ اور ہنگامہ برپا کر کے شہر مقدس کی حرمت کو پامال کیا اس پر ہم اپنے گہرے دکھ اور افسوس کا

اظہار کرتے ہیں۔ جہاں انسان و حیوان دونوں کو اللہ کی طرف سے امان حاصل ہے۔ اور حدود حرم میں کسی شکار کی طرف اشارہ کرنا بھی منع ہے

چہ جائیکہ اس کا شکار کیا جائے۔ جب حرم پاک میں حلال شکار بھی حرام ہو جاتا ہے اور بلد امین کی بے حرمتی سمجھی جاتی ہے تو وہاں معصوم و

بے گناہ لوگوں پر ظلم و تشدد اور ایذا رسانی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کسی بھی مسلمان کے دل میں ایمان اور خوف خدا باقی ہے وہ اس طرح

کی حرکت ہرگز نہیں کر سکتا اور اگر کوئی ایسے جرم کا ارتکاب کرتا ہے تو نہ اس کا اسلام سے کوئی تعلق ہو سکتا ہے اور نہ ہی مسلمانوں سے۔

ایرانیوں نے حرم پاک اور مقامات مقدسہ کی جو بے حرمتی کی ہے اس پر ہم اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور سعودی حکومت

سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ عقل و تدبر سے کام لیں اور سیاسی نعرہ بازی اور خمینی وغیرہ کی تصویر آویزاں کرنے کی قطعًا اجازت نہ دیں کیونکہ

کسی ذی روح کی تصویر کا رکھنا شرعًا بھی جائز نہیں۔ اور حرم پاک اور مقامات مقدسہ کی حرمت کی خاطر سیاسی ہنگامہ آرائی اور کسی

قسم کے مظاہرہ پر پابندی عائد کر دیں۔ کیونکہ اس قسم کے تخریب کاروں کے ساتھ نرمی و مروت برتنے سے مزید فتنہ و فساد برپا ہونے کا اندیشہ ہے۔

اللہ حق کے ساتھ ہے اور وہی بچانے والا ہے۔

محمد اختر رضا

Phone : 633143

All India Muslim Personal Law Conference

A SOCIAL AND RELIGIOUS ORGANISATION

Central Office : 88, Street No. 14, Zakirnagar, New Delhi-25.

AIMPLC/______________ Dated 31/8/87 ۶ محرم الحرام ۱۴۰۸ھ

کل ہند مسلم پرسنل لا کانفرنس کی تجاویز و مطالبات

لا سعودیۃ لا ایرانیۃ اسلامیۃ اسلامیۃ

سانحۂ مکہ مکرمہ (۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء) اور اسکے بعد رونما ہونے والے نازک حالات کے پیش نظر مندرجہ ذیل تجاویز و مطالبات کو اگر حجاز مقدس میں عملی شکل دیدی جائے تو تقدس حرم اور عظمت خانہ کعبہ کی حفاظت کی راہیں بڑی حد تک آسان اور ہموار ہو جائینگی ۔

(۱) المملکۃ العربیۃ السعودیۃ کا نام الجمہوریۃ الاسلامیۃ الحجازیۃ رکھنے کا اعلان کیا جائے ۔

(۲) حرمین شریفین کے مذہبی امور کی نگرانی کیلئے مؤتمر عالم اسلامی کی تشکیل جدید کی جائے ۔

(۳) حجاز مقدس کے انتظامی امور کی ساری ذمہ داریاں اہل حجاز کو سپرد کی جائیں ۔

(۴) ۱۹۲۵-۱۹۲۴ء میں آل سعود کے ہاتھوں مسمار شدہ مساجد و مقامات مقدسہ کی تعمیر جدید کا فوراً انتظام کیا جائے ۔

(۵) اسلاف کرام و علمائے اسلام کی دینی کتابوں پر عائد پابندی فوراً اٹھائی جائے ۔

(۶) حجاج و زائرین کی کتب مسائل حج و زیارت کو نہ ان سے چھینا جائے اور نہ ہی انکی بے حرمتی کی جائے ۔

(۷) اختلاف مسلک کی بنیاد پر حجاج و زائرین کی اہانت یا انکی گرفتاری یا حدود حرم میں ان پر کسی جابرانہ عمل کی ہرگز اجازت نہ دی جائے ۔ [illegible] کے اظہار و اعلان پر کوئی پابندی عائد نہ کی جائے ۔

(۸) مکہ مکرمہ میں حجاج کرام کے قیام کا حکومتی سطح پر مفت انتظام کیا جائے ۔

(۹) حج و سفر حج کے موقعہ پر حجاج کرام سے کسی طرح کا ٹیکس نہ لیا جائے ۔

(۱۰) استعماری و صہیونی اور اسلام دشمن طاقتوں کا آلہ کار بننے کی موجودہ روش فوراً چھوڑ دی جائے ۔

حکومت ایران سے ہمارا مطالبہ ہے کہ!

(۱) وہ اپنے حجاج کو ایام حج میں ایسے نعروں سے اجتناب و احتراز کی ہدایت دے جن سے دیگر حجاج کرام کی پرسکون عبادت میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہو یا جن سے امن عام کو کسی طرح کا خطرہ لاحق ہو یا جو تقدس حرم کے خلاف ہوں ۔

(۲) اپنے مذہبی رہنما آیت اللہ خمینی کی تصویر و پلے کارڈ لیکر حدود حرم میں مظاہرہ کی ہرگز اجازت نہ دے ۔

THE TELEGRAPH FRIDAY 4 SEPTEMBER 1987 SEVEN

Eyewitness in Mecca

Mushahid Hussain is a Pakistani author and editor who went on pilgrimage to Mecca in Saudi Arabia and witnessed the demonstration by Iranian pilgrims on July 31 that resulted in hundreds being killed

An overturned car on the grounds of the Saudi embassy in Teheran following angry Iranian protests against the death of 200 Iranians on Haj at Mecca

This year's haj turned out to be much more than the immense assembly of the world's Muslims that it normally is. Every year, nearly two million Muslims from more than 120 countries gather to perform this rite. The pilgrimage this year was marred by death and violence unprecedented in Mecca's recent history. The trouble started following the Iranian pilgrims' demonstration scheduled for 4:30 pm on Friday, July 31. This demonstration, an annual fixture in Mecca since 1983, was the subject of intense prior negotiations between the Saudis and the Iranians.

During the pre-demonstration parleys, the Saudi side was represented by haj minister Abdul Wasie and his deputy, Mr Hesham Khashoggi, and the Iranians by Ayatollah Mehdi Karubi, his deputy Jehangiri and Dr Mohammad Ali Hadi, a member of parliament.

Initially, the Saudis expressed their reservations and urged the Iranians to desist from their plans to hold the demonstration. The Saudi plea rested on the argument that the holy pilgrimage was meant entirely for the performance of religious rites and any political rally would detract from this goal. Further, they felt a demonstration on such a large scale might adversely affect their security arrangements.

The Iranians retorted that religion and politics are indivisible in Islam and such a demonstration would generate awareness among Muslims of their problems, most of which are political. They also argued that, since past demonstrations had been peaceful, there was no reason to presume this one would be otherwise.

According to Mr Jehangiri, the Saudis gave their "general consent" to the demonstration—a sort of "you can go ahead although we do not agree with it" clearance. He added that there was "general agreement" between the Saudis and the Iranians on "the modalities of the demonstration": the route, including clear demarcation of the starting point and point of termination, the timing, the procession, the content of slogans and banners. The Iranians said they would ensure implementation of these "modalities." One new feature of this year's demonstration was to be the burning of American flags.

It was agreed that the demonstration would begin at 4:30 pm, end at 6:30 pm and then the demonstrators would move in a procession terminating at the ministry of posts and telecommunications building, which is approximately 1.5 km from the holy mosque. The Iranians expected to end the whole show by sundown—7:15 pm, Mecca time.

Two days before, the Iranians had announced the ground rules of their rally, including slogans to be chanted, and these were distributed to pilgrims through the daily *khabarnama* (news bulletin in Persian) with a copy to the Saudis. The three sanctioned slogans were "Death to America," "Death to Russia" and "Death to Israel"—in that order. Mr Khashoggi and Mr Jehangiri walked the entire route of the demonstration the day before.

But on the eve of the planned demonstration, Mr Khashoggi came to the Iranians with a list of three conditions. All three were rejected by the Iranians. First, the Iranians should restrict the number of its demonstrators. The Iranians said the size of the demonstration would be the same as last year's, approximately 100,000. Second, no foreign pilgrims should be allowed to participate. Third, there should be no attempt at involvement of or participation by any Saudi citizens.

As it turned out, the demonstration had some 500 foreign pilgrims participating, including the leaders of Lebanon's Hezbollah (Party of God), Afghan mujaheddin, representatives of the Moro National Liberation Front (the Philippine Muslim minority) and two cousins of the Sudanese Prime Minister. There was an assortment of Arabs, Pakistanis, Indians and Bangladeshis.

Soon after the Friday prayer at 1:30 pm, the Saudi security forces started gathering strength around area of the demonstration. Many of them came in armored cars and others wore riot gear—white steel helmets and sticks the size of baseball bats. The Saudis had placed seven videocameras at adjoining buildings to monitor the demonstration, and helicopters were hovering constantly.

The demonstrators gathered in front of the 11-storey building that housed the headquarters of Iran's official haj mission. This building is just opposite the headquarters of the Mecca municipality in an area known as "Maabda" on a boulevard called Masjid al Haram Street (the Holy Mosque Street).

The meeting began promptly at 4:30 pm with recitation from the Quran. This was followed by chanting of slogans by Engineer Mortazaifar, popularly known in Iran as "minister for slogans." The Islamic equivalent of an American football cheerleader, he led the crowd in rhythmic chanting of slogans about the "three Satans" (The US, Soviet Union and Israel) and the three Muslim causes of Palestine, Lebanon and Afghanistan. The principal speech was given by Ayatollah Karubi, official representative of Ayatollah Khomeini.

At 6:30 pm, after three American flags were burned, the demonstrators started moving on the wide, two-way boulevard, which has three lanes on either side. On one side, the demonstration was led by women clad in their traditional black chadors, on the other side, parallel to them, war invalids in wheelchairs were in the vanguard. All along the one km route there were Iranian men on both sides with hands clasped. In the middle were loudspeakers with wires running all along the route.

The demonstration was orchestrated from the headquarters where the "minister for slogans" continued to mobilise the crowd. Around 6:45 pm, he said: "Please listen carefully for an important announcement." Then he said in a dramatic tone: "With divine assistance an American helicopter has crashed in the Persian Gulf. Allahu akbar. God is great." (The BBC had announced this news in its bulletin that morning.)

Ten minutes later, when the vanguard of the procession was some 500 metres away from the stipulated termination point, the marchers were stopped by a police cordon. Riot police formed a line that ran from the well-known "Masjid Jinn" (the Mosque of Jinn) to the demonstrators' right to a four-storey parking facility to their left. This is just before a large square that leads to the holy mosque a mile away.

The Iranians wanted to move forward, and the Saudi security, with equal vehemence, told them to move back. Hot words were exchanged, tempers flared and scuffles followed. Simultaneously, and almost mysteriously, stones and bricks started being thrown on the demonstrators from the second and third storeys of the four-storey parking facility. Some Iranians later speculated that those throwing stones from the parking lot may have been Iraqi *agents provocateurs*, planted there in advance.

Initially, the Saudi police retreated from the brick-batting, and the Iranians converted their banners into sticks to beat the Saudis. Then Saudi reinforcements came with tear-gas shells, and the crowd started retreating. But the exit points were choked by the Saudi security, with the result that the demonstrators were either in the open on the main street or seeking refuge in buildings along the way.

Although I myself did not actually see Saudi police firing on the Iranians, when people were running for cover gun shots could be heard loud and clear. The whole thing was over in an hour. People were being carried away with bullet wounds in the chest, arms and thighs. Empty cartridges were found on the main street.

Casualties were exceedingly high for a riot of such a short duration. The Saudis put the toll at 275 Iranians, 86 of their people and 42 other foreigners. The Iranians put their death toll at more than 400, with 4,000 wounded, and another 50 said to be missing but presumed dead. The riot was over around 8 pm.

One reason for the high number of fatalities was that the wounded bled to death because medical assistance was not rendered on time. Unable to cope with so many casualties, authorities summoned a number of Pakistani doctors from Medina and Jeddah.

Iranians in Mecca admitted that "we were caught unawares." In an exclusive interview at his Mecca headquar-
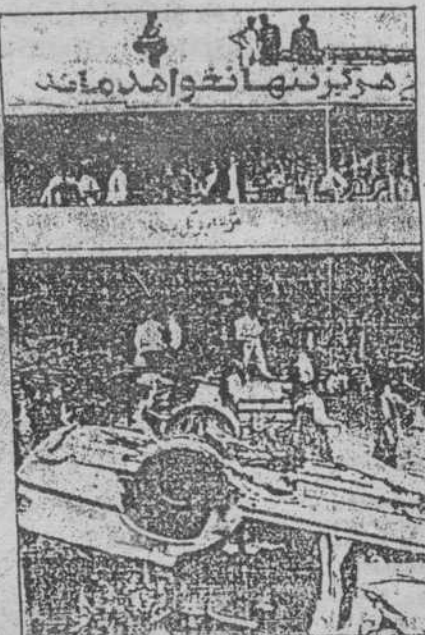
Hazrat Maulana Mufti
Akhter Raza Khan Azhari
President :- All India
Sunni Jamiatululema & Head Mufti
Central Darulifta
82 Saudagran Bareilly. 243003

پیش کردہ۔ عبدالنعیم عزیزی (علیگ)

مفتی قاری محمد اختر رضا خان قادری ازہری
صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء
صدر مفتی مرکزی دار الافتاء بریلی شریف
۸۲ سوداگران۔ بریلی شریف۔

تاریخ:۔ حوالہ نمبر

پریس ریلیز
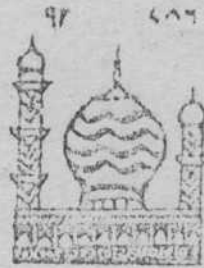
کویت اور عراق کے تنازعہ کے سلسلہ میں بین الاقوامی اور سلامتی کونسل کی منظور شدہ قراردادوں میں دو اہم باتیں ہیں ایک یہ کہ اگر عراق کویت سے اپنی فوجیں نہ ہٹائے تو کویت کی آزادی اور اس کے لئے کویت کے اندر موجود عراقی فوجیوں کو طاقت کے ذریعہ ہٹایا جائے لیکن بین الاقوامی اور سلامتی کونسل کی کسی قرارداد میں یہ بات منظور نہیں کی گئی ہے کہ عراق اور بغداد پر طاقت کا استعمال کیا جائے اس لئے کہ عراق پر قبضہ کرنا اور اس کو نقصان پہنچانا بین الاقوامی اور سلامتی کونسل کے دستور کی کھلی خلاف ورزی کرنا ہے اور یہ بات بین الاقوامی اور سلامتی کونسل کے ممبر ہونے کی حیثیت سے عراق پر طاقت کا استعمال کرنے والے ملکوں بالخصوص امریکہ اور برطانیہ کے لئے باعث شرم اور قابل نفرت ہے۔ سلامتی کونسل اور بین الاقوامی کی نظر میں یہ جرم ناقابل معافی ہے اس لئے کہ امریکہ اور برطانیہ اور ان کے معین و مددگار ملکوں نے عراق پر جارحیت کا اقدام اٹھایا تھا جبکہ عراق کا اختلاف کویت سے طے نہ ہونے کی صورت میں یہ قبضہ وجود میں آیا لیکن امریکہ اور برطانیہ کو کون سا خطرہ لاحق تھا کس بنیاد پر انہوں نے عراق پر اتنا بڑا حملہ کیا۔ یقیناً کسی دستور نے اس حملہ کی اجازت نہیں دی ~~لہذا ہم بین الاقوامی اور سلامتی کونسل کے تمام ممبر ملکوں سے پرزور~~ مطالبہ کرتے ہیں (بلکہ) اس نے عراق پر حملہ کرنے کو منع کر دیا لہذا ہم بین الاقوامی اور سلامتی کونسل کے تمام ممبر ملکوں سے اپیل کرتے ہیں کہ فوراً جنگ بند کرائی جائے اور امریکہ اور برطانیہ کی جارحانہ قرارداد کی رو سے کا

Ref. No. ....

Date 12.12.1401

بخدمت سفیر شاہی سفارت خانہ سعودی عرب

متعینہ نئی دہلی

سلام مسنون۔ امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ آپکے سفارت خانہ

کے شعبہ نشر و اشاعت کی جانب سے "اخباری نشریہ" کے نام سے

ایک رسالہ شائع کیا گیا ہے جو احقر کے زیر مطالعہ آیا۔

مذکورہ بالا اخباری نشریہ" کے صفحہ ۳۸-۳۹-۴۰-۴۱ پر ایک مضمون

بعنوان روزہ حقیقت لکھنؤ کا شائع کیا گیا ہے جس میں لکھنؤ حج سیمینار

پر بعنوان روزہ مذکورہ نے اظہار خیال کیا ہے۔

بعنوان روزہ مذکورہ بالا نے لکھنؤ حج سیمینار کا محرک حضرت مفتی اعظم علامہ اختر

رضا خاں صاحب ازہری مدظلہ العالی کی گذشتہ ایام حج میں گرفتاری کے سبب

حکومت سعودی عرب سے ناراضگی بتایا ہے۔

لکھنؤ حج سیمینار کا مذکورہ سبب انتہائی لغو اور کذب پر مبنی ہے۔ اتنا ہی

نہیں بلکہ بعنوان روزہ حقیقت لکھنؤ نے حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی کی گرفتاری کے

کے اسباب پر بھی انتہائی لغو انداز میں خامہ فرسائی کی ہے۔ جیسا کہ

"اخباری نشریہ" کے صفحہ ۳۹ کے پیراگراف نمبر ۳ میں مذکور ہے کہ

"گزشتہ سال حج کے دوران بریلی کے مولوی اختر رضا صاحب نے

خانہ کعبہ کے حدود میں سعودی حکومت کے دینی مسلک پر اعتراض

کرنے والی کچھ چھپی ہوئی کتابیں اور پمفلٹ تقسیم کیے اور حدود

حرم میں اپنا مصلیٰ الگ کرکے نماز کے لئے الگ اہتمام کرتے تھے"

حضرت مفتی اعظم علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری مدظلہ العالی پر مذکورہ بالا الزام غلط

اور سراسر جھوٹ ہے گو کہ حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی کو مدینہ منورہ کا شرعی حق حاصل

ہے۔ اگر حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی نے حدود حرم میں منہ تو لٹریچر تقسیم کیا نہ ہی حدود حرم میں اپنا مسلکی [illegible] کیا۔

اس لئے ہفت روزہ حقیقت لکھنؤ کا بیان کذب پر مبنی ہے مگر اس کذب و بہتان پر آپ نے مہر تصدیق ثبت کر کے حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی کے خلاف انتہائی نا زیبا اور مکروہ پروپیگنڈے کو تقویت پہونچائی ہے

اصولی طور پر کسی مملکت کا سفارت خانہ جو مضمون شائع کرتا ہے وہ اسکے مملکت کا موقف اور پالیسی تصور کیجاتی ہیں اس طرح ہفت روزہ حقیقت لکھنؤ کا مذکورہ بالا مضمون آپنے "اخباری نشریہ" میں شائع کر کے ہفت روزہ مذکور کے بہتان اور بے بنیاد الزام کی تصدیق کی ہے۔

آپکی اس غیر ذمہ دارانہ حرکت پر ہم شدید احتجاج کرتے ہیں اور آپ سے مطالبہ کرتے کہ آپ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے مذکورہ بالا الزامات کی تردید کریں نیز حضرت مفتی اعظم علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری مدظلہ العالی سے معافی مانگیں۔

آپکے شعبہ نشر و اشاعت کی جانب سے شائع ہونے والے اسی "اخباری نشریہ" کے صفحہ ۱۳ پر حضرت مفتی اعظم علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری مدظلہ العالی کا بیان عربی میں اور اسکا ترجمہ اردو میں شائع کیا گیا ہے جس میں حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی ایران کی مذمت کی ہے حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی کا یہ بیان خود ہی ہفت روزہ حقیقت کی کذب بیانی کو عریاں کر رہا ہے۔

حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی نے مسلکی اختلاف کی بابت اظہار حق اور رد باطل کے جذبے سے سرشار ہوکر شرعی مسئلہ بیان کر کے فرض دار مفتی ہونے کا ثبوت دیا ہے مگر آپ نے حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی کے خلاف بے بنیاد الزامات شائع کر

آپ نے اپنی انتہائی تنگ نظری اور مسلکی اختلافات کی عریاں عصبیت کا مظاہرہ کیا ہے
تاکہ کس طرح آپکے "وحدت اسلامی" کے نعرہ پر یقین کریں۔ آپ کیونکر "وحدت اسلامی" کے
نعرہ میں صادق القول تصور کیے جا سکتے ہیں یہ امور آپکے لئے باعث شرم ہیں یا نہیں؟
اس کا فیصلہ اپنے ضمیر سے لیجئے۔

آپ ہندوستان کے مسلمانوں کی اخلاقی حمایت و ہمدردی حاصل کرنا چاہتے
ہیں تاکہ ہندوستانی مسلمان ایران کی مذمت کریں لیکن غور طلب امر یہ ہے کہ کیا
آپ حضرت مفتی اعظم مدظلہ العالی پر بے بنیاد الزامات کی اشاعت کر کے ہندوستانی
مسلمانوں کی حمایت حاصل کر سکتے ہیں؟ اس طرح تو آپ ہندوستانی مسلمانوں کو
سعودی عرب کی حکومت سے متنفر کرنے کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔
تنگ نظری اور مسلکی تعصب سے بلند ہو کر اس مسئلہ پر آپ کو غور کرنا چاہئے

بات دراصل یہ ہے کہ علمائے دیوبند اور انکے ہمنوا اخبارات علمائے اہلسنت
کے خلاف عرصہ دراز سے بے بنیاد الزامات لگا کر عوام الناس بالخصوص اسلامی
ممالک میں انکو بدنام کرنے کی تحریک چلا رہے ہیں منجملہ دیگرہ حقیقت تکلفو کا مذکورہ
مضمون بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔
علمائے دیوبند اور انکے ہمنوا اخبارات علمائے اہلسنت کے خلاف بے بنیاد
الزامات آپکے رسائل میں شائع کرا کر آپکے اور علمائے اہلسنت کے درمیان اختلافات
کی خلیج کو وسیع کرنا چاہتے ہیں علمائے دیوبند کی یہ حرکت انکے حق میں کتنی ہی مفید
کیوں نہ ہو مگر مملکت سعودی عربیہ کے حق میں مطلق مفید نہیں ہے۔
مجھے امید ہے کہ اس مسئلہ پر آپ سنجیدگی سے غور کریں گے اور ان علماء کے منافقانہ
رویہ سے ہندوستان میں مملکت سعودی عربیہ کو پہونچنے والے نقصان کے تدارک کی سبیل نکالیں گے
آپ کے جواب کے ہم منتظر ہیں ورنہ ہم آئندہ کارروائی پر غور کریں گے فقط

مرزا ابوالصبا قادری رضوی۔
۵۱ بخاری پورہ پیرانہ شہر بریلی - یوپی - انڈیا

باب نہم

نوادرات تاج الشریعہ

☆———بین الاقوامی زبان پر کامل دسترس
☆———اہل زبان بھی متاثر
☆———جس زبان میں سوال اسی زبان میں جواب
☆———ایک علم دوست مخلص کا انتقال

کسی بھی تحریک، تنظیم یا فکر کو عوام الناس تک پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ عوام الناس کی ضرورتوں، حالات کے تقاضوں اور علاقائی زبانوں کی جانکاری و معلومات ہو۔ اور خاص طور پر قائد و رہنما کے لئے یہ نہایت ہی اہم مسئلہ ہے کہ وہ بین الاقوامی زبان کا ماہر ہو، تبھی اپنا مافی الضمیر مختلف زبانوں میں ادا کر سکتا ہے۔ اور اپنی سوچ و فکر کو بین الاقوامی زبان و بیان کے ذریعہ ہی پوری دنیا کی قوم و ملت کے سامنے خوبصورت انداز و حسین لفافہ میں پیش کر سکتا ہے۔

حضرت تاج الشریعہ نے ہندی و انگریزی کی ابتدائی تعلیم اسلامیہ انٹر کالج بریلی میں حاصل کی تھی، مگر عربی سے خصوصی شغف ہونے کی وجہ سے انگریزی کی طرف متوجہ نہیں ہوئے مگر خداداد صلاحیتوں کے مالک ہونے کی وجہ سے حضرت کو عربی، فارسی، ہندی، انگریزی کے علاوہ میمنی، کچھی، گجراتی، بھوجپوری، بنگلہ، پشتو جیسی علاقائی زبانیں بھی آتی ہیں۔ حضرت نے ۱۹۸۵ء میں غیر ممالک بالخصوص افریقہ، امریکہ، تنزانیہ، ہرارے زمباوے، ماریشش، ہالینڈ، انگلینڈ، جرمنی، فرانس، ترکی، سری لنکا وغیرہ کے تبلیغی سفر شروع کئے تو وہاں سے مسائل دریافت کرنے کے لئے انگریزی میں استفتے آنے لگے، حضرت ان ممالک کے اجلاس میں انگریزی زبان میں خطاب بھی کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جس زبان میں سوال آیا اسی زبان میں جواب بھی تحریر فرما دیا۔ اس طرح انگریزی میں حضرت کے کافی فتاویٰ ہو جانے پر راقم السطور نے ۱۹۹۳ء میں چند انگریزی فتاوی کا مجموعہ ادارہ سنی دنیا بریلی سے شائع کر دیا تھا۔ بعدہ ۱۹۹۸ء میں مزید اضافات ہوئے اور انگریزی فتاویٰ کے دو حصوں پر مشتمل رضا اکیڈمی ڈربن ساوتھ افریقہ نے مجموعہ فتاوی شائع کیا۔

حضرت کا معمول تھا کہ کبھی کبھی جناب ظہور افسر رضوی بریلوی مرحوم کو بلا کر انگریزی فتاوی کے الفاظ و معانی پر تبادلہ خیال فرماتے تھے۔ وہ راقم السطور سے اکثر کہا کرتے تھے "کہ حضرت جن لفظوں کا انتخاب کرتے ہیں، میں حیران رہ جاتا ہوں، وہ لغات کے عین مطابق ہوتے ہیں۔ تحریریں پڑھکر ایسا لگتا ہے کہ انگریزی آکسفورڈ یونیورسٹی میں پڑھی ہے، آپ کو انگریزی زبان و بیان پر کامل دسترس حاصل ہے"۔ حضرت تاج الشریعہ کو سفر پاکستان کے موقع پر پروفیسر شاہ فرید الحق قادری نے اپنا انگریزی ترجمہ کردہ "کنز الایمان شریف" پیش کیا۔ بریلی واپسی پر حضرت نے پورے ترجمہ کی تصحیح کی، بہت جگہ اغلاط کی نشاندہی اور بعض جگہ تو پوری عبارت کی عبارت ہی بدل دی۔ یہ تصحیح کردہ نسخہ ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی مرحوم نے پروفیسر شاہ فرید الحق کو کراچی بھیج دیا تھا۔

ظہور افسر رضوی محلہ ذخیرہ کے رہنے والے تھے، حضور مفتی اعظم سے ارادت بیعت حاصل تھی، محکمہ انکم ٹیکس حکومت ہند میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھے، بریلی، بدایوں، رام پور، مرادآباد، کے بعد اجمیر مقدس میں تعینات رہے۔ مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا کے قانونی مشیر تھے، علمی ذوق ہونے کی وجہ سے اردو میں "نہلے پہ دہلا" اور انگریزی میں "تعارف اعلیٰ حضرت"، تصنیف کیں۔ سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہایت درجہ عقیدت کی وجہ سے اجمیر مقدس میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ آپکا انتقال ۲۵ رتمبر ۲۰۱۴ءبروز جمعرات بعد نماز عصر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

Syed Mohamed, Jamali
ttsville, Pennsylvania, 17901
S.A.

September 5, 1994

Respected Mufti, Assalomo-alaikum.

I have been a qualified Moulvi for the past twenty years. I am working as an am (Pash Imam) in a small town in Pennsylvania, U.S.A. I am the only Imam in this ea within a fifty mile radius.

Recently, I started working in government prisons (jail). There are about 50 150 muslim prisoners in each prison. I conduct Juma' prayer in my Mosque in my n, then I go to prison and conduct Juma' prayer there also.

The question raised was whether I am allowed to conduct Juma' prayer in two places the same day. Which Madhhab allows it and which does not allow it? Please write us as soon as possible.

ssalam.

K. Syed Mohamed

THIS IS MY ADDRESS

K. Syed Mohamed, Jamali
1043, E, NORWEGIAN ST.
POTTSVILLE. PA. 17901
USA.

Hazrat Allama Maulana Mufti
MOHAMMED
[illegible] Raza Khan Qadri Azhari
President All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti Central Darul Ifta-Bareilly.
82 Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
U.P. 243003 (INDIA) Tel: 72166

Ref. No. ______ Date: ______

22 Rabiul Akhir
1415 Hij
29.9.

٤٨٧
٩٤

ALJAWAB

You have no legetimacy to lead JUMAH Prayer where any prayer After You have done it in other place. It is not allowed to perform Jumah in Jail at any event. Prisoner should recite ZUHAR NAMAZ individualy WALLAHU TAALA AALAM

Mohd Akhtar Raza Khan
Qadiri Azhari

...zrat Allama Maulana Mufti
Mohammed
...Raza Khan Qadri Azhari
...All India Sunni Jamiatul Ulema
...Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly.
...za Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
...3003. (INDIA) ● Tel: 72166

صدر، آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء
صدر مفتی، مرکزی دار الافتاء بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یو۔پی، (انڈیا)

No.: ________ حوالہ نمبر Date: ________ تاریخ

AL JAWAB

NO DOUBT interest is unlawful totally but the condition of a profit to be considered as interest is that the such dealing should be between Muslim and Muslim Or Muslim and Zimmi Kafir (Non Muslim held in the trust of Islamic State),. In the very case it will be considered intrest and such a dealing will be lawless. Otherwise it won't be forbidden but it will be considered a lawful dealing and the profit will be legitimate for a Muslim, there-fore it is unanimous that theresis no interest Mean-While the dealing in going between Muslim and Harbi Kafir, (aNon-Muslim who is not held in the trust of Islamie State) Therefore it has been Narration from holy Rasool. علیہ الصلاۃ و السلام

THAT HE SAID: لا ربا بین المسلم والحربی فی دار الحرب
i.e. No (RIBA) interest between Muslim and Harbi in Darul Harb. This Hadith evidences that the property of Harbees is lawful for Muslim at all events, So just as a Muslim gets it from a harbi he gets a legitimate property on condition that Muslim must not commit faith lessness in the dealing. Accordingly the great Muslims theologian BURHANUDDIN says in his distinguished work.

HIDAYA: لأن مالہم مباح فی دارہم فبأی طریق أخذہ المسلم أخذ مالا مباحا اذا لم یکن فیہ غدر
Holy Quran already forbade (RIBA) interest, but the very Quran made the property of Harbi Lawful for Muslim as it says فاقتلوھم حیث ثقفتموھم
AND SAYS: فکلوا مما غنمتم حلالا طیبا الآیۃ
Like Wise there are so many verses evidencing that the shariat does not take harbess in trust so themselves and their properties are

........2.....

Hazrat Allama Maulana Mufti
Mohammed
Akhtar Raza Khan Qadri Azhari
President: All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly.
82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
U.P. 243003. (INDIA) Tel: 72166

Ref. No.______________ حوالہ نمبر (2) Date:______________ تاریخ

permissible for Muslims, Whoever forbids Muslims to get such profit he deprives them of the great benefit mean while he is advantageous to the Harbees. Whereas it is Haraam to convey advantages to them.

QURAN SAYS: وانما ینھٰکم اللہ عن الذین قٰتلوکم فی الدین

Now I am giving the answer of all three questions as under:

(1) Yes

(2) Yes

(3) The Quranic order does not concern Harbi's property. Therefore no changing in the Quranic order as it is clear by before mentioned.

Whoever likes to know the rule of this issue in details he must peruse (RISALA-E-BANK) It can be sought from Maktaba Sunni Dunya Saudagran, BAREILLY.

Mohammad Akhtar Raza Kha[n]
Qadiri Azhari

...zrat Allama Maulana Mufti
Mohammed
...Raza Khan Qadri Azhari
...All India Sunni Jamiatul Ulema
...ufti: Central Darul Ifta-Bareilly.
...a Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
...3003. (INDIA) ● Tel: 72166

عزت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری
قائم مقام حضور مفتی اعظم
صدر، آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء
صدر مفتی: مرکزی دارالافتاء بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یو۔پی، (انڈیا)

حوالہ نمبر ......

786
92

16 ZULHAJ 14th HIJRI
29 JUNE 1991
Date: ...... تاریخ

ALJAWAB:

1/2 - NO NO. It is not permitted. It is prohibited unanimously study the statement of Imam Nawawi in Sharhe-Muslim

3. They are sinners certainly and they deserve most violent calamity of Allah as the Holy Rasool Said عليه الصلاة والسلام إن أشد الناس عذابا عند الله ... and their income is unlawfull

المهوس

Mohammad Akhtar Raza Khan Qadiri Azhari

Mohammad Akhtar Raza Khan
Qadiri Azhari

<^4 /9K

What is the Collective opinion of the Ulema-e Kiram about the following issue:

That a person who declares himself to be the chosen one by Allah (SWT) to serve as a president for a masque without the due process of the by laws.

Is it permissible by the Islamic law for an individual to declare himself on his own to be the president or a leader of the Fiji Jamaat-ul-Islam of America?

Yours in Islam

[signature]

For Fiji Jamaat-ul-Islam of America
373 Alta Vista Drive, SoSF.

ALJAWAB

I have to say in this regard that this claim is not acceptable & legally this claim is quite false & it is not permissible to trust such a man who is claiming for himself the chosen by Allah without any dogmatic evidence. People should beware of him.

And only Allah Knows.

A Akhtar Raza Khan

MUFTI-E-AAZAM
MARKAZI DARUL IFTA
RAZA NAGAR SAUDAGRAN
BAREILLY - 243 001
PH. # 472166

April 8/2001

Question

What do the theologians say about fastening tie What was the judicial verdict of Aalahazrat & Hazrat Mufti aazam in this issue. Please clarify. Mohammad Shihabuddin Razvi

Answer- Aljawab. Hazrat Mufti Aazam Hind used to say, The Tie is the refutation of Quran Quran states that "The Jews didn't kill Hazrat Easa Alaihissalam and they didn't cross him, but Allah made for them one like him and certainly they never Killed him." Therefore Christians use to make the sign of the cross in the remembrace of his crucifixion and keep the knot i.e; tie round their necks - The persons sitting in the presence of Hazrat Mufti Aazam Hind observed him always expressing violent annoyance while he looked at some body having tie in his neck and used to make him take off the tie. Further, he used to Call it a sign of Christians. This verdict of Holy Hazrat is reinforced by some reasons (1) I would like relying on the help of Allah to lay the base of this issue on the universally admitted Point, That is, the cross which is considered unanimously by all Muslims and non muslims as the sign of Christians the cross is applicable the structure on which according to

باب دہم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ ـــــــــ حضور مفتی اعظم کا عظیم تعلیمی وتعمیری منصوبہ

☆ ـــــــــ اہل سنت و جماعت کے لئے دردمندانہ اپیل

☆ ـــــــــ خانوادہ رضویہ کا داخلی منشور

☆ ـــــــــ حاسدین سلسلہ رضویہ کی سازش

☆ ـــــــــ برادرانہ تعلقات ومراسم کی شہادت

تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفےٰ رضا قادری بریلوی کی عین خواہش تھی کہ مرکز اہل سنت بریلی میں ایک عظیم الشان دار العلوم قائم ہو جو تعلیمی و تعمیری اعتبار سے بلند و بالا ہو۔ اور اس ادارہ سے باطل افکار و عقائد کی بیخ کنی کی جائے، اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کی تعلیمات کو عام و تام کیا جائے۔ ان اغراض و مقاصد کے تحت حضور مفتی اعظم نے خود ۳؍شعبان المعظم ۱۳۸۴ھ/۴؍جنوری ۱۹۶۵ء کو چالیس ہزار روپیہ خرچہ کر کے ایک مکان و کوٹھی خریدی۔ اس جگہ پر اس عظیم منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہونچانے کے لئے ایک دستور العمل ترتیب دلوایا اور آخر میں اپنی طرف سے ایک نہایت ہی دل کو چھو لینے والی دردمندانہ اپیل بھی عوام اہل سنت و جماعت کے لئے تحریر فرمائی۔

حضور مفتیٔ اعظم قدس سرہ کے وصال ۱۴؍محرم الحرام ۱۴۰۲ھ/۱۲؍نومبر ۱۹۸۱ء کے بعد چند حاسدین آستانہ عالیہ رضویہ ریحان ملت مولانا ریحان رضا خاں رحمانی میاں اور حضرت تاج الشریعہ کے درمیان اختلافات کو خوب ہوا دینے کی کوشش کی، کبھی گم نام اور کبھی فرضی ناموں سے پوسٹر و پمفلیٹ چھاپے گئے، شہر کے علاوہ ملک کے دور دراز ریاستوں میں بھی حاسدین آستانہ رضویہ نے تشہیر میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ دونوں بھائیوں میں بہت اچھے خوشگوار تعلقات و معاملات تھے۔ اس کی شہادت ان حوالوں سے مل جائیگی کہ حضرت تاج الشریعہ نے تصویر کے شرعی حکم پر ایک کتاب تصنیف کی، اس کتاب کو حضرت رحمانی میاں نے اپنے صرفہ و اہتمام سے طبع کرائی، سرورق پر نام بھی درج ہے۔ اور اسی کتاب کے مضامین کو اپنی ادارت میں نکلنے والے ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی کے شمارہ ۸ جلد ۱۶ بابت اگست ۱۹۷۶ء/شعبان المعظم ۱۳۹۶ میں قسط وار شائع کیا۔ حضرت کا نام اس طرح تحریر کیا گیا ہے ''حضرت علامہ اختر رضا ازہری شیخ الحدیث دار العلوم منظر اسلام بریلی'' حضرت رحمانی میاں نے ماہنامہ اعلیٰ حضرت بابت مئی ۱۹۸۲ء / رجب المرجب ۱۴۰۲ء شمارہ ۵ جلد ۲۲ میں مدینہ منورہ سے آئے ہوئے استفتاء کے جواب میں حضرت تاج الشریعہ کے لکھے ہوئے دس فتاوی کو ''باب الاستفتا'' میں جگہ دی ہے۔ اسی ماہنامہ کے شمارہ ۶ جلد ۱۹ بابت جون ۱۹۷۹ء/رجب المرجب ۱۳۹۹ھ میں بھی حضرت کے فتاویٰ و مکتوب کو شائع کیا گیا ہے۔ ان شماروں کے علاوہ اور بہت شمارے ہیں جن میں حضرت کے فتاوی، مضامین، خطوط، مراسلات، اجلاس کی کاروائی کے ساتھ ہی نعت و قطعات شائع ہوتے رہے ہیں۔ برادرانہ خوشگوار تعلقات و مراسم کی شہادت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ جس ادارہ کے حضرت رحمانی میاں مہتمم تھے، تو اسی ادارہ کے حضرت تاج الشریعہ شیخ الحدیث بعہدۂ صدر المدرسین کے اہم عہدے پر فائز تھے۔

سلسلہ عالیہ رضویہ کے فروغ و ارتقاء سے جلنے والے دوسرے سلاسل کے پیران عظام کے حسد نے اختلافات کو بڑھانے و تشہیر کرنے میں اہم رول ادا کیا۔ دونوں بھائیوں پر بیہودہ الزامات لگائے گئے، حضرت رحمانی میاں نے اپنی حیات میں، اور بعد انتقال حضرت تاج الشریعہ نے تحریروں و تقریروں کے ذریعہ دفاع کر کے زائل کیا۔ قارئین حضرت رحمانی میاں کا ۲۰ دسمبر ۱۹۸۱ء کا تحریر کردہ مکتوب، پھر حضرت سے بطور استفتاء دریافت کئے گئے سوال کا تفصیلی جواب ملاحظہ کر کے مسرور ہوں گے۔ اور خانوادہ رضویہ کے ایک داخلی کہ منشور سے بھی تمام وضاحتیں ہو جانے کے بعد اس موضوع کا باب بند ہو جائیگا۔

دستور
رضوی دارالعلوم
منظر اسلام
بریلی شریف
بسرپرستی
شاہزادہ اعلیحضرت مولٰنا شاہ
محمد مصطفٰے رضا خان صاحب رضا مفتی اعظم ہند
دامت برکاتہم القدسیہ

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علیٰ حبیبہ الکریم و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین

برادران ملت! دنیائے اہل سنت کیلئے بریلی شریف کی مرکزی اہمیت سے ہر خاص و عام بخوبی واقف ہے۔ ہر ہوشمند مسلمان مضطرب ہے کہ اس کا یہ محبوب دینی مرکز شوکتِ اسلامی کا مظہر، عالم اسلام کیلئے زیادہ سے زیادہ دینی فائدہ پہنچانے کیلئے مستعد رہے۔ چنانچہ ڈھائی سال قبل چند دردمند حضرات نے سیدی حضور مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ کی اجازت سے دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف کیلئے تعمیری پروگرام رکھا۔ اور اس تحریک سے ناعاقبت اندیشوں کی بلاوجہ مخالفت کے باوجود اپنے قدم آگے بڑھاتے رہے۔ بکرمہ تعالیٰ تعمیری سلسلہ کا پہلا دور ۳۰ر شعبان المعظم ۱۳۸۴ھ مطابق ۴ر جنوری ۱۹۶۵ء کو پورا ہوگیا۔ بصرف خرچ تقریباً چالیس ہزار کے مکان و کوٹھی کی رجسٹری مکمل ہوگئی۔ مزید ضروری املاک وغیرہ کی خریداری کی طرف توجہ دیجا رہی ہے۔

چونکہ اہلسنت کے اس محبوب مرکز کی افادیت کی بقا بغیر کسی دستور اور دستوری نظام کے ممکن نہ تھی اسلئے قوم و ملت کے سامنے یہ دستور (مرتبہ حضرت الحاج مولانا غلام محمد خاں صاحب ناگپور) جو حضرت مولانا مفتی محمد برہان الحق صاحب صدر، کل ہند جماعت رضائے مصطفےٰ و حضرت مولانا سید غلام جیلانی صاحب میرٹھی صدر مجلس منتظمہ رضوی دار العلوم مظہر اسلام بریلی کا منظور شدہ بھی ہے بہ اجازت شاہزادہ اعلیٰ حضرت حضرت الحاج مولانا شاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ محلہ سوداگران بریلی شریف شائع کیا جارہا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ انشاء المولےٰ تعالیٰ بہت جلد دستور اور دستوری نظام سے ملت پورا پورا فائدہ اٹھائے گی۔

المکلف

فقیر سید محمد حمایت رسول القادری الرضوی الحامدی المصطفوی غفرلہ
صدر ریلیف کمیٹی مرکزی جماعت رضائے مصطفےٰ نزد جامع مسجد بریلی
یکم رمضان المبارک ۱۳۸۴ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۶۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ حبیبہ الکریم و علیٰ آلہ و اصحابہ اجمعین

اولویات

(۱) اس ادارہ کا نام رضوی دار العلوم مظہر اسلام (بریلی) ہوگا۔

(۲) اس ادارہ کے سرپرست مقتدائے اہل سنت شاہزادۂ اعلیٰ حضرت العلامۃ الحاج مولانا الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ ہیں۔ اس ادارہ کی بنیاد ربیع الاول ۱۳۵۶ھ میں بمقام مسجد بی بی جی شہر بریلی میں رکھی گئی تھی۔ آپ کی سرپرستی میں یہ دار العلوم ترقی کے مدارج طے کرتا گیا۔ حسب ارشاد حضور مفتی اعظم ہند ممدوح مدظلہ الاقدس یہ دار العلوم اپنے تمام شعبوں، شاخوں اور منقولہ و غیر منقولہ املاک سمیت تمام دنیائے اہل سنت و جماعت پابند مسلک اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دینی و مذہبی تعلیم کیلئے حسب دستور ہذا وقف فی سبیل اللہ تعالیٰ متصور ہوگا جس میں بحیثیت ملکیت کسی طرح وراثت جاری نہیں ہوگی۔

(۳) رضوی دار العلوم مظہر اسلام بریلی کے تمام انتظامی امور ہندوستان کے سُنّی مسلمانوں کے ہاتھوں میں رہیں گے۔

(۴) سنی مسلمان سے مراد ہر وہ مسلمان ہے جو اعلیٰ حضرت مجدد اعظم امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کے مسلک کا ماننے والا ہو۔ اور کتاب مستطاب "حسام الحرمین" کا مصدق ہو۔ "الکوکبۃ الشہابیہ" کو تسلیم کرتا ہو۔ دستور میں لفظ سنی سے یہی مسلمان مراد ہوگا۔

(۵) اس دستور میں جہاں کہیں لفظ "دار العلوم" استعمال ہوگا اس سے مراد رضوی دار العلوم مظہر اسلام بریلی ہوگا۔

(۶) دار العلوم کے ہر شعبہ میں خواہ "مجلس تولیت" یا "مجلس عمل" "صیغۂ تدریس" و "تنظیم" ہو

شاہ محمد مصطفےٰ رضا خان بریلوی مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ رہینگے۔

(۲۱) مجلس تولیت دائمی ہوگی۔ اگر اس میں سے کوئی جگہ خالی ہوئی تو مجلس تولیت حسب دفعہ ۴ و ۶ حسب صراحت دفعہ ۱۸ اس جگہ کو پُر کریگی۔

(۲۲) حسب دفعہ ۱۸ مجلس تولیت کے ارکان مندرجہ ذیل حضرات ہیں۔

اراکین مجلس تولیت

(۱) شہزادہ اعلیٰ حضرت مقتدائے اہلسنت العلامہ مولٰنا الحاج الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خان صاحب بریلوی دامت برکاتہم القدسیہ مفتی اعظم ہند (صدر متولی تاحیات)

(۲) نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضرت مولٰنا محمد ابراہیم رضا خان صاحب عرف جیلانی میاں مدظلہ العالی بریلی

(۳) حضرت مولٰنا حسنین رضا خان صاحب مدظلہ العالی کانکر ٹولہ۔ بریلی

(۴) جناب مولٰنا ساجد علی خان صاحب قبلہ خواجہ قطب۔ بریلی

(۵) جناب مولانا ادریس رضا خان صاحب قبلہ عرف لالہ میاں صاحب سوداگری محلہ۔ بریلی۔

(۶) جناب احمد حسن خان صاحب عرف لاڈلے میاں صاحب محلہ سوداگران۔ بریلی۔

(۷) جناب خلیل الرحمٰن خان صاحب .. .. .. محلہ سوداگران۔ بریلی

(۸) جناب فضل الرحمٰن خان صاحب .. .. محلہ سوداگران۔ بریلی

(۹) برہان الملۃ حضرت مولٰنا مفتی محمد برہان الحق صاحب مدظلہ العالی دار السلام جبلپور

(۱۰) حضرت مولٰنا سید محمد مدنی میاں صاحب مدظلہ العالی کچھوچھہ مقدسہ ضلع فیض آباد

(۱۱) سید العلماء حضرت مولٰنا شیخ سید آل مصطفےٰ صاحب مدظلہ العالی مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ

(۱۲) حضرت مولٰنا حبیب اللہ صاحب مدظلہ العالی صدر مدرس و مفتی جامعہ نعیمیہ مراد آباد

(۱۳) استاذ العلماء حضرت مولٰنا عبد العزیز صاحب مدظلہ العالی مبارکپور ضلع اعظم گڈھ

(۱۴) مجاہد ملت حضرت مولٰنا حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی دھام نگر ضلع بالیسر کٹک اڑیسہ

(۱۵) حضرت مولٰنا مفتی محمد عبد الرشید خان صاحب مدظلہ العالی جامعہ عربیہ نعل صاحب ناگپور

(۱۶) حضرت مولٰنا محبوب علی خان صاحب سنی بڑی مسجد مدن پورہ بمبئی

(۱۷) حضرت مولٰنا مفتی محمد رضوان الرحمٰن صاحب جامع مسجد اندور

(۱۸) حضرت الحاج مولٰنا غلام محمد خان صاحب تنظیم باغ ادارہ اسٹیشن ناگپور

(۱۹) جناب مولٰنا ضیاء المصطفےٰ صاحب گھوسی ضلع اعظم گڈھ

(۲۰) جناب مولٰنا سالم میاں صاحب بدایوں (۲۱) جناب مولٰنا علی محمد صاحب دھوراجوی۔ راج پیپلا۔ گجرات

کے متعلق جب یہ تصدیق ہو کہ وہ دفعہ ۴، ۶، ۱۹ کا حامل نہیں ہے تو مجلس تولیت اسے علیحدہ کر کے دوسرا رکن حسب صراحت دفعہ ۱۸ مقرر کر دیگی۔

(۲۴) باستثناء حضور مفتی اعظم ہند مدظلہ الاقدس بعد میں ہر صدر متولی کا انتخاب مجلس تولیت ہی حسب صراحت دفعہ ۲۰ کریگی۔ اگر سابق صدر متولی کسی صاحب کی نسبت تقرری کا خیال ظاہر کریں تو اسکی رعایت رکھی جائیگی جبکہ یہ اظہار شرعی گواہوں سے ثابت ہو۔

مجلس تولیت کے اختیارات

(۲۵) مجلس تولیت کی اکثریت کا فیصلہ پوری مجلس تولیت کا فیصلہ ہوگا۔ جو دار العلوم سے متعلق تمام نظام اور شعبوں پر قانوناً نافذ ہوگا۔

(۲۶) مجلس تولیت کا نصاب (کورم) کم از کم سات ارکان کا ہوگا۔ جن میں چار حضرات متعلقین خاندان اعلیٰحضرت کے علاوہ ہونگے۔ اور تین حضرات خاندان اعلیٰحضرت قدس سرہ سے ہونگے۔

(۲۷) مجلس تولیت کو اختیار ہوگا کہ وہ دار العلوم کی بقا اور اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کیلئے مجلس منتظمہ کی تشکیل کی ذمہ داری آل انڈیا جماعت رضائے مصطفےٰ کو سپرد کر دے یا خود تشکیل دے۔

(۲۸) مجلس تولیت کو اختیار ہوگا کہ ضرر رساں صورت میں کسی بھی رکن مجلس عمل یا پوری مجلس عمل کو برطرف کر دے اور دوسری مجلس عمل کی تشکیل دے یا دینے کے احکام جاری کرے۔

(۲۹) دار العلوم کے کل اوقاف و املاک منقولہ و غیر منقولہ مزید املاک کی خرید و الحاق اور تصرفات حسب مذہب حنفی باتباع، فتاوےٰ اعلیٰحضرت قدس سرہ مجلس تولیت کی ذمہ داری و اختیار میں ہونگے۔

(۳۰) مجلس تولیت کے دو اجلاس سال بھر میں ضروری ہونگے۔ ویسے مجلس تولیت جب ضرورت ہو اپنا جلسہ طلب کر سکتی ہے۔

(۸۱) [illegible]
سے دیا جا سکیگا اور منظوری مجلس عمل کی کارروائی سے ہوگی۔ اور اسکے علٰحدہ کرنے کی کارروائی
مجلس منتظمہ کے فیصلہ اور صدر مجلس تولیت کی منظوری سے ہوگی۔

(۸۲) بیک وقت تہائی یا تہائی سے زیادہ ارکان مجلس منتظمہ کے استعفاء کا منظور ہونا یا انکا علٰحدہ کرنا
مجلس منتظمہ کی کارروائی کے بعد مجلس تولیت کے فیصلہ سے مکمل ہوگا۔

(۸۳) کسی بھی رکن مجلس تولیت یا زیادہ ارکان استعفاء صدر مجلس تولیت کے توسط سے پیش ہوگا۔
اور مجلس تولیت کے فیصلہ کے بعد کارروائی مکمل ہوگی۔

(۸۴) عبوری دور کیلئے جسکی مدت تین سال ہے۔ مندرجہ ذیل حضرات مجلس منتظمہ کی حیثیت سے نامزد ہونگے

عہدیداران (۱) صدر: جناب مولٰنا سید غلام جیلانی صاحب مدرسہ اسلامیہ اندرکوٹ میرٹھ (۲) نائب صدر
جناب مولٰنا ساجد علی خان صاحب خواجہ قطب بریلی (۳) نائب صدر۔ جناب مولٰنا غلام محمد خانصاحب جامعہ
عربیہ ناگپور (۴) نائب صدر۔ جناب مولٰنا بدر الدین صاحب براؤن شریف بستی (۵) ناظم عمومی و انسپکٹر
جنرل۔ جناب مولٰنا محمد حسنین رضا خانصاحب کانکر ٹولہ بریلی (۶) ناظم مالیات جناب سید حمایت رسول صاحب ریٹائرڈ
گارڈ نزد جامع مسجد بریلی (۷) نائب ناظم مالیات۔ جناب سجاد حسین صاحب براہم پورہ بریلی (۸) نائب ناظم مالیات
و انسپکٹر محکمہ مالیات۔ جناب خلیل الرحمٰن خان صاحب سوداگران بریلی (۹) ناظم تعلیمات۔ جناب مولٰنا تحسین رضا
خان صاحب کانکر ٹولہ بریلی (۱۰) نائب ناظم تعلیمات۔ جناب مولٰنا مجیب السلام صاحب موضع ادری ڈاکخانہ انعام
اعظم گڈھ (۱۱) خازن۔ جناب محمد حسیب صاحب سنسار بوٹ ہاؤس بریلی (۱۲) محاسب۔ جناب سید ارشد حسین
صاحب وکیل بزریعہ عنایت گنج بریلی (۱۳) چیف آرگنائزر۔ جناب مولٰنا علی محمد صاحب دھوراجوی راج پیپلا گجرات۔

ارکان (۱۴) جناب مولانا محمد رضوان الرحمٰن صاحب مفتی اندور مالوہ (۱۵) جناب مولٰنا سید مظفر
حسین صاحب کچھوچھوی ممبر پارلیامنٹ فیروز شاہ روڈ 14,E نئی دہلی (۱۶) جناب مولانا سید شاہ اسرار الحق صاحب
سیرت کمیٹی کوٹہ (۱۷) جناب مولٰنا مشتاق احمد صاحب نظامی دائرہ شاہ اجمل۔ الہ آباد (۱۸) جناب مولٰنا
ابو الوفا صاحب فصیحی محلہ خدائی پورہ۔ غازی پور (۱۹) جناب مولٰنا ارشد القادری صاحب مدرسہ
فیض العلوم جمشید پور (۲۰) جناب مولٰنا تقی الدین صاحب ہبلی دھارواڑ (۲۱) جناب مولٰنا محمد حسین
صاحب اجمل العلوم سنبھل مراد آباد (۲۲) جناب مولٰنا مشاہد رضا خان صاحب محلہ بھورے خان
پیلی بھیت (۲۳) جناب مولٰنا قاری محمد نذیر الکریم صاحب لال مسجد مراد آباد (۲۴) جناب حافظ مولوی
ظہیر الدین صاحب مدیر استقامت کانپور (۲۵) جناب سیٹھ اسمٰعیل جانی صاحب سکریٹری سنی جمعیۃ العلماء
عبد الرحمٰن اسٹریٹ بمبئی (۲۶) جناب سیٹھ اسمٰعیل صاحب مالک فرم حاجی کریم نور محمد اتوارہ ناگپور (۲۷) جناب
نذیر احمد صاحب ایڈوکیٹ اڈونی ضلع کرنول (۲۸) جناب صوفی اقبال احمد صاحب مدیر نوری کرن بریلی (۲۹) جناب
سید اعجاز حسین صاحب بھوانی ٹولہ بریلی (۳۰) جناب ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب رچھبندان بریلی (۳۱) جناب
محمد سمیع خان صاحب جسولی بریلی۔ تمت بالخیر

(دستخط مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ) [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
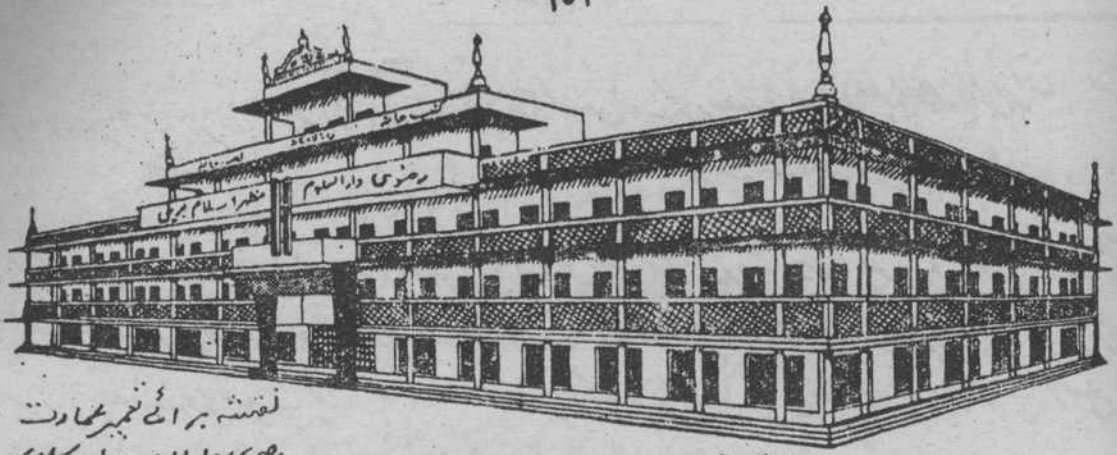
حضرت مفتی اعظم ہند قبلہ کی اوپر لکھی اصل تحریر مبارک بہ آسانی پڑھ لینے کیلئے کاتب سے لکھوا کر ذیل میں پیش کیجا رہی ہے

الحمد للہ۔ رضوی دارالعلوم منظر اسلام (نزد مسجد سٹی اسٹیشن بریلی شریف) کا افتتاح ۹ ذیقعدہ ۹۰ھ روز یکشنبہ ۱۸ جنوری ۱۹۷۰ء کو میں نے کیا۔ مولیٰ کریم عزوجل کا شکر ہے کہ یہ مدرسہ برابر ترقی کر رہا ہے اس وقت سوا دو سو ۲۲۵ بچے تعلیم پا رہے ہیں۔ چھ ابتدائی درجے کھلے ہیں آٹھ مدرسین اور ایک حافظ قاری تعلیم دے رہے ہیں موجودہ عمارت بالکل ناکافی ہے۔ انھیں درجوں میں کچھ اور طلبا داخل ہوں انھیں کیلئے دقت ہوگی مزید درجوں کیلئے تو اور جدید عمارت لازمی ہے۔ برادران اہلسنت عموماً خصوصاً نوری رضوی اخوان طریقت ضرور ضرور فوری توجہ فرما کر ممنون کرم فرمائیں اور اپنے کو اجر عظیم کا مستحق بنائیں ایسی بھرپور امداد و اعانت کریں اور کرتے رہیں کہ جلد سے جلد اسکے لائق عمارت بن جائے۔ اگر اہلسنت اسکی طرف جیسی چاہیے ویسی توجہ کر دینگے تو بعونہ تعالیٰ و کرمہ خود اپنی آنکھوں جلد ہی اس مدرسہ کو ایسی اعلیٰ یونیورسٹی دیکھ لینگے جسکی نظیر نظر نہ آئیگی۔ مسلمانوں ہی کے عام چندوں سے مسلمان کہلانے والوں نے کیسے کیسے اسکول اور مدارس جاری کئے اور یونیورسٹی بنائی ہے جس میں مذہب اہلسنت کی نکایت ہوتی ہے۔ خدارا اے سنی مسلمانوں کمر ہمت باندھو سنی مذہب کی حمایت اور اپنے بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت کے لئے اس مدرسہ منظر اسلام کو بینظیر یونیورسٹی بنا دو مولیٰ تعالیٰ توفیق دے! این دعا از من و از جملہ جہاں آمین۔ جناب محترم سید حمایت رسول صاحب زید کرمہ کی صحت و عافیت ہونے کی انکی پریشانیاں دور ہونے کی میں بھی دعا کرتا ہوں اور برادران اہلسنت بھی سب دعا کریں اور اسکی کہ سید صاحب کی آرزو سے زیادہ یہ مدرسہ جلد ہی یکتا یونیورسٹی بن جائے آمین۔ فقیر مصطفیٰ رضا خاں غفرلہ۔ یکشنبہ ۱۶ شعبان ۹۰ھ ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۰ء

۹۳

گرامی منزلت حضرت علامہ ازہری میاں صاحب قبلہ جانشین سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان

بعد ہدیہ سلام و دست بوسی!

عرض خدمت یہ ہے کہ بعض مخالفین و حاسدین بڑی شدت سے یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ آپ کے برادر گرامی مولانا ریحان رضا خاں صاحب نے آپ پر کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ آخر اس امر کی حقیقت و واقعیت کیا ہے؟ اہلسنت میں کافی بے چینی پائی جاتی ہے لہٰذا آپ اصل حقیقت سے ہمیں آگاہ فرمائیں تو نوازش و کرم ہوگا فقط والسلام

نیاز کیش
عبد العزیز خاں اشرفی
ناگپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم و آلہ و اصحابہ اجمعین

اس الزام کی واقعیت بتانا میری ذمہ داری نہیں ہے لہٰذا اس کے بارے میں مجھ سے سوال کرنا چہ معنی دارد۔ جو لوگ یہ الزام بجھ کشمیرین پر رکھ رہے ہیں اس کا ثبوت مدعیین کے ذمہ ہے لہٰذا وہی اس کی واقعیت بتائیں اور ثبوت بہم پہنچائیں کہ فقیر کو میرے بھائی مولانا محمد ریحان رضا خاں نے کافر بتایا ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتائیں کہ کس بنیاد پر کافر کہا ہے۔ اور ان کے ذمہ یہ بھی لازم ہے کہ جس بنیاد پر وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ممدوح مذکور نے مجھے کافر کہا ہے اس بنیاد کا بھی وہ ثبوت بہم پہنچائیں، اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے اور ہم کہہ دیتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ مدعیان قیامت تک مطلوبہ ثبوت لانے سے عاجز رہیں گے، تو اب یہ لوگ یہ بھی بتائیں کہ بے ثبوت شرعی کسی مسلمان کو کافر کہنے والے کا کیا حکم ہے؟ اب کھلے گا کہ یہ الزام جو مجھ فقیر کو دیا جاتا ہے وہ بحمدہ تعالیٰ میرے سر نہیں بلکہ الزام دینے والے سلسلۂ رضویہ کے حاسدین اور ہم دونوں بھائیوں کے بلکہ پورے خانوادۂ رضویہ کے یہ دشمن اس میں خود گرفتار ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے صرف مجھے ہی موردِ الزام نہ ٹھہرایا بلکہ میرے برادر بزرگوار کو بھی اسی میں گرفتار کرنے کی کوشش کی اور اس طرح ان معاندین نے ایک تیر سے دو شکار کیے لیکن بحمدہ تعالیٰ میں اور میرے بھائی اس الزام بے بنیاد سے بری ہیں اور یہ الزام انہیں حاسدین رضویت کے سر ہے کہ جو کسی کو بے ثبوت شرعی کافر کہے بحکم حدیث کفر اسی پر لوٹتا ہے۔ ان حاسدین کے ہاتھ سوائے ان چند اشتہارات کے کچھ نہیں جن میں میرے برادر بزرگوار کا نام بھی نہیں اور نام بھی ہو تو محض اشتہاری باتیں حجت شرعیہ نہیں تو ثبوت شرعی سے ان کے ہاتھ بحمدہ تعالیٰ خالی ہیں اور میرے لئے بفضلہ تعالیٰ براءت کیلئے یہی کافی۔

علاوہ ازیں یہ امر ہے کہ میرے برادر بزرگوار نے اشتہارات سے پہلے جلسہ عام میں
بر سر منبر اپنی برأت و بیزاری کا اعلان ببانگ دہل فرمایا اور اسے مداریوں کا تماشہ
بنایا۔ اس اعلان کا کیسٹ بحمدہ تعالیٰ فقیر کے پاس موجود اور دیگر افراد کے پاس محفوظ
ہے۔ پھر بھی یہ حاسدین میری تکفیر کا الزام میرے بھائی کے سر رکھتے ہیں حالانکہ وہ
اس الزام سے انکاری ہیں، اور جب وہ اس الزام سے انکاری ہیں تو نہ میں
ملزم اور نہ میرے بھائی پر کوئی الزام ثابت۔ اور جب الزام ثابت ہی نہیں بلکہ سرے
سے الزام ہی نہیں کہ وہ اس سے منکر ہوئے اب اسے انکار مانیں یا کچھ اور، بہر حال
الزام تکفیر زائل، اور جب اس سلسلہ میں جو انہیں چاہیے تھا وہ خود کر گئے تو ان
کی تو بہ کی تشہیر کی کیا ضرورت؟ مجھے نہیں معلوم کہ یہ تشہیر کس نے کی۔

قالہ بفمہ و امر برقمہ

الفقیر محمد اختر رضا القادری الازہری

شب ۲۶ ذی الحجہ ۱۴۱۵ھ

۲۶ مئی ۱۹۹۵ء

اتحادی معاہدہ خانوادۂ رضویہ

ہم جملہ فرزندانِ حضرت مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان مندرجہ ذیل امور باتفاق رائے طے پائے۔

(۱) ہم لوگوں میں سے کسی جانب سے کسی دوسرے کے حق میں کوئی ایسی بات صادر نہ ہوگی جو باہمی دلآزاری اور رنجش کا سبب ہے ۰

(۲) ہم لوگ مسلک و مرکز کے وقار و مفاد کو ذاتی وقار و مفاد پر مقدم جانیں گے ۰

(۳) ہم میں سے کسی کے ساتھ تعلق رکھنے والے کسی فرد کے بارے میں اگر یہ بات ثبوت شرعی کے ساتھ ثابت ہوگی کہ اسکا کوئی قول و فعل خانوادۂ رضویہ میں نفاق کا باعث بنا ہے تو اس آدمی سے قطع تعلق کر لیا جائیگا ۰

(۴) حضور سیدی مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے عرس چہلم کے موقع پر جو فیصلہ کیا گیا ہے ہم سب اسکے پابند رہینگے ہم میں سے کوئی اس فیصلہ کی قولاً یا عملاً خلاف ورزی نہیں کریگا اور نہ دوسروں سے کرائیگا ۰

(5) رضوی دار العلوم منظر اسلام سنی بریلی شریف کا دستور و نظام حضرت مفتیٔ اعظم کی تحریرات و خواہشات کے مطابق ہوگا اور خاندانی دستوری کمیٹی وہ ہوگی جو معاہدہ کے ساتھ منسلک ہے کیونکہ حضرت کی تحریر کے مطابق مولانا اختر رضا خاں صاحب دار العلوم ہذا کے صدر ہیں ۰

(6) مولانا اختر رضا خاں صاحب و مولانا ریحان رضا خاں صاحب کے قائم کردہ ادارہ اشاعت تصنیفات رضا کے معاملات و ایک دوسرے کے کاموں میں کسی کو دخل اندازی کا حق نہیں ہوگا ۰

(۷) مکانِ اعلیٰ حضرت جسمیں مولانا اختر رضا خاں صاحب و منان رضا خاں صاحب سکونت پذیر ہیں انکی سکونت میں کوئی حارج نہیں ہوگا ۰

(8) افراد خاندان کے اندر اگر کوئی اختلاف رائے پیدا ہو تو اسکو خاندان کے افراد ہی ملکر طے کرینگے اسکو تقریراً یا تحریراً کسی طرح بھی عوامی سطح پر نہیں لایا جائیگا ۰

[illegible]

محمد ریحان رضا خاں

مجلس عاملہ

کمیٹی رضوی دار العلوم منظر اسلام نزد سنی مسجد اسٹیشن بریلی شریف

عہدہ	نام
سرپرست	حضرت مولانا شاہ محمد ریحان رضا خاں صاحب رحمانی
صدر و متولی	حضرت مولانا شاہ محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری
نائب صدر	حضرت مولانا شاہ سبطین رضا خاں صاحب
نائب صدر	حضرت مولانا شاہ خالد علی خاں صاحب
ناظم اعلیٰ	حضرت مولانا منان رضا خاں صاحب
نائب ناظم	حضرت مولانا انجم رضا خاں صاحب
خازن	جناب عبد الحسیب صاحب عرف [illegible]
محاسب	حضرت مولانا تحسین رضا خاں صاحب
نگران	جناب حمد رضا خاں صاحب
ممبران	۱- سراج رضا خاں صاحب ۲- توصیف رضا خاں صاحب ۳- رضاء الرحمن خاں صاحب ۴- ضیاء الرحمن خاں صاحب

مجلس تولیت کی تشکیل سابق دستور مطبوعہ کے مطابق ہوگی

نوٹ: جناب مولانا منان رضا خاں صاحب اس ادارہ کے تاحیات ناظم اعلیٰ رہیں گے۔ مدرسہ [illegible] [illegible] آمدنی [illegible] اور [illegible] حالات [illegible] منتقل ہو کر حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ [illegible] چلے گئے [illegible] گیا

محمد منان رضا [illegible]

اہلسنت کی جماعت کا دفاع پائندہ باد
مسلکِ احمد رضا خاں تا ابد تابندہ باد

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

ناموسِ اعلیٰحضرت کو داغدار کرنیکی ناپاک کوشش کا بھیانک انجام

اللہ ربّ العزت نے کچھوچھہ مقدسہ کے خطباء علماء کو بے نہایت دنیاوی عزت و شہرت سے نوازا تھا۔ جس کا شکریہ بارگاہ ایزدی میں ادا کرنے کے بجائے ابلیس کی طرح کبر و غرور اور بڑائی و نخوت کے زبردست نشے نے ان لوگوں کو بھی بدمست کردیا۔ نتیجتاً دنیا کے سارے پیرانِ کرام اور اکابر علمائے عظام کی عزت و آبرو سے کھلواڑ کرنے لگے۔ کہیں اعلیٰحضرت مجدد اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ادبی غلطی کرنے کا مجرم گردانا۔ تو کہیں مفتیٔ اعظم ہند علیہ الرحمت کی شانِ افتاء پر تنقیص کی کوشش کی۔ کبھی فقیہہ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب قبلہ امجدی شارح بخاری کو جاہل و اجہل لکھ مارا۔ بالخصوص جانشین مفتیٔ اعظم حضرت علامہ ازہری صاحب قبلہ پر تو گالیوں کی بوچھار ہی کردی۔ بلکہ وہ کون سے ناشائستہ و نازیبا الفاظ ہیں جو حضور ازہری صاحب قبلہ کیلئے استعمال نہ کئے گئے ہوں۔

دیکھئے ہاشمی میاں کی کتاب کملی اور احمد اشرف کی تصنیف تحفۂ نور۔ دونوں کتابوں کے ہر ایک لفظ اپنے اپنے مصنف کی اصلیت کا پتہ دینگے۔ کتاب کے مطالعہ سے سکتہ طاری ہوجائے گا، کلیجہ دہل جائے گا، بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے۔ کہ خود کو اولادِ رسول کہلانے کا دعویٰ اور تابعین رسول پر اس قدر غلیظ حملے جس پر ہر عامی و جاہل بھی تف کر رہا ہے۔ ہر طرف سے لعنتیں بھیجی جارہی ہیں۔ حتیٰ کہ محدثِ اعظم ہند علیہ الرحمت کے مریدین و معتقدین بھی اپنے پیرزادگان کو لعن طعن کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ اور کیوں نہ ہوں کہ اشرفی میاں نے جنہیں قطب الاقطاب کہا۔ حضور محدثِ اعظم جن کی عظمتوں کا خطبہ زندگی بھر پڑھتے رہے۔ جن کو ہمیشہ اعلیٰحضرت اور مجدد اعظم کہتے رہے جن کی زبان و قلم کو خدا کی حفاظت میں ہونے کا دعویٰ کرتے رہے۔ جن کی بارگاہ میں زانوئے ادب تہہ کرنے کو زندگی کا عظیم سرمایہ سمجھتے رہے۔ آج ان کی اولاد اعلیٰحضرت کو ادبی غلطی کرنے کا مرتکب کہہ کر اپنے والد محدثِ اعظم کی ذات کو بھی مجروح کر رہی ہے۔ اور حضور اشرفی میاں کو بھی قبر میں تڑپا رہی ہے بلکہ ابھی حال میں ہی اپنے عظیم اشرفی بزرگ جیسے خود بھی شیخ المشائخ اور سرکارِ کلاں کہتے ہیں انھیں کلکتہ لاکر ناموس اعلیٰحضرت پر گھناونے حملے والے جلسہ کا صدر بنا کر جو ذلیل و رسوا کیا ہے۔ اب شاید تا زندگی وہ ان لوگوں کے جلسہ کی صدارت سے باز رہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے جسے دنیا سرکارِ کلاں کہے اسے اپنے ہی ایک مرید کی بیٹی کی نکاح خوانی سے روک دیا جائے۔ حتیٰ کہ صرف نکاح کا خطبہ پڑھنے کی خواہش پر بھی نہایت شرمندگی اٹھانی پڑی۔ اور اس پشیمانی کی جھنجھلاہٹ میں مفاہمتی گفتگو کے موقعہ پر حضرت کی زبان سے بار بار یہ جملہ سرزد ہوگیا کہ ابولہب بھی میرا رشتہ دار ہے۔ ابولہب بھی میرا رشتہ دار ہے جبکہ مخاطب نے فوراً گرفت کرتے ہوئے کہا کہ ابولہب جب آپ کا رشتہ دار ہے تو حضرت آپ!

بہر حال اس جملہ کی وجہ سے وہ فتوے کی زد میں ضرور ہیں لیکن یہ تمام ندامتیں صرف اور صرف ہاشمی و مدنی میاں وغیرہ کی ناشائستہ اور واہی حرکتوں کی وجہ سے اٹھانی پڑ رہی ہیں۔ عقل سے لو کام اب بھی ہاشمی، مدنی میاں ❊ کیوں اڑانے پر تلے ہو خانداں کی دھجیاں

یہیں تک بس نہیں بلکہ اس کے بعد ہی کلکتہ کلنگا کی مسجد میں سرکارِ کلاں کے ساتھ جو عظیم حادثہ پیش آیا ہے اسے تا دیر بھلایا نہیں جاسکتا۔ مریدین و متوسلین کے اصرار پر کلنگا کی مسجد میں نماز جمعہ پڑھانے کیلئے تیار ہوئے لیکن لوگوں کی ہنگامہ آرائی پر کہ ابولہب کے رشتہ دار کے پیچھے نماز نہیں ہوگی۔ انھیں مسجد کے دروازے سے ہی واپس کردیا گیا۔ ہائے! کس قدر ٹھیس لگی ہوگی۔ شیخ المشائخ اور سرکار کلاں کہی جانے والی شخصیت کو یقیناً اتنے بھاری بھر کم القاب والی ذات کے ساتھ یہ ایک عظیم سانحہ ہے۔ لیکن ہاشمی اینڈ کمپنی کے کسی فرد کو بھی ہوش نہیں وہ لوگ تو بریلی شریف کو بدنام کرکے اور ناموسِ اعلیٰحضرت پر ناپاک حملے کرکے کچھوچھہ کو علمی مرکز اور مدنی میاں کی مجددیت کا کھونٹا گاڑنے کی ناکام کوشش میں ایسے بدمست ہیں کہ علمائے ذوی الاحترام کی شان میں بدزبانی اور توہین کرتے ہوئے سرکار کی ان احادیث کریمہ کو بھی فراموش کر بیٹھے ہیں۔ کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے مظہر ہیں۔ ایضاً عالم کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔ ایضاً جس نے ہمارے علما کی تعظیم نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں۔ یہ حدیث پاک کے تین ٹکڑے میں نے پیش کردیئے اس کی روشنی میں ہاشمی اینڈ کمپنی کے تمام افراد اپنے چہرے دیکھیں کہ ایک طرف آلِ نبی ہونے کا دعویٰ اور دوسری جانب علمائے اہلسنت کی شان میں گستاخیاں اس موقع پر شاعر مشرق کا یہ شعر پڑھیں ۔

یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو ❊ تم سبھی کچھ ہو بتاؤ کہ مسلمان بھی ہو

بریلی شریف کی دشمنی نے گستاخوں کو دنیا میں بھی خائب و خاسر کرنا شروع کردیا ہے چنانچہ ابھی کلکتہ کے اجلاس میں ۱۸، ۱۹ نومبر ۱۹۹۱ء کو جو رسوائیاں ہوئیں کہ نعرۂ تہنیت کے بجائے گالی گلوج اور مردہ باد کے نعرے لگے۔ حد یہ کہ مجمع سے ہاشمی کے اوپر جوتے چپل بھی چلنے لگے اور ہاشمی کو نہایت شرمندگی کے ساتھ یہ کہتے ہوئے جانا پڑا کہ ۔ بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے۔ کس قدر غیرت کی بات ہے کہ جسکے لئے لوگ پلکیں بچھاتے تھے دست بوسی کیلئے بے قرار رہتے تھے اسی پر جوتے چپل کی بوچھار شاید اب ہوش آجائے ہاشمی اینڈ کمپنی کو لیکن شرم و حیا و عقل ہو تو کام آنے کی امید ہے ورنہ بے حیا باش ہر چہ خواہی کن کا عالم ہے ۔ حیا و شرم و ندامت اگر کہیں بکتی ❊ تو ہم بھی لیتے کسی اپنے مہرباں کیلئے ۔ مولانا محمد شمیم الزماں قادری دار العلوم قادریہ حبیبیہ کافور گلی پیلخانہ ہوڑہ

المشتہر :۔ فیروز احمد سکریٹری مدرسہ ہذا

باب یازدہم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ ——— مراد آباد میں فرضی مقدمہ

☆ ——— معاندین کی شرمناک ذلت

☆ ——— زبردست فتح وکامرانی

آج کے دور میں حق وصحیح بات کہنا اور حق کی پاسداری کرانا نہایت ہی دل وگردہ کا کام ہے، مگر علماء حق نے ہمیشہ ظالم وجابر کے سامنے جاء الحق و زحق الباطل کا نعرہ مستانہ لگا کر حق وصداقت کی حفاظت وصیانت کا اہم فریضہ انجام دیا۔ واقعہ گونڈہ سے متعلق حضرت تاج الشریعہ نے مناظر اہل سنت مولانا مشاہد رضا خاں پیلی بھیتی کے فتوی کی تائید کی تھی، جس پر مولوی انتخاب قدیری اور اس کے حواری چراغ پا ہو گئے۔ حضرت کے خلاف پوسٹر وپمفلیٹ شائع کئے ان معاندین کا کلیجہ اس پر بھی ٹھنڈا نہیں ہوا تو مراد آباد شہر کے تھانہ ناگفنی میں ۲۰ نومبر ۱۹۹۶ء کو ایک فرضی ایف، آئی، آر درج کرائی گئی۔ اس رپورٹ کا لب لباب یہ ہے کہ ''مولانا اختر رضا خاں ازہری اپنے دوساتھیوں کے ساتھ محلّہ ناگفنی میں آئے، انہوں نے چھڑی پھینک کر ماری، جس سے میرے اسکوٹر کا توازن بگڑ گیا اور عقب کی لائٹ ٹوٹ گئی۔ اور دولوگ ساتھ تھے، ان کے نام جانتا ہوں مگر دیکھنے پر پہنچان لوں گا، انہوں نے ریوالور نکالا، دھمکی دینے لگے کہ میں تجھے جان سے مار دونگا، تو جام نگر سے بچ کر آ گیا مگر یہاں نہیں بچ سکتا ہے، جان سے مارنے کی دھمکی دیتے ہوئے چلے گئے۔''

جب انتخاب قدیری کی اس تحریر پر پولس وانتظامیہ نے کوئی کاروائی نہیں کی تو ۷رفروری ۱۹۹۷ء کو مراد آباد کورٹ میں استغاثہ دائر کر دیا۔ جس میں اس کالڑ کا انتساب قدیری، اکبر علی اور ولی الرحمٰن کو گواہ کے طور پر رکھا گیا۔ اس کی طرف سے کورٹ میں یہ کاروائی بڑی خاموشی ورازداری سے چلتی رہی، کئی ماہ گزر جانے کے بعد اطلاع ملی، پھر علامہ مولانا عسجد رضا خاں قادری، الحاج محمد افروز رضا، مجیب رضا مرحوم کے ہمراہ راقم السطور مراد آباد پہونچے۔ نقلیں نکلوا کر ماہرین قانون سے صلاح ومشورہ کر کے جواب داخل کیا۔ ۱۷رجون ۱۹۹۷ء کو جانبین سے کورٹ میں بحث ہوئی۔ ان دنوں حضرت تاج الشریعہ عمرہ کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ حضرت کو پوری کاروائی سے گوش گزار کرنے کے بعد دعا کے لئے عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ ''انشاء اللہ تعالیٰ سچ کی فتح ہوگی۔ اور ایسی فتح ہوگی جس طرح اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کو مقدمہ بدایوں میں فتح وکامیابی ملی تھی۔ بالآخر ۱۲رفروری ۱۹۹۹ء کو آخری بحث کی سماعت کرتے ہوئے جسٹس آر، کے، کل شریسٹ نائب ضلع جج مراد آباد نے ہماری دلیلوں کو تسلیم کیا۔ اور حضرت کے حق میں فیصلہ دیدیا۔

فاضل جج آر، کے، کل شریشٹ نے اپنے فیصلہ میں حضرت کی تعریف وتوصیف کرتے ہوئے کہا کہ ''وہ ایک خالص مذہبی شخصیت کے مالک ہیں، ان کا اپنے سماج میں اعلیٰ مقام ہے''۔ فاضل جج نے آگے کہا کہ ''ایسے لوگ جو دور دراز مقام پر رہتے ہیں۔ ان کو ذہنی وجسمانی تکلیف دینے و پریشان کرنے کے لئے اس طرح کے کیس دائر کئے جاتے ہیں۔ ان کا مقصد تنگ کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے وادی کی تمام دلیلوں کو خارج کیا جاتا ہے''۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے معاندین تاج الشریعہ کے تمام مکروہ ومزموم عزائم خاکستر ہو کر تار عنکبوت کی طرح بکھر گئے۔ مقدمہ کا فیصلہ ۸ صفحات پر مشتمل ہے مگر طوالت کے خوف سے صرف دو صفحہ بطور نمونہ پیش ہے۔ یہاں پر راقم حضرت علامہ مولانا عبد المنان کلیمی (شہر مفتی مراد آباد) کا شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔

न्यायालय अष्टम अपर सत्र न्यायाधीश, मुरादाबाद ।

उपस्थितः- श्री आर०के० कुलश्रेष्ठ (एच०जे०एस०)

दाण्डिक पुनरीक्षण संख्या-147/97

श्री अख्तर रजा पुत्र श्री इब्राहीम रजा निवासी मोहल्ला सौदागरान कोतवाली बरेली । ---------निगरानीकर्ता

बनाम

1- उ० प्रदेश राज्य द्वारा जिला शासकीय अधिवक्ता, मुरादाबाद

2-श्री मौलाना मोहम्मद इन्तखाब कदीर पुत्र श्री अलताफ हुसैन निवासी मोहल्ला किसरौल थाना नागफनी, मुरादाबाद -----विपक्षीगण

निर्णय

यह दाण्डिक निगरानी, निगरानी कर्ता अख्तर रजा द्वारा परिवाद सं० 897/96 मौलाना मोहम्मद इन्तखाब बनाम अख्तर रजा अन्तर्गत धारा- 392, 504, 506 आई०पी०सी० थाना मुगलपुरा जिला मुरादाबाद में विद्वान अवर न्यायालय (मुख्य न्यायिक मैजिस्ट्रेट श्री पू० डी० भट्ट) द्वारा निगरानीकर्ता के प्रार्थना पत्र तलबी पर विचारण हेतु पारित आदेश दिनांक- 8-5-97 के विरुद्ध योजित की गयी है।

निगरानी में निवेदन किया गया है कि विपक्षी सं02 द्वारा दायर परिवाद-पत्र पर दिनांक- 7-2-97 को विद्वान मैजिस्ट्रेट द्वारा निगरानी कर्ता को तलब कर लिया है । निगरानीकर्ता ने माननीय उच्च न्यायालय में प्रार्थना-पत्र न० 1300/97 प्रस्तुत किया । माननीय न्यायालय ने आदेश का क्रियान्वयन स्थगित कर दिया और न्यायालय को आदेश दिया कि प्रार्थी को तलबी के सम्बन्ध में पुनः सुना जावे । निगरानीकर्ता के विरुद्ध द्वेष भावना से परिवाद प्रस्तुत किया गया है जो आधार रहित है, प्रथम दृष्टया कोई मामला निगरानीकर्ता के विरुद्ध नहीं बनता तथा अपराध जिनमें निगरानी कर्ता को तलब किया गया है उनमें कोई अपराध नहीं बनता है । यह परिवाद महज निगरानी कर्ता को तंग व परेशान करने के लिये किया गया है। परिवादी व साक्षीगण के बयानों में बहुत अन्तर है और परिवादकी पूर्ण कहानी गलत बयानों के आधार पर की गयी है जो विश्वसनीय नहीं है। विद्वान मैजिस्ट्रेट ने विधि सम्मत कार्य नहीं किया है। आदेश दिनांक- 8-5-97 भी विधिसम्मत नहीं है। त्रुटिपूर्ण है। क्योंकि कोई अपराध

[signature] 17.4.98
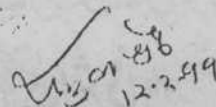
आदेश दिनांक- 7-2-97 व 8-5-97 खण्डित होने योग्य हैं व निगरानी स्वीकार होने योग्य है। एवं [illegible] जारी आदेशिका भी निरस्त होने योग्य है।और निगरानीकर्ता अभियुक्त/[illegible] दोषमुक्त/उन्मोचित होने योग्य है।

आदेश
========

प्रस्तुत निगरानी स्वीकारकी जाती है विद्वान अवर न्यायालय । मैजिस्ट्रेट । द्वारा पारित प्रश्नगत आदेश दिनांकित- 7-2-97 व आदेश दिनांकित- 8-5-97 निरस्त किये जाते हैं तथा अभियुक्त के विरूद्ध जारी आदेशिका निरस्त की जाती है।एवं कार्यवाही परिवाद लम्बित अवर न्यायालय निरस्त की जाती है। निगरानीकर्ता/अभियुक्त को दोषमुक्त/उन्मोचित किया जाता है।

दिनांक- 12-2-99
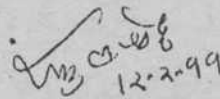
।आर.के. कुलश्रेष्ठ ।
अष्टम अपर सत्र न्यायाधीश
मुरादाबाद

निर्णय को हस्ताक्षरितएवं दिनांकित करके आज खुले न्यायालय में उच्चारित किया गया ।
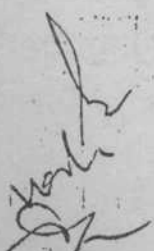
दिनांक- 12-2-99

।आर.के. कुलश्रेष्ठ।
अष्टम अपर सत्र न्यायाधीश,
मुरादाबाद ।

باب دوازدہم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ــــــــــــــمکتوب نگاری ایک علیحدہ فن

☆ــــــــــــــدور جدید میں زوال پزیری

☆ــــــــــــــشیر زماں انصاری، مولانا حسیب الرحمٰن جیبی، مولانا مقبول مصباحی شاہ تراب الحق قادری، مفتی غلام مجتبیٰ اشرفی، اور مفتی اعظم راجستھان

☆ــــــــــــــزمانۂ طالب علمی کی ڈائری

خطوط اور مکتوبات کی ہمیشہ تاریخ میں اہل علم و دانش کے نزدیک افادیت و اہمیت رہی ہے۔ آج تاریخ اسلام، سیرت وسوانح اور اسلاف و اخلاف کے ملفوظات و ارشادات ملتے ہیں، ان میں مکتوبات کی بنیادی اور اساسی حیثیت ہے۔ تاریخ پر گہری نظر رکھنے والے بخوبی واقف ہیں کہ باضابطہ مکتوب نگاری ایک موضوع وفن ہے۔ راقم السطور نے ''خطوط امام احمد رضا بریلوی'' (قلمی) پر مکتوب نگاری کے حوالے سے ایک تفصیلی معلوماتی مقدمہ لکھا ہے ۔ حضرت تاج الشریعہ کے مکتوبات بھی کثیر تعداد میں ہیں، یہاں چند بطور نمونہ پیش کئے جارہے ہیں۔ آج کے مادیت وجدیدیت پسندی نے مکتوبات و خطوط کی اہمیت کو کم کردیا ہے۔ اندیشہ ہے کہ مستقبل میں اہل اللہ کے احوال وآثار مرتب کرنا نہایت ہی دشوار مرحلہ ہوگا۔

جناب شیر زماں مصطفوی انصاری موضع اسماعیل پور پوسٹ دیوی گنج ضلع الہ آباد (اب ضلع کوشامبی) کے رہنے والے ہیں، آپ کی دعوت پر حضرت تاج الشریعہ کی معیت میں راقم السطور کئی بار حاضر ہو چکا ہے، ایک بار حضرت نے تاریخ عنایت فرمائی مگر طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے خط لکھ کر راقم کو جانے کا حکم فرمایا۔ میں نے جلسہ میں تقریر کی اور حضرت کا لکھا ہوا خط پڑھ کر سنایا، پورا مجمع جوش عقیدت میں خوش ہوگیا، خط میں راقم کا بھی ذکر ہے۔

مولانا حسیب الرحمٰن حبیبی مہتمم مدرسہ تجوید القرآن ہوڑہ نے خط لکھ کر شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ کی شکایت کی اور وہ کسی وجہ سے نالاں بھی تھے۔ حضرت تاج الشریعہ نے حضرت شارح بخاری کی حمایت کرتے ہوئے مولانا کے ذہن کو صاف کیا مولانا مقبول احمد مصباحی بانی جامعہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی دہلی کو عربی مجلّہ شائع کرنے پر مبارکباد اور دعائیہ کلمات سے حوصلہ افزائی فرمائی۔ ۱۴/ذی قعدہ ۱۴۱۸ھ کا تحریر کردہ تفصیلی مکتوب حضرت علامہ شاہ تراب الحق قادری کراچی کے نام ہے۔ مولنا مفتی غلام مجتبیٰ اشرفی صدر مفتی دار العلوم دیوان شاہ بھیونڈی کے خط کا جواب ۳ صفر المظفر ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء کو دیا ہے۔ مفتی اعظم راجستھان علامہ مفتی محمد اشفاق نعیمی بانی دار العلوم اسحاقیہ جودھپور، حضرت تاج الشریعہ کو اکثر اپنے علاقہ میں دعوت دیکر مدعو کرتے تھے، متعدد بار حضرت کے ہمراہ راقم بھی جودھپور حاضر ہوا ہے۔ آپ کے نام ۲ خط ہیں جو ۱۳/ربیع الاول ۱۴۱۳ھ لکھوا کر بھیجوایا تھا۔

آخر میں حضرت تاج الشریعہ کے زمانہ تعلیم وتعلم جامعۃ الازہر قاہرہ مصر (۱۹۶۳ء) کی رف کاپی کے دو صفحات بطور نمونہ یادگار کے طور پر پیش ہیں۔ ویسے یہ کاپی ۵۰۔۶۰ صفحات پر مشتمل ہے، اسمیں روزانہ کے اسباق کی ترتیب، یادداشت، کچھ ذاتی امور لکھتے تھے۔ اس کو ذاتی یادداشت ڈائری کا نام دیا جا سکتا ہے۔ مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ مولانا مفتی نسیم اشرف ازہری امام وخطیب جامع مسجد ماریشش ہم سبق وبے تکلف ساتھی ہیں۔

Hazrat Allama Maulana Mufti
MOHAMMED
AKHTAR RAZA KHAN QADRI AZHARI
President: All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly Sharif
82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif, U.P. - 243003 (India) • Tel: 0581-472166

Ref. No. حوالہ ________ Date ۷ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي ونسلم على رسوله الكريم وآله وصحبه هداة الدين القويم.

وبعد!

فقد بلغني أن الأخ الموقر مصباح أحمد المصباحي قد عزم على إصدار مجلة شهرية باللغة العربية، بسورت [؟] لهذا البناء، وكان فرحي به عظيما، أدعو الله سبحانه وتعالى أن يحقق أمله، ويصلح عمله، ويعم النفع بهذه المجلة على سائر أهل السنة والجماعة! ويجعلها منار الهدى لمن حاد عن سبيل الرشاد والجدير بالذكر أن الأخ الفاضل عازم على إصدار عدد هام حول الإمام أحمد رضا خان - قدس الله تعالى سره - جعل الله تعالى مبارك ما أراد، وكان له خير معين - ورحم الله عبدا قال: آمين!

فقط والسلام

أخوكم في الله

الفقير إلى رحمة ربه الغني

محمد اختر رضا القادري الأزهري غفر له

۷ من ذي الحجة سنة ۱۴۲۲ھ

الموافق ۲۰ من فبراير سنة ۲۰۰۲م

REGD. NO.
B-221-THANA

PHONE :
23472

DARUL ULOOM DIWAN SHAH

ASHRAF NAGAR, DARGAH ROAD, BHIWANDI-421 302, DIST. THANE. (MAHARASHTRA)

۸۶ / ۹۴ - DATE 2-7-95

گرامی قدر و منزلت حضرت علامہ اختر رضا خاں صاحب زید مجدہ

لعد ما ہو المسنون اینکہ جب آپ سے ڈاکٹر حسین صاحب اشرفی نے آپ سے تحریری سوال کیا کہ ① اُردو زبان میں ایلچی کے معنی میں لفظ رسول کا استعمال کرنا کیسا ہے؟، آپ نے یہ جواب تحریر فرمایا کہ بد حرام بلکہ بحکم فقہاء کفر ہے" آپ سے زبانی دریافت کرنے معلوم ہوا کہ یہ جواب آپکے نزدیک درست ہے۔ لھذا دریافت طلب ہے کہ متقدمین یا متاخرین فقہاء کے وہ اقوال کیا ہیں جس سے یہ حکم مصرح یا مستفاد ہے؟ فقہاء کی عبارتیں مع حوالہ کتب و تعیین صفحات نقل فرمائیں تاکہ "بحکم فقہاء کفر ہے" کی تائید و توثیق ہو جائے۔

② مجدد دین و ملت امام اہلسنت اعلیحضرت سیدنا امام احمد رضا علیہ الرحمۃ والرضوان کی مندرجہ ذیل عبارتیں منقول از فتاوی رضویہ ملاحظہ فرمائیں ① یہ ہمیشہ ہر طریقے میں ملحوظ خاطر رہے کہ اذن لینے والا یا تو ولی اقرب یا اسکا وکیل یا رسول ہو، یا عورت سے صراحۃً "ہوں" کہلوالے۔ مجرد سکوت پر قناعت نہ کرے (جلد پنجم ص۱۰۹) ② اور سکوت یہ کہ خود ولی یا اسکا رسول یا ثقہ پرہیزگار (تا آخر) ص۱۱۵ ③ اذن لینے والا جب نہ خود ولی اقرب ہو نہ اسکا وکیل نہ اسکا رسول تو دوشیزہ کا سکوت معتبر نہیں۔ (ص۳۶۴) ④ یا کوئی اجنبی کہ ولی اقرب کا وکیل و رسول نہ ہو جب بکر بالغہ سے اذن مانگے تو اسکا سکوت معتبر نہیں (ص۳۶۷) اور یہ واضح طور پر تحریر فرمادیں کہ فتاوی رضویہ کی مذکورہ عبارتوں میں لفظ رسول کا استعمال بزبان اُردو ایلچی اور قاصد کے معنی میں ہے یا کسی اور معنی میں؟ اگر ایلچی و قاصد کے علاوہ کسی دوسرے معنی میں استعمال ہوا ہو تو اوس معنی کی وضاحت فرمائیں۔

③ بزبان اُردو ایلچی اور قاصد کے معنی میں لفظ رسول کا استعمال اگر بعض مواقع پر جائز اور بعض مواقع پر حرام بلکہ بحکم فقہاء کفر ہو تو ان مواقع استعمال کا واضح فرق متعدد مثالوں سے بیان فرمائیں۔ اور دونوں صورتوں میں حکم شرعی اقوال فقہاء سے مبرھن اور حوالہ کتب و صفحات کے ساتھ منقول ہو۔ بینوا توجروا

● ایک صاحب نے بنام "اختری مذھب" کتاب لکھی ہے جسمیں آپکا عقیدہ نمبر۲ یہ بتایا ہے کہ اعلیحضرت فاضل بریلوی قدس سرہ معاذ اللہ تعالیٰ مرتکب حرام اور بحکم فقہاء کافر ہیں" اور دوسرے صاحب نے پوسٹر چھپوا کر کثیر تعداد میں تقسیم کیا ہے جسکا عنوان بلفظہٖ یا دنہیں البتہ عنوان جلی کا حاصل یہ ہے کہ علامہ اختر رضا صاحب کے فتوی کی رو سے امام احمد رضا کفر کی زد میں" اور ہر دو اصحاب نے جواب مذکور کے رد میں فتاوی رضویہ کی مذکورہ عبارتیں نقل کی ہیں۔ اور آپکے خلاف بڑی تیزی سے پروپگنڈے پھیلا رہے ہیں۔ لھذا مذکورہ سوالات کے جوابات نہایت ہی سنجیدگی کیساتھ دلنشین اور پُر اثر انداز میں تحریر فرمائیں۔ جواب بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک روانہ فرمائیں تاکہ ضائع نہ ہو۔ اور زیادہ تاخیر بھی نہ فرمائیں کہ بعض جوابات کی خاطر اس ضعیف و نحیف کو بھیونڈی سے بریلی شریف تک دوبارہ سفر کی زحمت اٹھانی پڑے۔ نیز ہر کاپی پر وصولیابی سوالات کا دستخط فرمادیں تاکہ میرے پاس آپکی طرف رجوع کرنے کی سند رہے۔ فقط والسلام

غلام مجتبیٰ اشرفی غفرلہٗ
صدر مفتی
دار العلوم دیوان شاہ، درگاہ روڈ
بھیونڈی ضلع تھانہ (مہاراشٹر)

2 JUL 1995

۷۶۶ مولینا المحترم زید مجدہ السامی - بعد ماہو المسنون جواب سوال ۱ میں ہندیہ کی عبارت
جس میں ہے وہ یہ ہے - ولذلک لو قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم
یرید بہ من پیغام می برم یکفر ص ۲۶۳ ج ۲ ہندیہ مطبوعہ بیروت لبنان - ہندیہ کے محشی و مصحح
علامہ عبد الرحمن جبراوی مصری علیہ الرحمہ نے فارسی عبارت مذکورہ بالا کا ترجمہ عربی میں یوں کیا
انا رسول یرید بہ اوصل الخبر - مجمع الانہر ص ۶۹۲ ج ۱ مطبوعہ بیروت لبنان میں ہے
ویکفر بقولہ انا رسول ملتقط - سردست یہ عبارتیں پیش کی جاتی ہیں اور تلاش و تتبع
سے بکثرت عبارات دستیاب ہو سکتی ہیں مگر اسکی فرصت مجھ بیمار کو کہاں پھر مسئلہ خود اتنا واضح و جلی ہے
کہ اصلاً کسی تصریح کی حاجت نہیں - کون نہیں جانتا کہ مطلق رسول جبکہ کسی مرسل کی طرف اضافت
نہ ہو اس سے شرعاً و عرفاً رسول اللہ ہی مراد [illegible] ہوتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم
لہٰذا رسول مطلق مرسل من اللہ کے ساتھ خاص ہوا - اس کا اطلاق بلا قرینہ مقالیہ صارفہ غیر رسول پر نہ صرف
حرام بلکہ کفر ہوگا اور یہ دلیل ہو جائے گی کہ رسول [illegible] شرعاً و عرفاً مرسل اللہ کے لیے
مخصوص و متعین ہو گیا اور یہ اس لفظ کا معنی متبادر قرار پا چکا تو جبتک قرینہ مقالیہ صارفہ عن
الظاہر نہ ہو حکم وہی ہے جو فقہاء نے دیا اور قرینہ صارفہ اضافت ہے . بالجملہ لفظ رسول
جب اضافت کے ساتھ بولا جائے کہ صاف آشکار ہو جائے کہ اس جگہ رسول سے وہ
شرعی عرفی معنی مراد و محتمل نہ رہے تو وہ حکم نہیں جو فقہاء کرام لفظ رسول کے اطلاق
بے اضافت پر لکھتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم نمبر ۲ ان عبارتوں میں لفظ رسول بمعنی قاصد
مستعمل ہوا ہے اور قرینہ مقالیہ کہ اضافت ہے صاف بتا رہا ہے کہ اس جگہ رسول اس شرعی معنی
میں استعمال نہ ہوا کہ اطلاق غیر رسول پر ممنوع ہے واللہ تعالیٰ اعلم
(۳) تفصیل اوپر گزر چکی ہے جس سے صاف واضح ہے اور ہمارے سیدنا اعلیٰحضرت کے کلام میں اس کا انکار
کہاں ہے و قس علی ضدھا ما یمنع ولضدھا تتبین الاشیاء واللہ تعالیٰ اعلم

والقرآن الكريم لم يصدر عنه صبغ المعاني محدودة
بأحوال ثقافية لكنه على العكس يخاطب الروح بمنطقه وفيه ما يسع
عقل سليم. وكذا بما عن حياة المعنى بتركيب من الألفاظ في بناء يبعث
الحياة في دقة التأليف وحسن التصوير وغاية المناسبة حتى
تجد أصغر شيء فيه أكبر ما يكون. والقرآن أثر كغيره من الآثار الأدبية
وهو صورة حية للإنسان خوف ذلك ويجد فيه كل ما يغذي الروح وما
تتلذذ الأذواق الطيبة ونتيجة لذلك قد بلغ من النفوس [illegible] شأوا
مبلغا عظيما فضائله وعنوان رعايته وأثر لوحة في
قلوبهم وحبا للنفوذ عنه فردوا كيد أعدائه [illegible] نحورهم
وصدق الله العلي العظيم إذ قال إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون
ولما جمع القرآن الكريم من فطرة العرب الصافية
العالم عن حجته المعجز فقد كان منح بمنزلة الزمان في [illegible] أراد
فما كان من الآن يرون ضرورته متفشية فيقبلون. وآداب
القرآن هي آداب الفطرة التي لا يمكن أن تتبدل [illegible]
على ما بين الطوائف والجماعات من التباين ولا شيء حسن يماثل الإلهام
هذه الفطرة في تشريك بين الناس والالتئام الخاص في [illegible]
الأجسام المتفاوتة.

وأخيرا أنتهي بنا القول إلى أن القرآن الكريم متجاوب مع الفطرة
الإنسانية وآدابه هي آداب الفطرة التي لا تتبدل ولا تتغير [illegible]
وبذلك قد ألف بين أجزاء الإنسانية كما جمع بين الأفراد من الأمم
وبين الشعوب من الأمم [illegible] وجمع شتات الأمم لتفسيرها
لهذا كان طبقة المسلمين لعكوفهم على حفظه والفخر للناس كافة [illegible]

باب سیزدہم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ــــــــــعلامہ ہند کے خطوط
☆ــــــــــعلماء عرب کے تاثرات
☆ــــــــــمشائخ عظام کے تائیدات

حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری از ہری کے علم وفضل، زہد وتقویٰ، فقاہت وصلاحیت، رشدو ہدایت، روحانی فیض، مرجع خلائق کے سبھی اپنے وغیر قائل ہیں۔ آپ مفسر ومحدث، مناظر ومتکلم، منطقی وفلسفی، محقق ومصنف، فقیہ، وقاضی، اور مفتی اعظم ہونے کے ساتھ ساتھ ملک وملت کے بہی خواہ، ہمدرد اور بے لوث خادم ہیں۔ حضرت کے نام ہندوپاک کے علاوہ حجاز مقدس، شام وعراق اور مصر کے سیکڑوں جید علماء ومشائخ اور فقہا کے خطوط موجود ہیں۔ حضرت کی تصنیفات وتراجم پر بہترین تاثرات رقم کر کے علمی وفقہی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ ذیل میں چند خطوط وتاثرات درج کئے جارہے ہیں۔

(۱) احسن العلماء حضرت علامہ الشاہ سید مصطفےٰ حیدر حسن میاں سجادہ نشین خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف محررہ ۱۲رذی الحجہ ۱۴۱۴ھ۔
(۲) شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی صدر شعبہ افتاء الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور محررہ، ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۷ھ۔
(۳) رئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری بانی جامعہ فیض العلوم جمشید پور و جامعہ حضرت نظام الدین اولیاء دہلی محررہ ۲۲رجنوری ۱۹۸۷ء۔
(۴) فقیہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد امجدی بانی مرکز تربیت افتاء دار العلوم ارشد العلوم اوجھا گنج محررہ ۱۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ
(۵) جناب سید ظہور قاسم وائس چانسلر جامعہ ملیہ اسلامیہ یونیورسٹی دہلی، محررہ ۲۹رمئی ۱۹۹۱ء
(۶) شیخ طریقت حضرت مولانا سید محمد اکمل اجملی سجادہ نشین آستانہ دائرہ شاہ اجمل الہ آباد، محررہ ۱۰رفروری ۱۹۸۸ء
(۷) قائد ملت مولانا سید اسرار الحق صدر میلاد کمیٹی کوٹہ وممبر آف پارلیمنٹ دہلی، محررہ ۳۰رجون ۱۹۸۷ء
(۸) بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر حضرت بیکل اتساہی بلرام پوری ممبر آف پارلیمنٹ دہلی، محررہ ۲۲رشوال المکرم ۱۴۰۷ھ
(۹) مبلغ اسلام حضرت علامہ ابراہیم خوشتر حامدی بانی سنی رضوی سوسائٹی ماریشش وبرطانیہ، محررہ ۲۰رمحرم الحرام ۱۴۰۲ھ
(۱۰) مشہور مصنف ومورخ حضرت علامہ محمود احمد قادری سجادہ نشین درگاہ امین شریعت اسلام آباد ضلع مظفرپور
(۱۱) فضیلت الشیخ ڈاکٹر سید ہاشم محمد علی حسین مہدی شیخ الحدیث مکۃ المکرمہ۔ محررہ ۵ رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ
(۱۲) فضیلت الشیخ حضرت علامہ شیخ عبد الجلیل العطا الکبری خطیب جامع المحدث الاکبر سادات دمشق، محررہ ۲۹رربیع الاول ۱۴۳۵ھ
(۱۳) فضیلت الشیخ حضرت العلامہ شیخ محمد انس المراد بن سلیم المرادمصری مقیم جدہ سعودی عرب، محررہ ۱۰رذی قعدہ ۱۴۳۴ھ
(۱۴) فضیلت الشیخ حضرت العلام شیخ سید یوسف بن محمد ادریس الحسنی والحسینی البیروتی جنرل سکریٹری مجلس شرعی اسلامی لبنان، محررہ ۲۱رربیع الاول ۱۴۳۵ھ

بسم اللہ حامداً و مصلیاً و مسلماً

محب گرامی قدر مفتی اختر رضا خاں صاحب قادری برکاتی ازہری زید مجدہم قائم مقام حضور
مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان نے کچھ دن گزرے ممبئی میں اپنا تحریر فرمودہ ۱۴۰۲ھ کا
مطبوعہ رسالہ بنام "ٹائی کا مسئلہ" اس فقیر کو اس لئے دیا کہ میں اپنے تاثرات اس میں
ظاہر کروں، لہٰذا فقیر برکاتی نے اس رسالہ ہدایت قبالہ کو اپنے ٹوٹے پھوٹے علم کے مطابق
لگ بھگ بالاستیعاب دیکھا، اس مسئلہ میں محترم موصوف زید مجدہم نے بڑا اچھا اور سلجھے
ہوئے انداز میں تحقیق فرماتے ہوئے اس کے سارے پہلوؤں کو سامنے رکھ کر موصوف نے خود
اپنی کاوش سے دلائل شرعی و فقہی کی روشنی میں حکم شرعی کو واضح فرمایا ہے بلکہ اس موضوع پر
حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان اور ان کے والد ماجد اعلیٰ حضرت امام
احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ فرمایا تھا اسے بھی ناظرین کے
سامنے شرح و بسط سے بیان کر دیا ہے خلاصہ کلام یہ کہ عامۃ المسلمین کیلئے
اپنے موضوع پر یہ رسالہ اس قابل ہے کہ ہم سب اس میں جو احکام شرعیہ
بیان فرمائے گئے ہیں خدا توفیق دے تو اس پر سچے دل سے عمل کرتے ہوئے
اپنی صورت و سیرت قول و فعل ظاہر و باطن کو غرض اپنی زندگی کو ہم
سچے مسلمان بنیں اور یہود و نصاریٰ و دیگر تمام کفار و مشرکین
و مرتدین و مبتدعین کے ہر قول و فعل کو ٹھکرا دیں اور حتی الوسع خود اس سے
دور و نفور رہیں اور اسی کی تعلیم و تلقین اپنے گھر والے اعزہ و اقارب کو بھی کریں
اس فتوے میں جو کچھ بھی احکام شرعیہ حضور فاضل بریلوی نیز حضور
مفتی اعظم ہند نے ارشاد فرمائے اور ان ہی کی تشریح و تفصیل فاضل مجیب علامہ
ازہری زید مجدہم نے اپنے الفاظ میں فرمائی یہ فقیر برکاتی بھی اس کی تصدیق
کرتا ہے اور خلوص قلب سے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے ہم سب کو صراط مستقیم
پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ہمارے بزرگوں کے اسوۂ حسنہ پر
قائم و دائم رکھے، آمین۔ ہذا ما عندی، واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
والیہ المرجع والمآب۔

فقیر برکاتی حافظ سید مصطفیٰ حیدر المعروف بحسن میاں القادری البرکاتی
سجادہ نشین درگاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ ضلع ایٹہ، نزیل بمبئی ہے
۱۲/۱۴۱۲ھ = ۱۶/۱۹۹۱ء دوشنبہ

Grams Ashrafia

☎ 48 - 49
Pin - 276404

Ref .... Date ....

۹۲/۷۸۶

حضرت اقدس دامت برکاتہم القدسیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عواطف مزاج عالی۔

دارالامان ملاء۔ کیا عرض کروں۔ تین بار علماء کا اجتماع ہوا۔ لیکن نتیجہ کچھ نہ نکلا
سوائے نشستند و خوردند و برخاستند۔ میں نے یہ محسوس کیا کہ ذمہ دار علماء کو حرف بحث
سے دلچسپی ہے۔ تحقیق سے ان کو کوئی مطلب نہ رہا۔ چند حضرات نے کافی محنت
کی خواجہ مظفر صاحب، مولانا عبید الرحمن صاحب، مولانا مطیع الرحمن صاحب، مولینا
نظام الدین صاحب مگر ان کی اور بعض دوسرے حضرات نے کوئی قدم مثبت سمت
کی طرف نہیں اٹھایا۔ نہ سکے اس کے مجموعہ کے مواد پر تبصرہ کرنا گوارا کرتے رہے۔
اس سے میں نے یہ سمجھ لیا کہ قیامت تک [illegible] رہے۔
اور میں نے عہد کرلیا کہ اب اس جھنجھٹ میں نہیں پڑنا ہے۔ علیکم بخاصۃ
انفسکم۔ اور یہ سلسلہ بند کردیا۔
الا ان سب کا حکم وہی رہا کہ اس کی اقتدا مفسد صلاۃ ہے۔ حضور نے کسی بھی
نشست میں شرکت نہیں فرمائی نہ قاضی نے فرمائی اس لئے اشد ہے کہ میں اب
اس قسم کی میٹنگوں میں شریک نہ ہونے کا فیصلہ کرچکا ہوں۔

محمد شریف الحق امجدی
۲ جمادی الاولیٰ [illegible]

JALALUDDIN AHMAD AMJADI
KHALIFAH : HUZOOR AHSANUL-ULAMA QIBLA MARAHRA SHARIF (ETA)
FOUNDER : MARKAZ TARBIAT-E-IFTA DARUL ULOOM AMJADIYA OJHA GANJ (BASTI)
MEMBER OF JUSTICE BOARD : MAJLIS-E-SHARA-E MUBARKPUR (AZAMGARH)
QAZI OF MUSLIM PERSONALLAW : DISTT. BASTI & S. KABIR NAGAR

جلال الدین احمد امجدی
خلیفہ حضور احسن العلماء قبلہ قدس سرہٗ مارہرہ مطہرہ (ایٹہ)
بانی: مرکز تربیت افتاء دار العلوم امجدیہ ارشد العلوم اوجھا گنج (بستی)
رکن: فیصل بورڈ مجلس شرعی مبارکپور (اعظم گڑھ)
قاضی: ضلع بستی و ایس، کبیر نگر
Ph. ( ) 62379

باسمہ تبارک وتعالیٰ

جانشین مفتی اعظم ہند حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج عالی بخیر باد۔

دربارۂ جمعہ فیصل بورڈ کے مسترد اجمالی فیصلے کے متعلق حضرت کی تحریر، توضیح و ضروری تصحیح پر مشتمل بذریعہ رجسٹری موصول ہوئی پھر اس کے فوراً بعد علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب کی رجسٹری حضرت کی تحریر کا عکس اور خط کے ساتھ دستیاب ہوئی کہ اگر حضرت علامہ ازہری میاں صاحب قبلہ کی توضیح و تصحیح سے آپ متفق ہوں تو ان کی تحریر پر دستخط کر دیں۔

ہم نے حضرت کی توضیح و ضروری تصحیح سے پورے طور پر اتفاق ظاہر کرتے ہوئے دستخط کیا اور آج ہی کی ڈاک سے بصیغۂ رجسٹری تحریر ان کو ارسال کر دیا ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا کہ فیصل بورڈ کا فیصلہ حضرت کی توضیح و ضروری تصحیح کے ساتھ ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور میں شائع کر دیا جائے۔

اور حضرت سے بھی گزارش ہے کہ آپ اپنے ماہنامہ سنی دنیا، ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف اور ماہنامہ کنز الایمان دہلی میں بھی انھیں شائع کرنے کا حکم فرمائیں تاکہ دیہات میں نماز جمعہ و ظہر کے مسئلہ سے زیادہ لوگ آگاہ ہو جائیں۔

حضرت کے معتمد خاص مولانا شہاب الدین رضوی اور دیگر مخلصین حاضر باش کو السلام علیکم۔

جلال الدین احمد الامجدی
۱۰؍ جمادی الاولیٰ ۲۲ھ

JALALUDDIN AHMAD AMJADI
At / P. O. Baraon Sharif (272153)
DIST. SIDDHARTH NAGAR (U. P.)

جلال الدین احمد امجدی

دار العلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر یوپی

تصنیفات

- فتاویٰ فیض الرسول۔ اول
- فتاویٰ فیض الرسول۔ دوم
- انوار الحدیث۔ اردو
- انوار الحدیث۔ ہندی
- عجائب الفقہ (فقہی پہیلیاں)
- بزرگوں کے عقیدے
- خطبات محرم
- انوار شریعت (اچھی نماز) اردو
- انوار شریعت (اچھی نماز) ہندی
- تعلیم نبی علیہ السلام
- حج و زیارت
- معارف القرآن
- علم اور علماء
- باغ فدک اور حدیث قرطاس
- سید الاولیاء۔ (سید احمد کبیر رفاعی)
- محققانہ فیصلہ۔ اردو
- محققانہ فیصلہ۔ ہندی
- ضروری مسائل
- گلدستۂ مثنوی
- بد مذہبوں سے رشتے
- نورانی تعلیم مکمل چھ حصے

باسمہٖ تعالیٰ

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ

فقیہ الاسلام المفتی العلام حضرت ازہری میاں صاحب قبلہ زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی بخیر باد۔ آپ کا رسالہ ٹائی کا مسئلہ ہم نے بالاستیعاب مطالعہ کیا۔ بیشک ٹائی نصاریٰ کا مذہبی شعار ہے اور آیت کریمہ وما قتلوہ وما صلبوہ کا عملی رد ہے۔ اور ہر وہ فعل جو کافروں کا مذہبی شعار ہو وہ ہمیشہ کفر ہی رہے گا جیسے کہ غیار و زنار کا استعمال۔ علامہ قاضی ناصر الدین بیضاوی نے فرمایا التبس بالغیار وشد الزنار ونحوھما کفر لانھا تدل علی التکذیب (تفسیر بیضاوی ص ۲۳) تو جس طرح تکذیب پر دلالت کرنے کے سبب غیار و زنار کا استعمال کفر ہے اسی طرح قرآن کی تکذیب پر دلالت کرنے کے سبب ٹائی باندھنا بھی کفر ہے۔ رہا وہ فعل جو کافروں کا قومی شعار ہو جیسے نصاریٰ کا پتلون اور ہندوؤں کی چوٹی تو وہ حرام یا ممنوع ہے۔ بہر حال ٹائی کے بارے میں آپ کا جواب صحیح و درست ہے۔

رسالہ مذکور کے ص ۶ پر ہے قال تعالیٰ وان یخذلکم فلا ناصر لکم تو قرآن کریم کی کوئی آیت اس نظم کے ساتھ نہیں ہے۔ البتہ سورۂ آل عمران میں آیت ۱۶۰ یوں ہے وان یخذلکم فمن ذا الذی ینصرکم من بعدہ۔ اور سورۂ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آیت ۱۳ میں یوں ہے اھلکنٰھم فلا ناصر لھم۔ قرآن مجید دیکھ کر آیت نقل نہ کرنے کے سبب اس طرح کی غلطیاں ہو جایا کرتی ہیں۔

امید کہ مزاج عالی ہر طرح بعافیت ہوں گے۔ حضرت علامہ قاضی مفتی عبد الرحیم صاحب بستوی اور دیگر حضرات کو سلام پیش فرمائیں۔ اور اس خط کی وصولیابی سے ضرور مطلع فرمائیں۔

فقط والسلام

جلال الدین احمد الامجدی

۹ ذوالقعدہ ۱۴۱۳ھ

جامعہ ملیہ اسلامیہ

(مرکزی یونیورسٹی)

شیخ الجامعہ

F.1/VC/D.R.248

29/ مئی سنہ 1991ع

بخدمت جناب قاری محمد اختر رضا خانصاب

السلام علیکم!

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا - آپ نے جس امر کی طرف اشارہ کیا ہے اس سلسلہ میں عرض ہے کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ ایک ایسا واحد ادارہ ہے جہاں ہندوستان کے تقریباً سارے مذاہب کی تعلیم کا لحاظ رکھا گیا ہے اور بی - اے کے طالب علم کے لئے اسلامیات / ہندو مذہب کی تعلیم کو لازمی مضمون قرار دیا گیا ہے - اس نصاب تعلیم میں ہر مکتبۂ فکر کے لئے دروازے کھلے ہیں - اگر آپ اس سلسلہ میں کوئی مشورہ دینا چاہیں گے تو بصد شکریہ - متعلقہ اساتذہ کے سامنے غور کے لئے پیش کیا جائے گا -

شکریہ

مخلص

ظہور قاسم

(سید ظہور قاسم)

شیخ الجامعہ

بخدمت جناب قاری محمد اختر رضا خاں صاحب

82 ، رضا نگر ، سوداگران

بریلی شریف (یوپی) 248008

جامعہ نگر ، نئی دہلی - ۱۱۰۰۲۵   ٹیلی گرام : " جامعہ " نئی دہلی   فون : ۶۳۰۳۹۰ ، ۶۸۳۳۱۹۳ ، ۶۸۳۱۷۱۷

S. M. Akmal Ajmali

Naib Sajjada Nashin

199 DAIRA SHAH AJMAL
ALLAHABAD

Dated 14.2.88

محترمی مولانا اختر رضا خاں صاحب و جناب عبد النعیم عزیزی صاحب۔

سلام مسنون

امید ہے جناب کا مزاج بخیر ہوگا۔ اپنے مقدمے "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کے چند سند جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پیشتر عرب کے معاشرے اور پھر سرکار کی پیدائش و ولادت شریف سے متعلق ہیں سنی دنیا میں اشاعت کے لئے ارسال خدمت ہیں۔

مارہرہ مقدسہ میں عرس کے موقع پر کچھ ایسی مصروفیت رہی کہ آپ سے ملاقات بھی نہ کر سکا اور گفتگو کا بھی وقت نہ ملا۔ شاید آپ واقف ہوں کہ حضرت حسن میاں صاحب قبلہ میری اہلیہ کے حقیقی ماموں ہیں۔ اس رشتہ سے مجھے ہر سال ہی عرس کے موقع پر وہاں موجود رہنا ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال آپ سے مفصل گفتگو کا وقت نکالوں گا۔ اکتوبر و نومبر کے شمارے میں میرے والد و لی کامل واکمل قطب اللہ الصمد حضرت مولانا شاہ سید احمد اجملی علیہ الرحمۃ والرضوان کے چہلم کا اشتہار آپ حضرات نے جس خلوص و محبت سے شائع کیا میں اس کا ممنون ہوں۔ مارہرہ میں ممانی محترمہ یعنی اہلیہ حضرت سید العلماء سے سنی دنیا مستعار لایا۔ الہ آباد آیا تو سنی دنیا ڈاک سے بھی ملا۔ آپ حضرات کا ایک بار پھر مشکور ہوں۔ براہ کرم مجھے بھی اسی طرح ایک کاپی مجلہ ارسال جس طرح خال مکرم حضرت حسن میاں صاحب قبلہ اور حضرت ممانی محترمہ اہلیہ حضرت سید العلماء کو ارسال کرتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ برابر اشاعت کے لئے کچھ نہ کچھ ارسال کرتا رہوں گا۔ ادارہ میں سبکو واجبات۔ اپنے خاندان کے جملہ افراد کو میرا سلام مع دعا کہیں۔

اجازت کا طالب

سید محمد اکمل اجملی غفرلہ

۲۸۶

مجمع البرکات والخیرات جامع الحسنات حضرت علامہ محمد اختر رضا القادری الازہری دامت برکاتکم القدسیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ دو خطوط آنجناب اور مولانا سبحان رضا خاں صاحب کے نام مشترک بھیجا اب پھر حاضر کرتا ہوں،
سیدنا الوالد مرشدنا امین شریعت حضرت مولانا شاہ رفاقت حسین قدس سرہ نے فقیر کو امر فرمایا، حضرت حجۃ الاسلام علیہ الرحمۃ
کے احوال جمع کرو۔ یہ ۱۳۷۵ھ کی بات ہے۔ حضرت رحمانی میاں علیہ الرحمۃ نے بھی خواہش ظاہر فرمائی۔ رسالہ اعلیٰحضرت میں اعلان بھی
شائع ہو گیا، لیکن مکمل سکوت رہا، سال گذشتہ شعبان المعظم میں اپنے رشتہ کرم کا امیدوار آیا، ان [illegible]
سلسلہ شروع ہو گئی، دور سفر وری دینی کام کے ساتھ مجلس کا سلسلہ جاری رہا، اب عرض کرتا ہوں جو اقتباس بطور یادداشت
نوٹ کر لئے جا چکے کتابی شکل پائیں تو ۳۰۰ سو صفحات کو محیط ہے، جبکہ یادگار رضا بریلی، دبدبۂ سکندری، [illegible]
السواد الاعظم مرادآباد کا ایک شمارہ بھی دیکھنے میں نہیں آیا، جماعت رضائے مصطفیٰ کی روداد اول، دوم بھی دیکھنے میں
نہیں آئی یقین ہے کہ اگر اخبار و رسائل بھی دیکھنے میں آ جائیں تو ۵۰۰ سو صفحات ضرور ہو جائیں گے۔ ـــــ مکرما! آنجناب
حضور حجۃ الاسلام شیخ الانام علیہ الرحمۃ کے علمی روحانی یادگار اور ان کے علم و فضل کے وارث و جانشین ہیں، میں ان کے احوال و آثار کو محفوظ
کرنے کی سعی کروں اور آنجناب اس عالی مقام مظلوم شخصیت سے عظیم نسبت کے باوجود تعاون کا دست کرم نہ بڑھائیں یہ یقین [illegible]
(۱) حضرت اقدس حجۃ الاسلام علیہ رحمۃ السلام کے خطوط مبارکہ اگر کچھ اصل ہوں تو ان کی فوٹو کاپی (۲) اردو فارسی عربی کلام
اگر خطی انشریف ہیں تو اسکی بھی فوٹو کاپی کچھ کلام حاصل کر چکا ہوں اگرچہ [illegible] تاریخ ہے، (۳) سیر الغزار در [illegible]
کے سرورق کا فوٹو کاپی، میرے پاس [illegible] آنجناب [illegible] النعال [illegible]
(۴) حضرت حجۃ الاسلام کو اعلیٰحضرت نے جو سند خلافت علوم اسلامیہ مرحمت فرمائی اور خلافت نامہ عطا فرمایا اسکا عکس، (۵) حضرت
نور العارفین شاہ ابو الحسین احمد نوری علیہ الرحمہ سے متعلق وہ معلومات جنکا تعلق حضرت حجۃ الاسلام سے ہو تحریر فرمائیں حضرت نوری میاں
کی وفات پر اگر حضرت حجۃ الاسلام نے قطعۂ تاریخ لکھا ہو تو اسکی نقل، (۶) یادگار رضا سے جملہ معلومات بالخصوص شمارہ ماہ
وفات نقل کروا کر ارسال فرمائیں۔ حضرت اقدس حجۃ الاسلام کے تلامذہ مریدین خلفاء اور احباب خاص کے اسماء مع پتہ تحریر فرمائیں،
(۷) حضرت مولانا تحسین رضا خاں مدظلہ کو توجہ دلائیں اور مفتی اقبال احمد نوری سے بھی فرمائیں (۸) حضرت نعمانی علیہ الرحمہ
کا سال ولادت، تعلیم و اساتذہ، سال و ماہ وفات، مقام تدفین، آپ کے اخلاف و اولاد کے اسماء تحریر فرمائیں۔

ہر چند کہ اس کام میں محنت اور وقت اور روپے خرچ ہوں گے لیکن اس میں حصہ لینا آپکا بھی کام ہے آپکا رسالہ سنی دنیا
نام سنتا ہوں لیکن آج تک دیکھنے میں نہ آیا اس میں متواتر اعلان کرائیں کہ احباب اہل سنت متعلقہ معلومات
تحریر فرما کر ارسال فرمائیں ——— آپ کے کرم نامہ کا انتظار کرنے کے بعد متعلقہ مواد کی ترتیب و تسوید کا کام
شروع ہوگا فقط والسلام طالب دعا

فقیر محمد احمد رضا قتنی قادری غفرلہ
مکلوں

تقريظ

الأستاذ الدكتور

السيد هاشم محمد علي حسين مهدي / مكة المكرمة

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أنعم على الوجود بأعظم نعمة سيدنا محمد صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم ، وهذه النعمة لا يراها إلا ذو بصيرة قد شرح الله صدره ، أو مضطر قد كشفت له الضرورة الغطاءَ . . فأبصر بعد عماء ، وسعد بعد شقاء .

إن قصيدة البردة مشهورة في بلاد العرب والعجم بين المسلمين ، وقد ترجمت إلى لغات شتى ، واعتبرت من الأدب العالمي ، وما ذاك إلا لأنها تصفُ حياة أعظم إنسان ؛ ونبيٍ صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم ، لقد اطلعت على شرحين للبردة : الأول لشيخ الإسلام الشيخ إبراهيم الباجوري الطبعة الأخيرة ١٤١٩ هجري .

وكذلك « رحيق الوردة بشرح البردة » شاكر بلقاسم الروابي الطبعة الأولى ٢٠٠٦ ميلادي مطبعة الرشيد تونس .

إنَّ الشرح الأول موجَّه لأهل العلم ، والشرح الثاني موجَّهٌ للعامَّة ، وكلا الشرحين جيد ومشكور ، ولكن عندما اطلعت على « الفردة في شرح البردة » من تأليف تاج الشريعة العلامة أختر رضا مفتي الديار الهندية ، وبإشراف نجله محمد عسجد رضا القادري خفق قلبي من الفرح ، وطار سرورا ؛ لما أحسَّه من معاني فياضة ومشاعر جياشة في كلمات الشارح وعبارته ، تلتقي عندها القلوب وتنشرح النفوس وتحلِّق الأرواح في سماء العظمة المحمدية .

إنَّ هذا الشرح فريد في انسجامه مع معاني هذه القصيدة الفريدة في صدق الحبِّ والمحبَّة لسيدنا محمد الحبيب المحبوب الأجسام والأرواح والقلوب صلى الله عليه وعلى آله وصحبه ومَن إليه منسوب .

لقد التقى قلب الشارح العلامة أختر رضا مع قلب الناظم الإمام أبي عبدالله محمد بن سعيد البوصيري على محبة الذات المحمدية والغرام بها .

نسال الله أن يجعلهما مع النبي صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم جزاءَ ما قدَّما ، وأن يدخلنا معهما في شفاعة أهل الحبِّ ، والتعلُّق بهذا الجناب النبوي الرفيع أعالي الفراديس من الجنان ، إنَّه حنَّان منَّان قديم الإحسان .

وصلى الله ما تعاقب الثقلان والحدثان ودار الزمان على أكرم الخلق في صورة إنسان سيِّدنا محمد وعلى آله وصحبه والتابعين لهم .

والحمد لله رب العالمين .

حرر في يوم الخامس من رمضان لعام ١٤٣٤ هجري

تقريظ فضيلة الأستاذ الشيخ
عبد الجليل العطا البكري

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدُ لله ، وسلامٌ على عباده الذين اصطفى .

وبعد ؛ فما مثل « البردة » ما يقدَّم له أو يعرَّف فيه ، وقد طارت نسائمها النَدِية تجوب الآفاق ، وتخترق السبع الطباق ؛ لتكون دستور المادحين ، وقانون أهل الأذواق .

ثم ما مثل الشيخ الجليل محمد أختر مَن يقرِّظ عمله ؛ أو يدلُّ على قدرِه . . وقد تناثرت أنفاسه الطهور تتجاوب بأطراف الخافقين : علماً وسلوكاً وفتياً ، وعبقَ هدي نقيٍ صادفٍ : أزهريَّ السمة ، قادريَّ المنهل ، نعمانيَّ الفقاهة ، رضائيَّ السداد ، اختريَّ التوفيق ، خانيَّ الاشتهار .

ولكن ثمَّة نقاطا يحسن الإشارة إليها ، أو الدندنة حولها :

أولاها : تباين مراد الله تعالى عن إرادة عباده ؛ فهذه القصيدة أرادها ناظمها (كواكب درِّيَّة) في سماء الشعر يتحلَّى بها جيدُ المديح النبويّ ، ولكن المولى سبحانه أرادها (برداً) جمالياً يجمع أعطاف المادحين ؛ ليُصدِر عنها كلَّ الأصداء العذبة بأنغامها الشديَّة ، ومعارضاتها النديَّة ، وفوحها الغنيّ .

والثانية : تباينُ مراد الله تعالى عن إرادة عباده . . حيث أراده الشيخ محمد أختر شرحاً للبردة الشريفة . . ولكن المولى سبحانه أراده شرحين للهمزية والبردة في شرح واحد هو هذه « الفردة » فكان فردةً فريدة في ظلال شارحي « البردة » ينهلُّ من فوح شذاها شلالاتُ الثناء والشكر على روض شارحها الفريد !!

أما الثالثة فهي توافق إرادة العبد مع مراد مولاه حيث أطلق شيخنا لقب

« الفاهم » على الناظم رحمه الله ، فوافق مرادَ المولى له أن يقع عليه هذا الوصف ؛ ليكون هو الفاهم لمراد الناظم .

ثم كانت النقطة الرابعة أن يختار (أختر) مختار الله تعالى لفردته فجعلها المولى فريدة بين الشروح التي سبقت على هذه اليتيمة العصماءِ فتمَّ المرادان بهذه التسمية .

على أن هذا كلَّه لن يثنيني أن أعبِّر عن عتب طالما جاشت به نفسي. . وأنا أترنَّح بين أسطر هذا الشرح وصفحاته الغرّ ، وهو ما أثقل به شيخنا الشارح الفاهم « فردته » من اهتمام بالبيان البلاغي وتجريدٍ لمعانيه وإعرابِ مبانيه ، كاد يسلب ألقَ الشرح نورانيَّةً أخّاذة سطعت في ثناياه متلألئة وضَّاءة .

وبعد : فلم يبقَ لي إلا التهنئة لشيخنا الجليل بهذا الفتح الوهبي الذي يستحقُّه بإخلاصِهِ وشفافية روحه . . وهو يشرك قرَّاءه بهذه الأنفاس الطهور ، مع هذا النبي البشير الرؤوف الرحيم والسراج المنير ، فتتألق روّاد مائدته العامرة صلوات الله عليه . . بين ضياء وبشر ، ورأفة ورحمة ، وتوهُّج ، ثمَّ يترنَّحون معه على أنغام العشق النبويِّ الشريف هيامىٰ نشاوىٰ ، تُسري في عروقهم دفعاتِ الحياة الروحية السامية بين يدي طبِّ القلوب ودوائها ، وعافية الأبدان وشفائها ، ونور الأبصار والبصائر وضيائها ، وحياة الأرواح وغذائها ، وسرِّ الأسرار ونقائها .

وصلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم ومادحيه ، وعلينا معهم ، ثم جزى الله عنا كل خير شيخنا الشارح الفاهم على ما قدَّم على أثر هذا الناظم .

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين .

عبد الجليل العطا

البكري

دمشق ٢٩/ ٣/ ١٤٣٥

الخميس ٣٠/ ١/ ٢٠١٤

تقريظ فضيلة العلامة الشيخ
محمد أنس المراد حفظه الله ورعاه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الحمدُ لله ربِّ العالمين ، وأفضل الصلاة وأتمُّ التسليمِ على سيِّدنا محمَّد سيِّد المرسلين وخاتمِهم ، وعلى آله وصحبه أجمعين ، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين . . .

أما بعد ؛ فإنَّ من أعظم ما تفضَّل الله تعالى به علينا أن أكرمنا بمعرفة مَن غرس في قلوبنا محبَّة الحبيب المصطفى صلى الله عليه وآله وسلم ، وأرشدنا إلى أسباب تنميتِها عن طريق توجيهاتهم وإرشادهم ممَّا يورث توثيق الصلة به عليه وآله الصلاة والسلام .

وإن من فيض الله سبحانه عليَّ أن عرَّفني بسيِّدي العارفِ بالله ، والقطب الربَّانيِّ فضيلة الشيخ الأزهري العلامة : محمد رضا القادري ، (مفتي الديار الهندية) الذي جاء نهجه وقدمه الراسخ في العلم والمعرفة عن جدِّه مولانا فضيلة الشيخ أحمد أختر رضا القادي ؛ متَّصلا سنده إلى سيِّدي القطب الغوث الشيخ عبد القادر الجيلاني ، ويستمر الاتصال إلى سيِّدي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بالسند المتصل .

أقول : إنَّ من أهمِّ أسباب تنمية غراس الحبِّ والمحبَّةِ للحبيب عليه وآله الصلاة والسلام والشوق إلى لقياه يقظة ومناما كثرةَ الصلاة عليه صلى الله عليه وآله وسلم ، والعكوف على دراسة سيرته صلى الله عليه وآله وسلم ، والتعرُّف على شمائله والوقوف عندها تأمّلا وتفاعلا وتأسّيا . . وإنَّ الذي يساعد ويسهل في

تحقيقها والتحقُّق بها هو مجالسةُ المتحقِّقين ، ومصاحبتهم ، والاغتراف منهم غذاءً خاصًا للقلب والروح والسِّرِّ ؛ مع مزيد من الأنشطة الجماعيَّة التي يتخلَّلها ذكرٌ ومديح وإنشاد من الأصوات العذبة والكلمات الجميلة الهادفة . . في حضرة شيخ الحضرة المأذون بالتربية والإرشاد والتزكية ، وتأمَّل مستوى النورانيَّة فيه ، والحال . . فيما لو كان المديح من قصيدة محبٍّ متفانٍ في محبَّة الحبيب صلى الله عليه وآله وسلم ، وممَّن شهد لمديحه القاصي والداني ، بل وتوجَّت بشهادة وإقرار سيِّد العالمين ورسول ربِّ العالمين سيِّدنا محمَّد عليه أفضل الصلاة وأتمُّ التسليم ، ونالت بذلك أرفعَ رتبة عند الحبيب صلى الله عليه وآله وسلم . . والتي أجمع العالم الإسلاميُّ على علوِّ كعبها ودورها الفاعل في تحقيق الحبّ والمحبَّة الخالصة له صلى الله عليه وآله وسلم . . .

أجل ؛ إنَّها قصيدة البردة الشريفة لسيِّدي (شرف الدين البوصيري) .

من أجل ذلك تنافس كثيرٌ من العلماء الربَّانيِّين على شرحها ، والتنزُّه في حديقتها الأدبية الجميلة وارفة الظلال ؛ من حيث صورها البيانية ، سامقة الأغصان من حيث مصاريعُها الشعرية ، متناثرة الأرْيج والريحان من كثرة ما أبدعت من الجناس كلوحة فنَّان ، ناهيك عمَّا جاء فيها من ذكر لأهمِّ الأحداث من السيرة النبوية ، والشمائل ، والوصف البديع للأشخاص والأماكن والآكام . . . إلى أن أكرم الله تعالى سيِّدي العارف بالله الشيخ محمد أختر رضا القادري ، وبتوفيق منه سبحانه ، ليكون أحدَ من ولج هذه الحديقة الغناء ، والواحة الجميلة ، بصناعته الأدبية ، وفكرته العلميَّة والروحيَّة ، والتي جاءت متميِّزة بشمولها كلَّ ألوان العلوم والمعارف بدءاً بعلوم اللغة العربية وامتداداً بسائر العلوم المعروفة والمعهودة (علم العقيدة ، وعلم الفقه ، وأصوله ، وعلوم القرآن ، وعلم السيرة النبوية ، وعلم الحديث ، والتراجم ، وعلم الإحسان (الرقائق) ، وانتهاءً بعلم السلوك والتربية والتزكية ، والتي مجالها : (النفس والروح والقلب والسّرّ) . . .

جزاه الله عنّا وعن جميع المسلمين خيراً ، وأعلى مقامه ، ورفع قدره ومنزلته إلى مرتبة المعيّة مع الحبيب المصطفى صلى الله عليه وآله وسلم في كلّ العوالم . آمين ، ومع الأنبياء والصديقين والشهداء والصالحين وحسن أولئك رفيقا ، إنَّه سبحانه جوادٌ كريم .

هذا ؛ وإنّي - إذ ألهمني الله ما قلتُ - أحبُّ في الختام أن أقدّم لجنابه الشريف - سيِّدي وشيخي العارف بالله فضيلة الشيخ محمد بن أحمد أختر رضا القادري - كامل تقديري واحترامي وإجلالي ، لما شرّفني بالقيام بمراجعة هذا السفر العظيم بإذن من سيادته وسعادته ، والذي أسماه : (الفردة في شرح البردة) ، ثمَّ لما أكرمني الله تعالى به من فوائد كثيرة ومعلومات جليلة وآفاق سديدة في مجال علم العقيدة ، والفقه ، وعلم الرقائق والسلوك والتربية والتزكية ، التي صقلتني وأزاحت عنِّي الكثير من الأخطاء ، واللبس في المعلومات ممَّا تراكم عندي عبرَ أزمنة عجاف ، وفتن ، وممارسات معلولة ، فجاءت قراءتي لهذه الموسوعة والتمحيص في مضمونها بلسما وشفاءً للقلب والروح والعقل وتزكيةً لنفسي في كلِّ أطوارها .

أمَّا منهجه في شرحها : فقد تناول كلَّ فصل من فصول البردة ، وبدأ بتعريف كلماتِ كلِّ بيت من أبياتها لغويا ، وإثرائها بالشواهد والاستدلالات ، ثمَّ يتناول إعرابَ البيت تفصيلا ، ويعرض ما فيه من الصور البيانية ويسهِبُ في أكثرها ، وربَّما ردَّ أو رجَّح ، أو وافق مَن سبقه ، أو زامنه ممَّن شرحو « البردة » أيضاً ، وما أروعه من حوار ونقاش علميٍّ يسوده الودُّ والتقدير والاحترام المتبادل .

بارك الله فيه وفي ذرِّيَّته ، وفي تلامذته ومريديه ، ورجائي أيضاً أن يقبلني واحدا منهم ، وخادماً له ولمريديه ومحبِّيه ، وأطال الله تعالى في عمره آمين ؛ إنَّه سميع مجيب .

وصلَّى الله وسلم وبارك على سيِّدنا وحبيبنا وشفيعنا سيِّدنا محمَّد ، وعلى آله وصحبه وسلم ، والحمدُ للهِ تعالى في البدءِ والختم ، فهو حسبنا ونعم الوكيل .

وكتبه : خادمكم ومحبُّكم وراجي دعواتكم ورضاكم

العبدُ الفقير إلى الله تعالى :

(محمد أنس بن محمد سليم المراد)

الحمويُّ مولدا ، والسوريُّ موطنا ، وفي جدة / السعودية/ مقيما

غفر الله تعالى له ولوالديه

الاثنين/ ١٠/ من ذي القعدة/ ١٤٣٤هـ

الموافق/ ١٦/ سبتمبر (أيلول)/ ٢٠١٣م

تقريظ فضيلة العلامة الشيخ
يوسف إدريس البيروتي

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

وأفضل الصلاة وأتم التسليم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين .

أما بعد :

فإن محبة الرسول الكريم ﷺ لا تنفك عن محبة الباري سبحانه ، بل هما متلازمان .

ولقد تفانى الناس في حب الرسول الكريم ﷺ حتى غدا أحب إليهم من الناس أجمعين ، ولا حدود لهذا التفاني ما دام اتباع وامتثال ، وفيه اعتداء بِعَلَمٍ وعِلمٍ .

وهكذا كان الصحب الكرام رضوان الله عليهم ومن تبعهم بإحسان معظمين له التعظيم اللائق ومحبين : قال تعالى ﴿ إِنَّآ أَرْسَلْنَٰكَ شَٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝٨ لِّتُؤْمِنُوا بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴾ ولقد أفصح كثيرون عن هذه المحبة بكلام منثور فصل ومنظوم ، تحدثوا فيه عن وجوب طاعته ومحبته ومناصحته ، وتعظيم أمره وتوقيره ، والصلاة والتسليم عليه ، وذكروا شمائله المحمدية وخصاله المصطفوية .

وإن من أجمل ما نظم في مدح خير البرية القصيدة الموسومة بـ« البردة » أو « البرأة » من نظم حسان زمانه المحب المتفاني العلامة الإمام أبي عبد الله البوصيري الصنهاجي ثم المصري المتضمنة جملاً من السيرة العطرة ، وطائفة من المعجزات ، والفضائل النبوية ، بأسلوب شيق ورائق ، ولقد تلقت الأمة هذه القصيدة بالقبول من لدن المصنف إلى يومنا هذا إلا شر ذمة غير معتد بها فاحتفل

بها الخاصة والعامة ، فحفظوها وتغنى بها المنشدون وطرب بها المحبون ، وتصدى لها العلماء الربانيون شرحاً وذوقاً وتوضيحاً وإعراباً ، فمن أفضل الشروح التي اطلعت عليها في هذه الحقبة الموسوم بـ« الفردة بشرح البردة » لشيخنا المرشد الكامل والعالم العامل شيخ الإسلام في الديار الهندية ومفتي الأنام محمد أختر رضا خان حفيد مولانا شيخ الإسلام المجدد أحمد رضا خان فانبرى متصدياً لشرحها فأجاد وأفاد ، جامعاً بين ما تضارب وتعارض ظاهراً في شروح من سبقه ، كاشفاً اللثام عن حقائق ما استغلق على كثير من الشراح بتحقيق فائق ، وتخريج رائق وكأني به يقضي بالحق بين شراح البردة بسبر وتنقيح وتحقيق مناط ، فيجمع ما تباعد من أقوال بما تجود به قريحته بإنصاف بلا اعتساف فتراه موفقاً بين شرح العلامة ملا علي القاري والإمام المحقق ابن حجر الهيتمي ، والعلامة الخرفوتي وشيخ زادة والعلامة الباجوري وموضحاً ما غمض ودق مما خطته يراعهم ، ومستدركاً بواسع اطلاعه على اللغة العربية بما يفاجىء كل قارىء لها عازياً الكلام لقائله ، كيف لا وهو أزهري ابن بجدتها عالماً محققاً نظاراً لغوياً أصولياً مفسراً محدثاً متفنناً بالعلوم قادرياً نفع الله به العباد والبلاد فهو كالقطر أينما نزل نفع بإذن الله .

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

كتبه الأمين العام للمجلس الشرعي الإسلامي الأعلى ،
ومدير أزهر لبنان وفروعه في لبنان وإمام مسجد عبد الناصر
السيد الشيخ يوسف بن محمد إدريس الحسني الحسيني البيروتي
لبنان ، بيروت المحمية ٢١ ربيع الأول ١٤٣٥هـ
الموافق ٢٢/ ١/ ٢٠١٤م

باب چہاردہم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ــــــــــــ سیاست سے نفرت

☆ــــــــــــ اقتدار سے اجتناب

☆ــــــــــــ وزیر اعظم ہند سے ملاقات کرنے سے انکار

۶ ردسمبر ۱۹۹۲ء کا دن اسلامیان ہند کے لئے نہایت ہی دردناک سانحہ کے طور پر یاد کیا جاتا رہے گا، کہ اس دن چار سوسالہ قدیم تاریخی بابری مسجد (اجودھیا ضلع فیض آباد) کو فرقہ پرستوں نے دن کے اجالے میں شہید کر دیا تھا۔ اس وقت اتر پردیش میں کلیان سنگھ (بی جے پی) وزیر اعلی تھے، اور پی۔وی نرسمہا راؤ (کانگریس) ملک کے وزیر اعظم تھے۔ دونوں کی ساز باز سے بابری مسجد کی شہادت کا المناک سانحہ پیش آیا، ملک کی جمہوری قدروں کو خوب پامال کیا گیا۔ مسلمانوں کے ساتھ خون کی ہولی کھیلی گئی، خواتین کی عصمتوں کو تار تار کر دیا گیا۔ بچوں کو گاجر مولی کی طرح ذبح کیا گیا۔ ایک عجیب سی ہیجانی کیفیت پورے ملک میں تھی۔ قانونی انارکی کا حال یہ تھا کہ قانون ساز ادارے اور انتظامیہ خود جرم کا ارتکاب کھلم کھلا کرتے پھر رہے تھے۔

ایسی صورت حال کے پیش نظر اپریل ومئی ۱۹۹۶ء میں ہونے والے عام پارلیمانی الیکشن میں مسلمان اور امن پسند غیر مسلم وزیر اعظم نرسہا راؤ کو مجرم مان رہے تھے۔ ہندوستان میں ۸۰ فیصد اہل سنت و جماعت کی آبادی ہونے کی وجہ سے سنی عوام کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے وزیر اعظم نے حضرت تاج الشریعہ سے رابطہ قائم کیا۔ ان کے دو نمائندوں نے حضرت سے ملاقات کر کے وزیر اعظم کا پیغام دیا کہ وہ خود حاضر ہو کر نیاز مندی کا اظہار اور قدم بوسی کے لئے باریابی کی اجازت چاہتے ہیں۔ حضرت تاج الشریعہ نے بلا تکلف اور بغیر رورعایت کے وزیر اعظم سے کسی بھی طرح کی گفتگو اور ملاقات کرنے سے منع کر دیا۔ فرمایا کہ وہ بابری مسجد کی شہادت میں ملوث ہیں، پہلے بابری مسجد کی تعمیر کرائیں پھر میرے پاس اور آستانہ پر حاضری کا ارادہ کریں۔ وزیر اعظم نے اپنے اثر ورسوخ کا استعمال کرتے ہوئے بہت منت وسماجت کی مگر حضرت نے بالکل بے نیازی اختیار کرتے ہوئے قطعاً منع فرما دیا، بعدہ صاحبزادہ گرامی مولانا عسجد رضا قادری اور راقم السطور کو لالچ بھی دی گئی مگر یہ تمام کوششیں بے سود ثابت ہو گئیں۔ وزیر اعظم نے بہر صورت آستانہ عالیہ پر حاضری کا پروگرام بنا لیا تھا، ۲۶ رجولائی ۱۹۹۵ء کو بریلی آ ہی گئے۔ ایک طرف آستانہ پر مجاہد سنیت مولانا منان رضا خاں کی قیادت میں لاحول کا ورد ہوتا رہا، تو دوسری طرف حضرت تاج الشریعہ شہر سے باہر بہیڑی چلے گئے۔ وہیں وزیر اعظم اپنی پوری کابینہ کے ساتھ سرکٹ ہاوس میں سات گھنٹہ تک انتظار کرتے رہے مگر حضرت نے یک لخت بھی التفات نہ فرمایا۔

رئیس التحریر علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ تعالیٰ کے زیر اہتمام ''آل انڈیا سنی کانفرنس'' رام لیلا میدان دہلی منعقدہ ۲۶ راگست ۱۹۹۵ء میں حضرت تاج الشریعہ نے شرکت کی، کانفرنس کے سیاسی مقاصد کا اظہار حضرت کے شرکت کی واپسی پر بمبئی میں ہوا۔ جس پر برأت کا اظہار اور اپنی ناراضگی سے کنوینر حضرات کو مطلع کر دیا۔ اور عوام کے درمیان غلط فہمی کو دور کرنے کی غرض سے اردو و ہندی میں اخباری اعلانیہ جاری کیا۔

कानपुर-लखनऊ- गोरखपुर- वाराणसी (इला.)- झांसी- मेरठ- आगरा (अलीगढ़)-

दैनिक जागरण

बरेली, शुक्रवार, २२ सितम्बर, १९९५

पोस्टल रजि. नं. बी.आर.-१८५
ला. नं. जी २२/बी-आर.-एल.

...यां धारा ४-क का दुरुपयोग कर ...में कच्चे माल से निर्मित माल को ...ष्णीय व्यापार न करके स्टाक

...क अन्य ठकदार का इसक(पता चला ता व सब अधिशासी अभियन्ता के पास शिकायत लेकर पहुंच गये। अधिशासी अभियन्ता ने दोनों अभियन्ताओं को तलब कराया तो उनमें से एक ही मिला। उसको उन्होंने आदेश दिया कि वह आज शाम को ही सारे

अजहरी मियां ने सुन्नी कान्फ्रेन्स में जाने पर अफसोस जताया

राव के समर्थन को लेकर उलेमाओं में मतभेद बढ़े

-जागरण संवाददाता-

बरेली, २१ सितम्बर। देश के चोटी के सुन्नी उलेमाओं में प्रधानमंत्री का समर्थन करने के मुद्दे पर मतभेद गहरे हो गये हैं। बहुत मुमकिन है कि इस मुद्दे पर दो गुट बन जायेंगे। इस तरह प्रधानमंत्री पी.वी.नरसिंहराव की बरेली शरीफ यात्रा की आड़ में सुन्नी मुसलमानों का दिल जीतने की जो कोशिश शुरू हुई थी, उस पर पानी फिरता नजर आ रहा है।

आल इंडिया सुन्नी कान्फ्रेन्स की गत २६ अगस्त को दिल्ली में हुई बैठक में जब कायम मुफ्ती-ए-आजम अल्लामा अख्तर रजा खां उर्फ अजहरी मियां शरीक हुए तो राव कांग्रेस को बाजी अपने हक में पलटती दिखी। सुन्नी कान्फ्रेन्स के आयोजक मौलाना अरशद अल कादरी थे। उन्होंने देश भर के सुन्नी उलेमा एकत्र कर लिये। बरेली चूंकि देश के सुन्नी मुसल्मानों का मरकज है, इसलिए यहां के प्रतिनिधित्व को खास महत्व दिया गया। मौलाना कादरी ने अजहरी मियां को बुलाने के लिए एड़ी से चोटी का जोर लगा दिया। अजहरी मियां को बताया गया कि यह सियासी कान्फ्रेन्स नहीं है, इसलिए वह बेखटके इसमें शामिल होकर दुआ से नवाजें, आयोजकों ने यह भी कहा कि कान्फ्रेन्स में वीडियोग्राफी की अनुमति नहीं है।

मालूम हो कि प्रधानमंत्री की बरेली शरीफ यात्रा (२७ जुलाई) कराने में दिल्ली के एक मौलाना इफ्तखार और तांत्रिक एन.के. शर्मा की खास भूमिका रही है। इन लोगों की तमाम कोशिशों के बावजूद बरेली की उलेमा कान्फ्रेन्स में अजहरी मियां शामिल नहीं हुए। बरेली की उलेमा कान्फ्रेन्स बुरी तरह फ्लाप हो गयी। विरोध के कारण प्रधानमंत्री दरगाह आला हजरत की जियारत तक न कर सके।

दिल्ली की सुन्नी कान्फ्रेन्स में एन.के. शर्मा ने बड़ी होशियारी से मौलाना कादरी को आगे कर दिया। इस बार फजीहत से बचाने के लिए प्रधानमंत्री को अलग रखा गया। अजहरी मियां को इस कान्फ्रेन्स में अपने शरीक होने का बहुत अफसोस है। २६ अगस्त की सुन्नी कान्फ्रेन्स में शरीक होने के बाद वह सीधे अपने इलाज के सिलेसिले में बम्बई चले गये। दो दिन पूर्व वह बरेली लौटे। आमतौर पर 'प्रेस' से और तमाम तरह के प्रचार से दूर रहने वाले अजहरी मियां ने जागरण संवाददाता यूसुफ किरमानी से खुलकर बातचीत की।

उन्होंने कहा कि सुन्नी कान्फ्रेन्स के नाम से जाहिर है कि यह मजहबी कान्फ्रेन्स होगी, इसलिए वह थोड़ी देर के लिए इसमें शरीक हुए। उन्हें यह जानकर बहुत मायूसी हुई कि कान्फ्रेन्स में वीडियो का इस्तेमाल खुलकर हुआ, इस मामले में उन्हें बिल्कुल अंधेरे में रखा गया। नजर कमजोर होने की वजह से वह स्टेज पर यह नहीं देख सके कि इसकी वीडियो फिल्म बनायी जा रही है या नहीं।"

अजहरी मियां ने कहा कि कान्फ्रेन्स में छिपे हुए मकसद से वह बिल्कुल नावाकिफ थे, वर्ना हर्गिज शरीक न होते। उन्हें इस बात का अफसोस रहेगा कि दिल्ली की कान्फ्रेन्स सुन्नी उलेमाओं की कान्फ्रेन्स न होकर सियासी कान्फ्रेन्स थी। अजहरी मियां ने बातचीत के दौरान 'राव कांग्रेस' का नाम न लेते हुए कहा कि इसका मकसद एक पार्टी के समर्थन में चोटी के सज्जादानशीनों और उलेमाओं से बयान दिलाना था। जिससे इस संकेत को समझकर लोग चुनाव में उस पार्टी का समर्थन करें। अल्लामा ने साफ-साफ कहा कि बाबरी मस्जिद की दुर्भाग्यपूर्ण घटना को मुसलमान अभी भूला नहीं है। उस घटना के जिम्मेदार लोगों को माफ कर देने या उनको समर्थन कर देने का सवाल ही नहीं उठता है।

इस संवाददाता ने जब उनसे यह पूछा कि कान्फ्रेन्स के दूसरे दिन जो पोस्टर जारी हुआ, उसमें उन तमाम उलेमाओं व गद्दीनशीनों की तरफ से राव और कांग्रेस का समर्थन किया गया, इस सवाल पर अजहरी मियां ने कहा कि इसके लिए भी आयोजक जिम्मेदार हैं, जिन्होंने ऐसी बेसिर-पैर की बात हम जैसे लोगों पर थोपी है। आयोजक की अब जिम्मेदारी है कि वह उसका खंडन करें और अपनी स्थिति स्पष्ट करें। क्योंकि वह पोस्टर बिना उनकी मर्जी के जारी हुआ है। वर्ना यह ख्याल यकीन में बदल जायेगा कि इस कान्फ्रेन्स का मकसद सियासी लोगों का खुतबा पढ़ना और महज सियासी लक्ष्य हासिल करना था।

एक सवाल के जवाब में उन्होंने कहा कि कारी मोहम्मद मियां मजहरी ने प्रधानमंत्री की बरेली शरीफ यात्रा को लेकर जो एक किताब छापी है, उसमें तमाम तरह की झूठी बातें उनसे जोड़ दी गयी है। उस वक्त के तमाम समाचार पत्र गवाह है कि प्रधानमंत्री जिस दिन बरेली शरीफ आये, वह शहर छोड़कर बहेड़ी चले गये। क्योंकि वह सियासी लोगों से मिलना नहीं चाहते हैं। उन्होंने एक और राष्ट्रीय दैनिक का नाम लेकर कहा कि उसमें एक झूठी खबर छापी गयी कि उन्होंने विरोध के लिए काली झंडियों का इन्तजाम किया था। इसी तरह एक उर्दू साप्ताहिक तीसरा रास्ता ने भी बेबुनियाद बातें छाप दीं।

सुन्नी कान्फ्रेन्स में शरीक हुए अजहरी मियां ही सिर्फ अकेले उसकी आलोचना करने वालों में नहीं हैं। सांसद और मौलाना उबैदुल्ला आजमी ने काफी खुलकर सुन्नी कान्फ्रेन्स के आयोजकों को आड़े हाथों लिया है। 'सुन्नी दुनिया' मासिक पत्रिका के संपादक मौलाना शहाबुद्दीन रजवी कहते हैं कि उनके पास इस सुन्नी कान्फ्रेन्स के बावत जो पत्र आ रहे हैं, उनमें इसकी जमकर आलोचना की गयी है। पत्र भेजने वालों में कई नामी गिरामी उलेमा हैं।

मालूम हो कि राव कांग्रेस लगातार इस कोशिश में है कि सुन्नी उलेमाओं को अपने समर्थन में करके मुलमानों को पटाया जाये। प्रधानमंत्री की बरेली शरीफ यात्रा इस सिलसिले की पहली कड़ी थी। प्रधानमंत्री उलेमा कान्फ्रेन्स को सम्बोधित करने बरेली आये और सर्किट हाउस में कैद होकर रह गये। बरेली की उलेमा कान्फ्रेन्स में मदरसों के बच्चों को लाया गया, चुनिन्दा उलेमा उसमें कहीं नजर नहीं आये।

215

۷۸۶

Secretary : 308 59 22

Office : 307 55 85

علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری کا تردیدی بیان

بمبئی ۔ ۹ ستمبر ۔ بمبئی اور ملک کے مختلف اخباروں میں دہلی میں منعقدہ سنی کانفرنس کی رپورٹ شائع ہوئی ہے ۔ جس میں حضرت مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء سے منسوب ایک بیان شائع ہوا ہے ۔ جسکی وجہ سے عوام میں بے چینی پھیل گئی ہے ۔ حضرت علامہ ازہری کی شخصیت مکمل طور پر مذہبی شخصیت ہے ۔ اس بیان کے بعد ارکان سنی جمعیۃ العلماء نے حضرت سے رابطہ قائم کرکے دریافت کیا تو مفتی اختر رضا خاں ازہری نے فرمایا کہ دہلی میں منعقدہ کانفرنس میں مجھ سے منسوب جو بیان اخبارات میں آیا ہے وہ قطعاً غلط ہے میں نے وہاں ایسا کوئی بیان نہیں دیا ۔ تحفظ شریعت کی وجہ سے اس کانفرنس میں میری شرکت ہوئی اگر معلوم ہوتا کہ یہ سیاست ہے تو میں اس کانفرنس میں شرکت ہی نہیں کرتا ۔ وزیر اعظم جب بریلی شریف آئے تو اس وقت میں نے بریلی شریف کے قریب کے قصبہ بہیڑی میں قیام کیا ۔ تمام مسلمانان اہلسنت سے باخبر ہیں کہ ملکی سیاست سے نہ میرا کوئی تعلق تھا اور نہ ہے ۔ یہ صرف مجھکو بدنام کرنے کی سازش ہے ۔ یہ اخباری بیان حضرت [illegible] جاری کیا جا رہا ہے کہ عوام کی بے چینی ختم ہو جائے ۔ اور وہ کسی فریب کا شکار نہ ہوں

جاری کردہ شعبۂ نشر و اشاعت
آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء

روزنامہ اخبار انقلاب بمبئی
" " اردو ٹائمز بمبئی
" " ہندوستان بمبئی
" " اخبار عالم بمبئی

تاریخ ۱۳ ربیع الآخر شریف ۱۴۰۶ھ

باب پانزدہم

نوادرات تاج الشریعہ

☆ ——— تحریک ہندو مسلم اتحاد کی مخالفت
☆ ——— سنی وہابی اتحاد کے مضر اثرات
☆ ——— کتاب ''مفتی اعظم اور ان کے خلفاء'' پر تقریظ جلیل
☆ ——— متفرقات

حضرت تاج الشریعہ کی زندگی میں عشق مصطفےٰ ایسا رچ بس گیا ہے کہ پوری زندگی اسوہ حسنہ کا حسین مظہر ہے، راقم نے اکثر مشاہدہ کیا ہے کہ کتنا ہی بڑا دولت مند ہو یا رتبہ والا، آپ نے اس کو ذرا سا بھی شریعت سے ہٹا ہو دیکھا تو فوراً تنبیہ و ہدایت فرمائی۔ بڑے سے بڑے سربراہان اقتدار و جبہ و دستار والوں کی ''ٹائیاں'' گلوں سے اتروا دیں۔ اہل سنت و جماعت کے ساتھ بدمذہبوں کے اتحاد کے سخت مخالف ہیں، تحریر و تقریر کے ذریعہ ایسی تحریکات کا تعاقب کیا، اور عوام الناس کو احتراز و اجتناب کی ہدایت و نصیحت فرمائی۔ اس سختی کو بعض حلقوں میں شدت پسندی سے تعبیر کیا جاتا ہے جب کہ صحیح طریقہ اہل سنت و مطابق تعلیمات اسلاف و اخلاف ہے۔ مگر وہی ناقدین حضرت کی سیرت و کردار اور عظمت و وقار کے قائل بھی ہیں۔ ذیل میں چند دستاویزی عکوس ملاحظہ کریں۔

۱۔ اپلیٹہ ضلع راجکوٹ (گجرات) میں ہندو مسلم اتحاد شریعت سمیلن سے عوام و خواص کو محفوظ رکھا۔
۲۔ مدرسہ حنفیہ رتن پور کلاں ضلع مراد آباد میں ۲۰ ر اکتوبر ۱۹۷۷ء کو منعقدہ اجلاس سے بیزاری کا اعلان
۳۔ مسٹر برہان الدین بوہری کے خلفاء راشدین کے خلاف بیان پر بمبئی میں احتجاجی اجلاس کی قیادت و توبہ نامہ
۴۔ شاہ بانو کیس کے معاملہ میں مسلم پرسنل لا میں حکومتی مداخلت پر ایک کمیٹی کی تشکیل۔
۵۔ راقم کی کتاب ''مفتی اعظم اور ان کے خلفاء'' جلد اول پر (۱۹۹۰ء) ۷ر ذی القعدہ ۱۴۱۰ھ کو تقریظ لکھی۔
۶۔ مرکزی دار الافتاء سوداگران بریلی کے رویت ہلال کمیٹی کی شہادت نامہ کا ایک نمونہ۔
۷۔ یکم جنوری ۲۰۰۰ء کو جامعۃ الرضا کے تعاون کے لئے مولانا الحاج محمد سعید نوری کو خصوصی خط بدست راقم السطور۔
۸۔ راقم کی غلطی سے رمضان کے پوسٹر میں چندہ کے تعلق سے کچھ غلط چھپ گیا تھا، اس کی تصحیح و نوعیت مسئلہ کی وضاحت۔
۹۔ شہر بریلی میں یکم محرم الحرام سے دس تاریخ تک بیہودہ خرافات کے ازالہ کے لئے پمفلیٹ کی اشاعت۔
۱۰۔ مزارات پر عورتوں کی حاضری کے تعلق سے انتباہ اور عرس رضوی میں عورتوں کو نہ لانے کے لئے اپیل۔
۱۱۔ ادارہ اشاعت تصنیفات رضا بریلی کے روداد کا سرورق۔
۱۲۔ اختر رضا بکڈپو بریلی کی فہرست کا پمفلیٹ۔
۱۰۔ جامع مسجد انتظامیہ کمیٹی بریلی کی طرف سے فریاد و شکایت۔

سند الاجازة

الٰہ رب محمد صل علیہ وسلما علی نحو یلیق الی ابد الدہور وکرما

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — الحمد للہ تعالی الاعلی وکفی والصلوٰۃ الابہی والسلام الاسنی الادنی علی عبادہ الذین اصطفی خصوصا علی حبیبہ سیدنا محمد المصطفی ونبیہ المجتبی رسولہ المرتضی وعلی آلہ وبنیہ اولی الصدق والصفاء لاسیما الاربعۃ الخلفاء وعلی جمیع التابعین وجمیع ائمۃ الدین والاولیاء العرفاء لاسیما الامام الاعظم والامام الافخم ابی حنیفۃ کاشف الغمۃ امام ائمۃ الشریعۃ الغراء والغوث الاعظم النبا الاکرم سیدنا ابی محمد محی الدین والملۃ البیضاء سیدنا الشیخ عبد القادر الجیلانی رضوان اللہ تعالی علیہم وعلی جمیع الصلحاء اہالی الوفاء ثم علینا الی یوم الجزاء اما بعد فقد التمس منی عزیزی المولوی حضرت الشیخ مولینا محمد عبد الحکیم الحمد رضوی الاجازۃ السلسلۃ العلیۃ العالیۃ القادریۃ البرکاتیۃ الرضویۃ المبارکۃ واجازۃ الاوفاق والاعمال والاذکار والاشغال فاجزتہ علی برکۃ اللہ تعالی ذی الجلال ثم علی برکۃ رسولہ الاعلی صاحب الجمال جل جلالہ وعم نوالہ علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ والثناء کما اجازنی شیخی وسندی وکنزی وذخری لیومی وغدی حضرۃ نور العارفین قدوۃ الواصلین خاتم الکبراء مولانا الشاہ ابو الحسین احمد نوری میاں صاحب شیخ الاسلام والمسلمین راس المحققین محیی الملۃ والدین امام اہل السنۃ قامع الفتنۃ سیدی وسندی جناب الوالد الماجد الشیخ مولانا الشاہ اعلیحضرت احمد رضا خاں رضی اللہ تعالی عنہما وامطر شابیب الرحمۃ والرضوان علیہما واوصیتہ بحمایۃ السنن السنیۃ ونکایۃ الفتن الدنیۃ واکتساب الحسنات واجتناب البدعات الغیر المرضیۃ بارک اللہ لنا ولہ وحقق املی وآملہ واصلح عملی وعملہ آمین آمین برحمتک یا ارحم الراحمین قالہ بفیہ وامر برقمہ.

[illegible] فی [illegible] وأجازہ لابنا عبد الحکیم [illegible]

[illegible] مصطفی رضا [illegible] فاجزتہ [illegible]

کما اجازنی [illegible] خلیفۃ جدنا الاکبر مجدد الملۃ الطاہرۃ الشیخ احمد رضا [illegible]

[illegible]

ہوگیا ہوگا لیکن برسوں پہلے یہ معلوم کرلینے کا ذریعہ سوائے اس کے اور کیا ہوسکتا ہے کہ انھیں علم غیب تھا۔

اور رشید احمد گنگوہی وجان رشید قاسم نانوتوی کی غیب دانی کا کیا کہنا وہ حضرات تو عین وقت ولادت سے دو گھنٹے پیشتر ہی اپنی اپنی قبروں سے نکل کر سیدھے مولوی سعید کے والد کے گھر پہنچ گئے۔ اور انھیں بیٹے کی کی آمد پر ایڈوانس مبارکباد دی اور نام تک تجویز فرمادیا۔

ایک طرف تو گرو گھنٹالوں کے حق میں یہ وشواش واعتقاد ہے اور دوسری سمت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے انکار میں بخاری شریف کی یہ حدیث دیوبندی طاغوتوں کی زبان وقلم کی نوک سے سدا لگی رہتی ہے۔

> صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مفاتیح الغیب جن کو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا وہ پانچ چیزیں ہیں جو سورہ لقمان کی آخری آیت میں مذکور ہیں۔ یعنی قیامت کا وقت مخصوص بارش کا ٹھیک وقت کہ کب نازل ہوگی، مافی الارحام یعنی عورت کے پیٹ میں کیا ہے؟ بچہ ہے یا بچی، مستقبل کے واقعات موت کا صحیح مقام۔"
>
> (فتح بریلی کا دلکش نظارہ ص۵۸)

(باقی آئندہ)

سنی کانفرنس اور دیوبندیوں کی شمولیت

حضرت مفتی اعظم ہند کا انتباہ اور برہمی

مدرسہ حنفیہ قصبہ رتن پور کلاں ضلع مرادآباد یوپی میں ۲۷-۲۸-۲۹ر اکتوبر کو منعقد کیے جانے والے آل انڈیا سنی کانفرنس کے اشتہار میں "زیر سرپرستی" کے کالم میں حضرت مفتی اعظم ہند مدظلہ کا نام لکھا ہوا ہے۔ علاوہ اس کے شرکاء میں دیگر سنی علماء مشائخ کے نام درج ہیں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ اس کانفرنس میں مہمانان خصوصی کے کالم میں ایک کھلا دیوبندی عبدالرؤف لاری اور شرکاء میں ایک کھلا دیوبندی شاعر فرید احمد بھی ہیں۔ کیا یہ سنی کانفرنس ہے یا زمانہ سازی۔ اور سیاست سے بھرپور چند لوگوں کا اپنی شہرت اور اپنے مفاد کی خاطر سجائی گئی ایک دکان ہے

حضرت مفتی اعظم ہند نے اس پر برہمی کا اظہار فرمایا اور سخت تاکید کی ہے کہ ایسے جلسوں میں ان کا نام مت لکھا کریں۔ ساتھ ساتھ حضرت اختر رضا خاں ازہری بریلوی نے بھی ایسے لوگوں کو تنبیہ کرتے ہیں حضور مفتی اعظم ہند مدظلہ نے حضرت اختر رضا خاں صاحب کو اختیار دیا ہے کہ وہ اس بات کا اعلان کردیں کہ ایسے جلسوں میں اگر ان کا نام ہو تو اسے فرضی مانا جائے۔ ہاں خالص سنی جلسوں میں سنی حضرات تبرکاً ان کا نام ضرور استعمال کرسکتے ہیں۔ یہی ہدایت حضرت اختر رضا خاں اپنے نام کے لیے بھی کرتے ہیں۔ ادارہ

01/09/1988 انقلاب

Page 6

خلفائے راشدین کانفرنس احتجاجی جلسہ میں ضم

احتجاجی جلوس کا جماعت اہلسنت کیطرف سے کوئی پروگرام نہیں

بمبئی ۳۰ اگست۔ آل انڈیا تبلیغ سیرت کی جانب سے علما مشائخ ائمہ مساجد، دانشوروں، انجمنوں اور تمام سنی اداروں کی آج ایک زبردست ہنگامی میٹنگ ہانڈی والی مسجد سیفی جوبلی اسٹریٹ نمبر ۳ میں منعقد ہوئی۔ جس میں بالاتفاق یہ فیصلہ ہوا کہ جماعت اہلسنت کی طرف سے ایک زبردست احتجاجی جلسہ منعقد ہوگا جس کی سرپرستی علامہ اختر رضا خان ازہری فرمائیں گے۔ جس میں تمام اہلسنت علماء و مشائخ اور ائمہ مساجد شریک ہوں گے۔

یہ جلسہ ۳ ستمبر ۱۹۸۸ء بروز سنیچر شب میں ابراہیم مرچنٹ روڈ نزد مینارہ مسجد محمد علی روڈ بمبئی نمبر ۳ میں منعقد ہوگا۔

علمائے اہلسنت نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے۔ کہ حکومت ہند سے بڑی سختی کے ساتھ مطالبہ کیا جائے کہ وہ ملا برہان الدین کو گرفتار کرکے مقدمہ چلائے۔

احتجاجی جلوس کے متعلق علمائے اہلسنت نے فی الحال کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔ اور آل انڈیا تبلیغ سیرت نے (جو سنی مسلمانوں کی مرکزی و نمائندہ تنظیم ہے) اس نے کسی طرح کے بند کا کوئی اعلان نہیں کیا ہے۔ اس میٹنگ کی صدارت مولانا سید محمد اشرف صاحب نے فرمائی۔ یہ بات بھی واضح رہے کہ رضا اکیڈمی کی طرف سے جو خلفائے راشدین کانفرنس کا اعلان ہوا تھا وہ اس احتجاجی جلسہ میں ضم ہوگیا۔

اس میٹنگ میں اس بات کا بھی فیصلہ ہوا کہ ہمارا احتجاج ملا برہان الدین کے خلاف ہوگا۔ آل انڈیا تبلیغ سیرت کسی بھی طرح کے عوامی تصادم کی سخت مخالف ہے۔ اور ساتھ ہی عوام اہلسنت سے اپیل کرتی ہے کہ وہ غیر ذمہ دار افراد کی اشتعال انگیزی سے متاثر نہ ہوں اور تصادم کے راستے سے گریز کریں۔

شادی سے انکار پر

لڑکی کو زندہ جلا دیا

بمبئی ۳۱ اگست۔ ۲۴ سالہ ایک شخص نے ۲۸ سال کی ایک لڑکی کو اس لیے زندہ جلا دیا کہ لڑکی نے اس کے ساتھ شادی کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

گذشتہ شام جو ناخوشگوار حالات اس شہر میں پیدا ہوئے،
اس سے ملت مسلمہ کا الٰہی اخوت رشتہ کمزور ہو جاتا ہے۔ ہم
سب کی ذمہ داری ہے کہ اس تلخی کو بھلا کر ہمیشہ کی طرح ایک
دوسرے سے محبت اور اخوت کے جذبے کے تحت بغل گیر ہوں

میں اللہ عز و جل سے دعا کرتا ہوں کہ رب العزت ہمیں صراط مستقیم
پر چلائے اور دین اسلام کی شان کو دوبالا کرے

الداعي الفاطمي
محمد برهان الدين

۱۹۸۸

Signed before me
Today 5th Sep 1988

C.M. - Maharashtra

Badri Mahal, Dr. D.N. Road, Bombay-400 001. Phones. 269071-2/3 Telex: MISR-IN 3308

ہمارے مطالبات (۱) مسلم پرسنل لاء یا اسلامی شریعت کے قانون میں ہمیں کسی طرح کی ترمیم منظور نہیں اور ہمیں یہ یقین دہانی کرائی جائے کہ کسی بھی راستے سے کبھی بھی مسلم پرسنل لاء میں کسی قسم کی ترمیم نہیں کیجائیگی اور ہماری مذہبی آزادی وملی تشخص کو برقرار رکھا جائیگا

(ب) مطلقہ کے نان نفقہ کے متعلق سپریم کورٹ کے حالیہ فیصلہ کو پارلیمنٹ کے ذریعہ ختم کرایا جائے

(ج) مسلمانوں کو یکساں سول کوڈ (دستور ہند کے آرٹیکل ۴۴) سے مستثنیٰ رکھا جائے۔

(د) قرآن مقدس پر مقدمہ دائر کرنے والوں کے خلاف فوراً تعزیری کاروائی کی جائے

ضروری نوٹ :- (۱) اس کتابچہ کے ساتھ منسلک دستخطی فارم اور پوسٹر کو ہر شہر کے مسلمان اپنی اپنی تنظیموں اور اداروں کی طرف سے شائع کرا کر اپنے اپنے علاقوں میں تقسیم کرائیں اور تحفظ شریعت کے لئے ملت میں ایک نئی زندگی پیدا کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ (۲) دستخطی فارم پر زیادہ سے زیادہ دستخط کرا کر مسٹر راجیو گاندھی وزیر اعظم نئی دہلی کے نام روانہ کریں اور اسکی اطلاع کمیٹی کو دیں۔

ارکان کمیٹی

۱۔ حضرت مفتی اعظم اختر رضا خانصاحب (صدر) ۲۔ حضرت علامہ تحسین رضا خانصاحب (نائب صدر)

۳۔ حضرت مولانا منان رضا خاں منانی (جنرل سکریٹری) ۴۔ عبدالنعیم عزیزی (سکریٹری نشر و اشاعت)

ممبران کمیٹی

۱۔ حضرت سید سخاوت حسین صاحب امام جامع مسجد (۲) حضرت مولانا حبیب رضا خاں (۳) عبدالنفیس خاں (۴) حاجی خالد صاحب نوری (۵) حاجی عبدالقیوم سوئیوں والے (۶) مرزا طاہر بیگ (۷) حکیم محمد اجمل خاں

کل ہند مسلم پرسنل لاء بچاؤ کمیٹی ۸۲ سوداگران رضا نگر بریلی شریف

اردو الیکٹرک پریس ذخیرہ بریلی

مسلم پرسنل لاء شریعت اسلامی کا ایک حصہ ہے جسکی بنیاد قرآن و حدیث ہے۔ شریعت اسلامی کا وہ قانون جس کا تعلق شادی نکاح طلاق فسخ نکاح خلع ترکہ کا بٹوارہ، وصیت، ہبہ، بچہ کی پرورش وغیرہ مسلمانوں کے باہمی اور گھریلو معاملات سے ہے اُسے مسلم پرسنل لاء کہا جاتا ہے

ہندوستان پر جب انگریزوں کا تسلط ہوا تو انھوں نے فوجداری وغیرہ کے اسلامی قانون کا نفاذ ختم کرکے صرف مسلم پرسنل لاء کو باقی رکھا۔ ۱۹۴۷ء کے بعد بھی ہندوستان میں مسلم پرسنل لاء کا نفاذ رہا۔ مگر کچھ سالوں سے اس بات کی کوشش برابر ہو رہی ہے کہ مسلم پرسنل لاء کو ختم کر دیا جائے

سپریم کورٹ کا فیصلہ

۲۳ اپریل ۱۹۸۵ء کو محمد احمد بنام شاہ بانو کے مقدمہ میں سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ دیا ہے کہ "مطلقہ اپنے سابقہ شوہر سے اسوقت تک نان و نفقہ پانے کی حقدار رہیگی جب تک وہ (مطلقہ) دوسری شادی نہ کرلے" یہ فیصلہ اسلامی قانون کے قطعی خلاف ہے اور یہ مسلم پرسنل لاء میں کھلی ہوئی مداخلت ہے

سپریم کورٹ نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر اس قانون کو مسلم پرسنل لاء کیخلاف بھی مان لیں تو بھی ضابطۂ فوجداری کا یہ قانون مسلم پرسنل لاء کے قانون پر غالب مانا جائیگا" اور سپریم کورٹ نے اس فیصلہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ گورنمنٹ یکساں سول کوڈ نافذ کرنے کے لئے اقدام کرے" ظاہر ہے کہ یکساں سول کوڈ کے نفاذ کا مطلب ہوا۔ مسلمانوں کے شرعی قانون کو ختم کردینا۔ اور یہ سراسر اسلامی قانون، میں مداخلت ہے اور ہماری مذہبی آزادی کو ختم کرنا ہے جو کسی بھی حالت میں مسلمانوں کیلئے ناقابل قبول ہے

ہمارے ساتھ کیا برتاؤ ہو رہا ہے

ہمیں فسادات کی چکی میں پیسا جاتا رہا ہم برداشت کرتے رہے لیکن اب قرآن مقدس پر مقدمہ دائر کیا جارہا ہے قرآنی آیات کے مطلب کو توڑ مروڑ کر تفسیروں میں رد و بدل کرکے اور قرآن و حدیث ہی کو دلیل بنا کر اسلامی قانون یعنی قانون قرآن و سنت، شریعت مطہرہ کو مسخ کیا جارہا ہے ہم جان پر ظلم تو برداشت کرسکتے ہیں لیکن ایمان پر حملہ کبھی بھی حالت اور کسی بھی قیمت پر ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔

سہ عظمت سرورِ کونین ہے پونجی اپنی جان دیکر بھی بچے یہ تو بچائے رکھیے
جو جان مانگو تو جان دینگے جو مال مانگو تو مال دینگے مگر یہ ہم سے نہ ہو سکے گا نبی کا جاہ و جلال دینگے

ہمیں کیا کرنا چاہیئے

(۱) ہمارے ائمہ مساجد، اساتذہ مدارس، علماء و مفتیان کرام خانقاہوں کے سجادگان، متولیان، مقررین و مصنفین، مدبرین و مفکرین دینی و فلاحی انجمنوں کے ارکان و ذمہ داران غرضیکہ ہر مسلم کا یہ ملی فریضہ ہے کہ وہ مسلم مرد اور عورت کو مسلم پرسنل لاء اور شریعت اسلامیہ کی فرضیت و اہمیت سمجھائے اور پرسنل لاء کے بارے میں بتلائے اور ہر گھر سے صدائے احتجاج بلند ہو کہ ہمیں شریعت اسلامیہ میں تبدیلی ناقابل قبول ہے اور ہم اسے ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔

(۲) ہر شہر قصبہ اور گاؤں میں اس سلسلہ میں جلسہ و جلوس کا انعقاد کیا جائے دستخطی مہم چلائی جائے اور گھر گھر سے دستخط کراکر پرائم منسٹر آف انڈیا کو روانہ کیا جائے۔ ٹیلی گرام بھی کئے جائیں۔

(۳) مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی چاہنے والوں کی ہر کوشش کو ناکام بنایا جائے اور تبدیلی چاہنے والے نام نہاد مسلمانوں کا بائیکاٹ کیا جائے۔ (۴) ہمیں یہ عہد بھی کرنا چاہیئے کہ ہم اپنے معاشرہ سے غیر شرعی رسم و رواج کو ختم کریں گے اور خدا و اس کے رسول اور علماء حق کا اتباع اور انکی اطاعت کریں گے اور شریعت مطہرہ کی حفاظت کی خاطر ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار رہیں گے۔

(۵) اسلامی زندگی اسلامی قوانین اور مسلم پرسنل لاء کے مسائل پر مختلف زبانوں میں لٹریچر شائع کرکے غیر مسلموں کے سامنے بھی پیش کئے جائیں تاکہ فرقہ پرست عناصر کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیاں دور ہوں اور دنیا جان جائے کہ اسلام نے ہی صحیح معنی میں حیات انسانی کے لئے ایک مکمل ضابطہ پیش کیا ہے

۲۸۶
۹۲

عزیزی مولوی شہاب الدین سلمہ کی دوسری تالیف تذکرہ
خلفاء مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کو فقیر نے کہیں کہیں سے مطالعہ
کیا۔ ماشاء اللہ اچھا لکھا ہے ۔ حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ پر گذشتہ
چند سالوں میں بہت کچھ لکھا گیا ہے مگر خلفاء کے حالات میں
اب تک کوئی کتاب شائع نہیں ہوئی ۔ انہوں نے اس کمی کو پورا
کیا ہے

مولوی شہاب الدین سلمہ ایک ہونہار دارالعلوم میں
تعلیم سے ابھی فارغ نہیں ہوئے ہیں اور طالب علمی میں
یہ انکی دوسری تالیف ہے ۔ کچھ کتابوں کے مسودے تیار ہیں
مولیٰ تعالیٰ ان کی عمر و علم و عمل میں اضافہ فرمائے اور
بیش از بیش توفیق خیر مرحمت فرمائے آمین

فقیر محمد اختر رضا خان ازہری قادری غفرلہ
۷ ذیقعدہ ۱۴۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرکزی دار الافتاء بریلی شریف

MARKAZI DARUL IFTA

82, Saudagran Raza Nagar Bareilly. Shareef. U.P.

Ph: 458543,472166 Fax: 472166

Ref.............. Date:..................

۴۸۶/۹۲

آج بتاریخ ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ مطابق ۳ر اکتوبر ۲۰۰۵ء بروز جمعرات بعد نماز عشاء میرے پاس شہادت شرعیہ گذری شاہدین نے شہادت دی کہ ہم نے خود اپنی آنکھوں سے امسال عید الفطر کا چاند دیکھا اور لوگوں کو دکھایا جن کے نام یہ ہیں۔

(۱) حافظ محمد شفیق ولد حبیب احمد محلہ پکڑیا شہر پیلی بھیت (۲) محمد عمران ولد عابد حسین محلہ سرفراز خاں پیلی بھیت

(۳) محمد عثمان ولد محمد ظہور محلہ سرفراز خاں پیلی بھیت۔ (۴) محمد مقیم رضا ولد محمد اعظم امام [illegible] پور بریلی شریف

لہٰذا میں حکم کرتا ہوں کہ کل بروز جمعہ یکم شوال المکرم ۱۴۲۶ھ عید الفطر ہے [illegible]

(۵) عبد الرشید خاں ولد بشیر خاں محلہ [illegible] بریلی شریف

(۶) مولانا عطاء الرحمٰن والد شرافت حسین امام جامع مسجد ملوپور

الفقیر محمد اختر رضا القادری [illegible]

شب یکم شوال المکرم ۱۴۲۶ھ

محمد ناظم علی قادری بارہ بنکوی

مرکزی دار الافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف

شب یکم شوال المکرم ۱۴۲۶ھ

بہاء المصطفیٰ قادری

شب یکم شوال ۱۴۲۶ھ

[stamp] مرکزی دار الافتاء

Hazrat Allama Maulana Mufti
MOHAMMED
Akhtar Raza Khan Qadri Azhari
President: All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly.
82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
U.P. 243003. (INDIA) • Tel: 0581-472166

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری
قائم مقام حضور مفتئ اعظم
صدر: آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء
صدر مفتی: مرکزی دار الافتاء بریلی شریف
۸۲ سوداگران، بریلی شریف، یو۔پی، (انڈیا)

Ref. No. .... حوالہ   تاریخ: یکم جنوری ۲۰۰۰ء Date

برادر دینی و محبی عالی جناب عزیز الحاج محمد سعید نوری (زید مجدہ) سلام مسنون و دعاء خیر مضمون

(رضا اکیڈمی بمبئی)

بعد سلام مسنون .... امید کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ فقیر نے بعض مخلص احباب کے اصرار پر بریلی شریف میں ایک عظیم الشان مدرسہ کے قیام کا مکمل ارادہ کر لیا ہے۔

بریلی شریف اہل سنت و جماعت کا مرکز ہے۔ اور یہاں پر بریلی کے شایان شان ایک ہمہ جہت ادارے کی ضرورت تھی۔ اسی ضرورت کا اظہار سالوں قبل تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے کیا تھا اور اس بات کی طرف کوشش بھی فرمائی تھی کہ مرکزی ادارہ قائم ہو جائے، انہیں آرزوں کی تکمیل کیلئے فقیر نے

مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعتہ الرضا

کے نام سے ادارہ کا کام شروع کرادیا ہے۔ درگاہ اعلحضرت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے صرف ڈھائی کلومیٹر کے فاصلے سے رام پور دہلی روڈ سے بالکل متصل ایک وسیع قطعہ اراضی کی خریداری کا عزم مصمم کیا ہے۔

مرکز کے شعبہ جات میں حفظ و قرات، مکمل درس نظامیہ، تربیت افتاء، لائبریری، کمپیوٹر ٹریننگ سینٹر، ہندی، انگریزی، سائنس، اشاعت و تصنیف اور مختلف شعبہ جات قائم کرنے کا ارادہ ہے۔

اس مرکزی دار العلوم کو قومی ادارہ کی شکل دینے کیلئے چند مخصوص اشخاص پر مشتمل ایک ٹرسٹ تشکیل دیا جارہا ہے۔

حامل رقع جناب مولانا محمد شہاب الدین رضوی سلمہ ——— آپ کے پاس آرہے ہیں۔ آپ ہر ممکن سطح سے خود تعاون کریں اور دوسرے حضرات سے تعاون کروائیں۔ تاکہ یہ عظیم منصوبہ جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہونچ سکے۔ فقیر آپ سب کی صحت و سلامتی کیلئے دعا کرتا ہے۔

دعا گو:

محمد اختر رضا قادری ازہری

(فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہٗ)

۷۸۶
۹۲

ایک ضروری وضاحت

رمضان المبارک سے کئی مہینے پہلے فقیر کی آنکھ کا آپریشن ہوا۔ جس کے بعد بہت دنوں تک لکھنا پڑھنا بند رہا۔ اب بھی خود بہت کم لکھ پڑھ رہا ہوں۔ پھر رجب، شعبان کے مہینے مسلسل ملکی اسفار میں گذرے اور رمضان المبارک میں زیارت مدینہ طیبہ کے لئے حاضر ہوا۔ غیر حاضری میں یہاں دفتر کے لوگوں نے رمضان کا پوسٹر مرتب کر کے شائع کرایا۔ جس میں مرکزی دارالافتاء کے مزید اخراجات کی تکمیل کے لئے لوگوں سے چندہ عطیات اور صدقات نافلہ دینے کی اپیل کی۔ وہیں بے توجہی سے صدقہ فطر، زکوٰۃ اور عشر کے الفاظ بھی اس میں شامل کر دئیے۔ قرآن کے آخر میں بریلی شریف میری واپسی ہوئی تو میں اس پر مطلع ہوا۔ چونکہ یہ بھی ہمیشہ چھپ کر شائع ہوتا اور کبھی اس طرح کی کوئی اپیل شائع نہ ہوئی تھی جس کی اطلاع مجھے نہیں۔ مرکزی دارالافتاء کے تمام تر اخراجات فقیر اپنی جیب خاص اور کچھ ملت کے بہی خواہوں کے عطیات سے پورا کرتا ہے۔ اس میں زکوٰۃ صدقات واجبہ کی رقم صرف نہیں کی جاتی ہے۔

الفقیر محمد اختر رضا ازہری قادری غفرلہ

محرم شریف اور ہم۔ ہم محرم کیسے منائیں

محرم شریف اسلامی سال کا پہلا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں اور خاص کر اس ماہ کی دسویں تاریخ کو بہت سارے تاریخی واقعات رونما ہوئے ہیں اور اسی ماہ کی دسویں تاریخ کو ہمارے نبی و رسول سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے لاڈلے نواسے، ان کے شہزادگان وخاندان کے نونہالان اور رفقائے اسلام کی بقا کے خاطر اپنے آپ کو قربان کردیا۔ حضرت حسین اور ان کے ساتھیوں نے دین کے خاطر کیسی بڑی قربانیاں پیش کیں۔ کیسے کیسے ظلم سہے۔ انہیں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ سنکر ہی کلیجہ خون ہو جاتا ہے۔

تو کیا ایسے مقدس مہینے میں اور اس ماہ کی یکم تاریخ سے عشرہ تک ہمارے مسلم عوام جو میلہ تماشے اور خرافات وخرابات پھیلاتے ہیں کیا وہ اسلامی اور حسینی طریقہ ہے اور ان خرافات سے ہم حسین رضی اللہ عنہ کو خوش کر سکتے ہیں، ہرگز نہیں ـــــ یہ سارے غیر شرعی طور طریقے ہیں اور ان سے اسلام اور مسلمان دونوں بدنام ہوتے ہیں۔

لہٰذا سُنّی بھائیو اور بہنو! روافض کے طور طریقے سے پرہیز کرو۔ فرضی کربلاؤں اور امام باڑوں کی آرائش اور وہاں میلے ٹھیلے لگانے سے بچو اور دور رہو۔ عورتیں پردہ کریں۔ علم، تعزیہ ضریح اور تخت وغیرہ کے جلوس کو نہ دیکھیں اور نہ ہی چھتوں پر کھڑی ہوں۔ گھروں میں رہیں۔ نوافل پڑھیں۔ قرآن خوانی کریں نویں دسویں کو ہرگز باہر نہ نکلیں، مرد بھی جاہلانہ رسوم اور بدعات وحرام کاموں سے پرہیز کریں۔ سبیل لگائیں نذر و نیاز کریں۔ لنگر تقسیم کریں مگر روٹیوں کو پھینکیں نہیں نیاز اور لنگر کی بیحرمتی نہ کریں۔

اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم کے ماننے والے

اعلیٰ حضرت نے اپنی کتاب رسالہ تعزیہ داری میں مروجہ تعزیہ داری، ماتم، جلوس علم وتخت اور عورت مرد کے اختلاط کو ناجائز و حرام بتایا ہے۔ البتہ امام اور کربلا والوں کے لئے ایصال ثواب نذر و نیاز اور لنگر وان کے صحیح روایت کیساتھ ذکر سننے اور کربلا شریف کے صحیح نقشہ کو رکھنے اور دیکھنے (گھمانے کو نہیں) جائز و ثواب اور نیک کام بتایا ہے لہٰذا مسلک کو بدنام نہ کرو اور اپنے روحانی پیشواؤں اور پیروں کے فرمان پر عمل کرو۔ جنکو کوئی مسئلہ اس سلسلہ میں معلوم کرنا ہو وہ مرکزی دارالافتاء محلہ سوداگران میں رابطہ کریں۔

المعلنین۔ جانشین مفتی اعظم اختر رضا خاں ازہری، عبدالنعیم عزیزی، ڈاکٹر نفیس، و مریدان مفتی اعظم

Hazrat Allama Maulana Mufti
MOHAMMED
Akhtar Raza Khan Qadri Azhari
President: All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti: Central Darul Ifta-Bareilly.
82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
U.P. 243003. (INDIA) ● Tel: 72166

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم —— نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بڑے افسوس کی بات ہے کہ اب اعلیٰحضرت قدس سرہ کے مزار پر بھی عورتیں آنے لگی ہیں۔ جبکہ اعلیٰحضرت نے عورتوں کو ایام عرس اور غیر عرس دونوں میں مزارات پر حاضری دینے سے منع فرمایا۔ اور اپنی کتاب فتاویٰ افریقہ میں تاتارخانیہ سے امام قاضی کا وہ قول نقل فرمایا، جو انہوں نے مزارات پر عورتوں کی حاضری کے سلسلے میں جواباً ارشاد فرمایا —— کیا عورتوں کو قبرستان کا جانا جائز ہے، تو آپ نے ارشاد فرمایا ایسی بات میں جائز ناجائز نہیں پوچھتے، یہ پوچھو کہ جائیگی تو اس پر کتنی لعنت ہوگی۔ خبردار جب وہ جانے کا ارادہ کرتی ہے تو اللہ اور اس کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ اور جب گھر سے چلتی ہے، سب طرف سے شیطان گھیر لیتے ہیں۔ اور قبر پر آتی ہے تو میت کی روح اسے لعنت کرتی ہے اور پلٹتی ہے اللہ کی لعنت کے ساتھ پلٹتی ہے۔ اس کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔ البتہ حاضری و خاکبوسی آستانہ عرش نشان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعظم المندوبات بلکہ قریب واجبات میں سے ہے۔

اس لئے خود اپنے مریدین و متوسلین سے آج ہی نہیں بلکہ پہلے بھی یہ گزارش کرتا آیا ہوں کہ اللہ کے واسطے عرس رضوی اپنے ساتھ عورتوں کو ہرگز ہرگز نہ لائیں۔

دعاگو!

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری

۷۸۶/۹۲

روداد

ادارہ اشاعتِ تصنیفاتِ رضا

خواجہ قطب بریلی شریف

زیرِ سرپرستی

حضور مفتی اعظم ہند

रुदाद

इदारा इशाते तसनीफाते रज़ा

ख्वाजा कुतुब बरेली शरीफ़

ज़ेरे सरपरस्ती

हुज़ूर मुफ्तीए आज़म हिन्द

(بریلی الیکٹرک پریس بریلی)

اختر رضا بکڈپو ۸۲ سوداگران بریلی شریف

کی نئی مطبوعات

(۱) اعلیٰحضرت کا فتاویٰ رضویہ۔ جلد دہم — 30 — 00

(۲) اعلیٰحضرت کے ۱۴ رسائل کا مجموعہ۔ رسائل رضویہ مجلد — 15 — 00

(۳) مفتی اعظم ہند کا نعتیہ دیوان "سامانِ بخشش" مجلد — 6 — 00

(۴) سامانِ بخشش ۲۳ صفحہ پر — 1 — 00

(۵) سامانِ بخشش ہندی میں — 1 — 00

(۶) نغماتِ اختر (علامہ ازہری صاحب کا دیوان) — 1 — 50
اور حضور مفتی اعظم ہند کے پہلے سوانح نگار
جناب عبدالنعیم عزیزی (علیگ) کی کتاب۔

(۷) "مفتی اعظم ہند" چھٹا ایڈیشن مع ضمیمہ۔
(حیات سے لیکر وصال تک کے حالات مع اخباری رپورٹنگ کے) — 9 — 00

(۸) ضمیمہ مفتی اعظم ہند (مختصر سوانح حیات اور وصال
سے تدفین تک کے حالات مع اخباری رپورٹ) — 3 — 00

(۹) مفتی اعظم (ہندی میں) — 1 — 50

منیجر اختر رضا بکڈپو

مورخہ ۱۸ اکتوبر سنہ ۹۶ء

بخدمت جناب علامہ مولانا مفتی حضرت اختر رضا خاں صاحب ازہری
جانشین مفتی اعظم ہند مدظلہ العالی

السلام علیکم

حضرت سے التماس ہے کہ قدیم انتظامیہ کمیٹی جامع مسجد بریلی شریف کے صدر و سکریٹری اور اراکین کمیٹی نے اپنی دھاندلی سے جامع مسجد کی آمدنی کو اپنی مرضی کے مطابق خرچ کرتے رہے ہیں۔ اور کبھی ماہانہ اور سالانہ آمد و خرچ کی کوئی فہرست مسجد میں برائے مصلیان چسپاں نہیں کی ہے جس کی وجہ سے نمازیوں اور اہل محلہ کو ہمیشہ اعتراض رہا ہے۔ اور ۱۹۷۰ء سے لیکر آج تک جو بھی سرمایہ وقف جامع مسجد کی جائیداد کا آتا ہے اپنے نجی نام سے بینک کے کھاتوں میں جمع کرتے رہے ہیں۔ جامع مسجد کے نام سے آج تک کوئی بینک اکاؤنٹ نہیں کھولا گیا ہے

ہر جمعہ کو جو چندہ مسجد میں ہوتا ہے اس کے بارے میں بھی مسجد کے نمازیوں کو آج تک کوئی پتہ نہیں کہ اس مد سے آئی ہوئی رقم کتنی جمع ہو چکی ہے۔
اس سلسلے میں ایک نوٹس بھی (۳۱ اگست ۱۹۹۶ء) کو نئی کمیٹی کے صدر کی جانب سے پرانی کمیٹی کے صدر کو دیا جا چکا ہے جس کی کاپی ہمرشتہ ہے۔

یہ بتانا بھی بہت ضروری ہے کہ نئی کمیٹی جو ترتیب دی گئی ہے وہ پرانی کمیٹی کی بڑھتی ہوئی بدعنوانیوں کو دیکھتے ہوئے وجود میں لائی گئی ہے تاکہ مسجد کی آمدنی کو خرد برد نہ کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے واقعات ہیں جن کو یہ اہل محلہ و مصلیان مسجد سے معلومات کی جا سکتی ہے۔
یہ بریلی شریف کی جامع مسجد ہے جس کا اپنا ایک خصوصی مقام ہے لہٰذا اس کا صدر و سکریٹری اور اراکین کا پابند شرع ہونا اشد ضروری ہے تاکہ مسجد کی کمیٹی کا ایک وقار قائم رہے۔ ان تمام باتوں کو بہت اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔
ہم لوگ بدرجہ مجبوری اس قضیہ کو آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں اس امید پر کہ آپ اہل سنت والجماعت و مرکز اہلسنت کے صدر فی الافتاء اور جانشین مفتی اعظم بھی ہیں۔ شریعت کی روشنی میں اس تنازعہ کو حل فرما کر ملت پر احسان فرمائیں گے۔
امید ہے کہ ان تمام باتوں کی تحقیق اپنی جانب سے کروالیں۔ حضرت مولانا محمد غوث خاں صاحب مبلغ اہلسنت جو حق گوئی اور صاف گوئی میں بھی مشہور ہیں انکو حکم صادر فرما کر تحقیق کروالیں تاکہ ملت فتنوں سے محفوظ ہو جائے۔ فقط خاکسار

۱- حاجی ببن محلہ کنگھی ٹولہ — ۶- محمد شکیل احمد کنگھی ٹولہ — شکیل احمد
۲- ظہیم میاں — ۷- چندہ میاں — چندہ میاں
۳- زاہد بیگ محلہ کنگھی ٹولہ — زاہد بیگ — حافظ ...
۴- صفیر احمد بازار صندل جامع مسجد — عبد العزیز خان کنگھی ٹولہ
۵- خلیل احمد جامع مسجد کنگھی ٹولہ — محمد نعیم — محمد ...

Hazrat Allama Maulana Mufti
Mohammed
Akhtar Raza Khan Qadri Azhari
President: All India Sunni Jamiatul Ulema
Head Mufti: Central Darul Ifta - Bareilly.
82, Raza Nagar, Saudagran, Bareilly Sharif
U.P. 243003, (INDIA)- Tel: 0581- 2472166, 2458543

پیشکردہ، محمد سعید نوری

Ref No. ______ حوالہ

بیان

Date: 11/3/08 تاریخ

قاضی القضاۃ جانشین مفتی اعظم ہند تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری نے آج ازہری مہمان خانہ محلہ سوداگران میں سوال و جواب کی مجلس میں ایک سائل کے جواب میں فرمایا کہ: جولوگ رضوی و اشرفی اتحاد کا اعلان کر رہے ہیں وہ در حقیقت رضوی اور اشرفی کا اختلاف تھا ہی نہیں، تو اتحاد کی بات کہاں سے آئی۔ اختلاف ان لوگوں سے تھا جن لوگوں نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی، میرے دادا حضرت حجۃ الاسلام، میرے نانا حضور مفتی اعظم ہند اور میرے والد ماجد مفسر اعظم ہند، شیخ المشائخ حضرت نوری میاں مارہروی اور حضرت میر عبد الواحد بلگرامی کی شان میں کھلم کھلا توہین کی۔

حضرت نے آگے فرمایا کہ کچھوچھہ کے ان لوگوں نے بریلی شریف، مارہرہ شریف اور بلگرام شریف کے بزرگوں کے خلاف اپنی تحریروں و تقریروں میں ایک درجن سے زائد مرتبہ گستاخیاں کی ہیں۔ مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ ان بزرگوں کی اولادیں گستاخیاں اور توہین کرنے والوں سے ہاتھ ملا کر عوام اہل سنت کو اتحاد کا کیسا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ یہ اتحاد اپنے آپ میں ایک اختلاف کی بنیاد ڈالنا ہے۔

حضرت نے مزید فرمایا کہ: کچھوچھہ کے مخصوص لوگوں نے ہندوستان ہی نہیں بلکہ بیرون ممالک میں بھی درگاہ اعلیٰ حضرت میں آرام فرما بزرگان دین کے خلاف تقریریں کی ہیں ان کی کیسٹیں آج بھی موجود ہیں، ان لوگوں نے آج تک نہ توبہ کی اور نہ ہی رجوع کیا ہے، اس لئے ان سے اتحاد کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور ان سے اتحاد اسی وقت ممکن ہے جب اپنی تحریروں اور تقریروں سے توبہ اور رجوع کرلیں۔ اگر ایسا نہیں کرتے تو کسی غیر ذمہ دار شخص کے جا کر ملنے سے یا اسلامیہ کالج کے اسٹیج پر اعلان کرنے یا کسی شخص کے کچھوچھہ سے آجانے پر اتحاد قائم نہیں ہو سکتا۔

حضرت نے فرمایا کہ جن علماء سے اختلاف تھا وہ آج بھی باقی ہے، اختلاف ختم نہیں ہوا ہے، ایسی صورت میں کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا ہے کہ وہ اتحاد کا اعلان کرے یا اتحاد زندہ باد کے نعرے لگائے، یہ بات بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ یہ اختلاف کوئی ذاتی رنجش نہیں بلکہ بزرگان دین کی شان میں کی گئی گستاخی ہے، اور دینی و شرعی مسائل میں نئی راہیں پیدا کرنا ہے، وہ آج اپنی گستاخیوں سے رجوع اور توبہ کرلیں تو اتحاد خود بخود ہو جائے گا، نہ یہاں آنے کی ضرورت ہے اور نہ جانے کی۔

حضرت نے آخر میں عوام اہل سنت اور بالخصوص مریدین و معتقدین سے ایسے اتحاد کے نعرہ لگانے والوں کا بائی کاٹ کرنے کا حکم فرمایا۔

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

فقیر جیب رضا قادری [illegible]

فقیر محمد سلمان رضا [illegible]

محمد افروز قادری

[illegible] محمد منان رضا خان [illegible] غفرلہ

محرر: محمد شہاب الدین رضوی غفرلہ
خصوصی جنرل سکریٹری
آل انڈیا جماعت رضائے مصطفیٰ [illegible]

تصانیف

حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری بریلوی

حضرت کی اردو میں شائع ہونے والی تصنیفات درج ذیل ہیں:

تصویروں کا شرعی حکم — تین طلاقوں کا شرعی حکم
ایک غلط فہمی کا ازالہ — ٹی وی ویڈیو کا آپریشن
دفاع کنز الایمان — آثار قیامت
ہجرت رسول — شرح حدیث نیت
ٹائی کا مسئلہ — جدید ذرائع ابلاغ
چلتی ٹرین میں نماز کا مسئلہ — جلوس محمدی کا ثبوت
سنو چپ رہو — ذکر حضور مفتی اعظم

تصانیف مولانا محمد شہاب الدین رضوی

مفتی اعظم اور ان کے خلفاء — تاریخ جماعت رضائے مصطفیٰ
مفتی اعظم کے سیاسی افکار — سوانح مولانا نقی علی بریلوی
مولانا رضا علی خاں بریلوی اور جنگ آزادی — مولانا حسنین رضا بریلوی حیات وخدمات
حیات تاج الشریعہ — نوادرات تاج الشریعہ
دعوت شریعت — تحریک عدم تقلید اور جامع الشواہد
تاریخ وعقائد جماعت اہل حدیث — اسلامیان ہند کے قومی ملی مسائل
دنیا اسلام کی تلاش میں — جہاد آزادی روہیل کھنڈ
عدل وانصاف کا قرآنی مفہوم — گستاخ رسول کی سزا
سوانح برہان ملت — حیاۃ اعلیٰ حضرت (ہندی)

اسلام وسنیت کا تصنیفی اور اشاعتی ادارہ

اعلی حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ اور دیگر اکابرین اہل سنت وجماعت کے افکا رونظریات، اور تعلیمات کی نشر واشاعت کے جامع منصوبہ پر عمل پیرا ہوکر ''اسلامک ریسرچ سینٹر'' درجنوں کتابیں شائع کر چکا ہے۔ ہمارے اشاعتی مقصد کے ساتھ ہی دینی مدارس کے اساتذہ وطلبہ کو مصنف، مضمون نگار، ترجمہ کار، اور قلم کا شاہکار بنانے کی بھی کوشش ہے۔ بین الاقوامی تقاضوں کے تحت مختلف زبانوں میں اپنی آواز ہر ایک فرد تک پہنچانے کی مخلصانہ جدوجہد کی جارہی ہے۔ جدید طرز فکر ونگارش میں علمی وتحقیقی انداز سے سیرت وتاریخ، دعوت وتبلیغ، اور رضویات کے موضوعات پر کتابیں تصنیف کی جارہی ہیں، اور خوبصورت انداز میں شائع کر کے عالم اسلام کے سامنے منظر عام پر لایا جارہا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ بریلی شریف میں تصنیف وتالیف، ترجمہ وتخریج، اور تنظیم وتحریک کا ایک مضبوط وموثر ادارہ ثابت ہو۔

تاج الشریعہ جانشین حضور مفتی اعظم علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری دامت برکاتہم العالیہ کی اکثر تصانیف جدید طباعت وکتابت کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہیں۔ راقم السطور حضرت کی شخصیت، جلالت علم وفضل، دینی وفقہی خدمات اور کارناموں پر مسلسل لکھ رہا ہے، آپ ان کتابوں کا مطالعہ ضرور کریں۔

محمد شہاب الدین رضوی بریلوی

Islamic Research Centre
58, Kasgaran, Saudagran, Bareilly Shareef, (U.P.) INDIA
Mob.: 9837549282, 9897385339
E-mail: mrazvi.razvi@gmail.com

www.alahazratbooks.com Rs. 200/-